

شجرہٴ انساب

بلوچ و راجپوت

لئے بلال انتظام

حصہ اول

44/ الفاطمہ
0301-0331-0346

7436344

[مرتب]

عطا محمد عطا

(ایم۔ ایس سی) (انڈین)

آئی ایس بی این کوڈ نمبر 969 . 8134

جملہ حقوق طباعت و اشاعت بحق مرتب محفوظ ہیں۔

8134

آئی ایس بی این

نام کتاب

شجرہ انساب، بلوچ و راجپوت

نام مصنف

عطا محمد عطا

تاریخ اشاعت

۱۵ نومبر ۱۹۹۰ء

تعداد اشاعت

پانچ سو - ۵۰۰

قیمت

پچاس روپے

سادہ چھپائی

پچھتر روپے

اعلا چھپائی

کتابت

رڈ مارکیٹ اوکاڑا

قدرت اللہ فاروق

ملنے کے پتے

موجودہ پتہ

عطا محمد عطا - معاون کیمیا دان

پاکستان تباکو بورڈ، پوسٹ نمبر ۸۳ - اوکاڑا

مستقل پتہ

عطا محمد عطا ولد کرم خاں

ساکن بستی منٹھ خاں ڈاک خانہ کوٹ مبارک تحصیل ضلع ڈیر غار خاں

آصف شکیل پرنٹنگ پریس ایمرال روڈ نزد منٹھ خاں اوکاڑہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

إِنَّا خَلَقْنَكُمْ مِنْ ذَكَرٍ
وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا
وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا

(سورة الحجرات)

ترجمہ: ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا
کیا اور تمہارے مختلف خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ
اپس میں پہچان ہو۔

تربیب

نمبر شمار	مضمون	صفحه نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحه نمبر
۱	پیش لفظ	۵	۲۴	شاخ رند بلوچ	
۲	تعارف	۷		شاخ جتوئی بلوچ	
۳	ابتدائی خاکہ			شاخ لشاری بلوچ	
	تاریخی پس منظر			راجپوت	
	بلوچ	۱۲		چھٹا شجرہ	۲۷
	ڈیرہ غازی خان	۱۶	۹	ابتدائی سلسلہ راجپوت	
	راجپوت (نسب نامہ)	۱۷		ابتدائیہ	۲۸
	پرائی آبادی کلانور	۲۰		ساتواں شجرہ	۲۹
	بلوچ		۱۰	سلسلہ سار دول خانی	
۴	پہلا شجرہ - شجرہ نبوی	۲۱	۱۱	آٹھواں شجرہ	۶۲
۵	دوسرا شجرہ - شجرہ بلوچ (زند شاخ)	۲۲		سلسلہ شاہ مراد خانی	
۶	تیسرا شجرہ - شاخ حملانی کھوسہ	۲۲	۱۲	نوداں شجرہ	۷۰
	(بستی مٹھہ وغیرہ)			سلسلہ نعمت خانی	
۷	چوتھا شجرہ	۳۰	۱۳	دسواں شجرہ	۷۷
	شاخ حملانی کھوسہ (بستی ہوت)			سلسلہ جین خانی	
۸	پانچواں شجرہ	۳۳	۱۴	گیارھواں شجرہ	۸۳
	سرداران کھوسہ			سلسلہ احمد خانی	
	شاخ بلیلائی کھوسہ		۱۵	بارہواں شجرہ	۸۸
	شاخ جیانی کھوسہ	۳۵		سلسلہ دولت خانی	
	شاخ عمرانی کھوسہ	۴۵	۱۶	تیرھواں شجرہ	۹۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۰	سترھواں شجرہ (بڑا پانہ)	۲۰	سلسلہ جنگوآن بحوالہ حضرت خواجہ عبدالرزاق صاحب	۱۷	چودھواں شجرہ
۳۱	سلسلہ بکمرن خاں	۹۸	شاخ اجمیری خاں	۱۸	پندرھواں شجرہ
۳۲	شاخ فتح خانی	۱۰۰	شاخ حسن خانی	۱۹	سولھواں شجرہ (بڑا پانہ)
۳۳	شاخ حاجی خانی	۱۰۱	سلسلہ بکمرن خاں	۲۰	شاخ علی خانی
۳۴	شاخ ہیبت خانی	۱۰۲	شاخ بھکن خانی	۲۱	شاخ معظم خانی
۳۵	اٹھارھواں شجرہ	۱۰۳	شاخ سلیم خانی	۲۲	شاخ جعفر خانی
۳۶	سلسلہ شہباز خاں	۱۰۴			
۳۷	(عرف کھر کھڑیوں والے)	۱۰۸			
۳۸	متفرق شجرے				
۳۹	۱۔ شجرہ نسب				
۴۰	برائے زبان				
۴۱	ب۔ شجرہ نسب				
۴۲	برائے نرخنامہ اجناس				

عَلَامَات

- لاولدیانرینہ اولاد نہیں ۔
اپنے نسلی خاندان سے باہر شادی کی ۔
دو شادیاں کیں اور دونوں خاندان سے باہر کیں ۔
و کے بے اور ج بیٹے ہیں ۔
جب کہ بے بڑا بیٹا ہے ۔
و کے بے اور ج بیٹے ہیں ۔
جبکہ ج بڑا بیٹا ہے ۔

پیش لفظ

یہ کتابچہ بلوچ خصوصاً کھوسہ بلوچ اور پور راجپوت کی کچھ شاخوں پر مشتمل ایک ایسا شجرہ جات کا ذخیرہ ہے جو ایک نام سے شروع ہو کر تقریباً ایک سو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ الامکان معروف اسمائے گرامی بلحاظ نسل اور عمر مرتب کئے گئے ہیں۔ یعنی بڑے بھائی کا نام پہلے نمبر پر اور چھوٹے کا آخر میں لکھا گیا ہے۔ ناموں کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر بقیہ جات کی صورت میں نسلی ترتیب کو مکمل کیا گیا ہے۔ ہر صفحہ اپنی ایک مکمل ترتیب رکھتا ہے۔

مرتب کتاب ہذا جناب عطاء محمد عطاء صاحب میرے نہایت قریبی عزیز ہیں۔ یہ اپریل ۱۹۵۰ء میں ایک متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبہ باطل (کوٹ مبارک) میں مکمل کی۔ میٹرک کا امتحان ایتھار جیٹیت سے (اسی فیصد نمبرے کے) ٹائی سکول نمبر اڈیرہ غازی خاں سے ۱۹۶۹ء میں پاس کیا۔ سات آٹھ سال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں زیر تعلیم رہے۔ جہاں سے ۱۹۷۷ء میں ایم۔ ایس سی (آنرز) کا امتحان فزسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور تقریری مذکرہ بعنوان ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیٹیت محسن کائنات“ ۷۴-۷۳-۱۹ء میں یونیورسٹی بھر میں اول انعام حاصل کیا۔

دوران تعلیم تنظیمی امور میں واقفیت حاصل کرنے کے لئے مختلف طلبہ تنظیموں سے منسلک رہے۔ مثلاً سرانجی بزم سنگت اور انجمن طلبہ اسلام وغیرہ۔

ملازمت کا سلسلہ چاول کا تحقیقاتی ادارہ کالاشاہ کا کو (لاہور) سے اپریل ۱۹۷۸ء میں شروع کیا۔ ڈیڑھ سال بہاول پور میں گزارا۔ ریڈیو پاکستان بہاول پور اور ملتان سے زرعی پروگرام میں ان کی تصور بارہ زمین دی اصلاح، ”سبز کھاد استعمال“ اور ”جلیسم“ کے عنوانات سے تقاریر نشر ہوئیں۔ ان کے تین سائنسی مقالے ایگزیکٹو جرنل اور پاک ٹوبیکو میں چھپ چکے ہیں۔ تاہم کتاب کی صورت میں ”شجرہ انساب بلوچ و راجپوت“ ان کی پہلی کوشش ہے۔

اس وقت پاکستان تمباکو بورڈ اڈاکاڑ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بلوچ خاندان جو ان کا اپنا خاندان ہے، کے ساتھ ساتھ راجپوت خاندان کے شجرہ جات بھی شامل کئے ہیں۔ کیونکہ یہاں دس سال سے

اقامت پذیر ہونے کی وجہ سے راجپوت خاندان میں بھی اپنے خاندان کی طرح رسم و رواج اور خاندانی
دبیات کا پاس دلچسپا۔

امید ہے کہ راجپوت خاندان کے لوگ بھی اپنے شجرے دیکھ کر محفوظ ہوں گے۔ اس سے نبرگوں
کی عظمت اور شان و شوکت کی یاد تازہ ہوگی۔ کیونکہ نام کی یاد سے زندگی کی جھلک نظر آتی ہے۔ جس طرح
بعض نام دلیری کی علامت بن جاتے ہیں۔ جیسے ٹیپو۔ آخر میں زبان اور نثر نامہ کا شجرہ بھی درج ہے۔
امید ہے کہ اغلاط کی درستگی کے لئے اغلاط نامہ یا کوئی اور صورت نکالی جائے گی۔

نذیر احمد خان کھوسہ

پرنسپل

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول

ڈیرہ غازی خان

تعارف

ان چند اوراق میں ”شجرہ انساب“ کے نام سے کچھ شجرہ جات دیئے گئے ہیں تاکہ جن اکابرین نے کاروائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور اپنا نام پیدا کیا ہے۔ اگر ان کے سارے واقعات نہیں تو کم از کم سلسلہ داران کے نام ہی یاد رکھے جائیں۔ شاید بایں سبب ہم میں محبت و اخوت اور سردارگی پیدا ہو۔

پہلا شجرہ

پہلا شجرہ حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمعہ چاروں خلفائے راشدین کے معروف اسمائے گرامی پر مشتمل ہے۔ یہ شجرہ قرآن پاک کی مختلف تفاسیر سے ترتیب دیا گیا ہے۔ بعض مفسرین قدرے اختلاف کرتے ہیں۔ جب کہ بعض کے نزدیک توسیع کروں نسلیں نامعلوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ زبانوں کے اختلاف نے تو بعض الفاظ کے معبد ہی بدل ڈالے ہیں۔

دوسرا شجرہ

دوسرے شجرے میں بلوچ نسل کے جد امجد سے میٹر حلال خاں تک اور ایک رند شاخ کا اندراج ہے۔ اس روایت پر ابھی کافی تحقیق کی ضرورت ہے۔ کہ حضرت امیر حمزہؓ نے مصر کے بادشاہ ناصر شاہ کی بیٹی مریم سے شادی کی۔ جن کو بعض روایات میں آسمان پوری سے موسوم کر کے افسانوی رنگ دے دیا گیا ہے اور جن کے بطن سے عسر پیدا ہوئے۔ اسی طرح میٹر حلال خاں کے والد کے نام پر بھی کافی اختلاف ہے۔ تین نام زیادہ ملتے ہیں۔ یعنی ہارون، محمد، اور مجنید خاں۔

”بلوچ قبائل“ میں مجنید خاں مستند سمجھا گیا ہے۔ اسی طرح باقی ناموں کی ترتیب اور تعداد میں بھی کافی اختلاف ہے۔

تیسرا شجرہ

تیسرا شجرہ ہوت بوج کی ایک شاخ کھوسخ المعروف کھوسہ اور پھر مزید شاخ در شاخ حملانی . بابلائی پر مشتمل ہے . جن کا شجرہ بابل خاں اول اور پھر حمل خاں تک سید محمد خاں ولد عین خاں کا خود نوشت موجود ہے جو کہ ۱۹۲۳ء میں پیشتر ہوئے . بانی سکول ڈیرہ غازی خاں کے ہیڈ ماسٹر تھے جو ضلع جہ میں واحد بانی سکول تھا . ان کے بڑے لڑکے غلام محمد خاں نائب تحصیلدار تھے . ۱۹۵۲ء میں ریٹائر ہوئے . انگریزی دور حکومت میں کسی مسلمان کا ڈیرہ غازی خاں سے اور بوج قبائل سے نائب تحصیلدار یا تحصیلدار ہونا بڑا اعزاز تھا . ان کے لڑکے بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں .
 مٹھہ خاں کا صرف نام ہی میٹھا نہیں بلکہ کردار بھی عظیم تھا . ان کے نام پر بستی کا قیام اور اس وقت کے قنداروں سے قریبی مراکم جیسے لعل خاں کے خطوط سے ظاہر ہے . کافی اہمیت کے حامل ہیں . ان کا تاریخی ریکارڈ شوال ۱۲۸۸ھ کا ہے . تیسرا شجرہ بانی تسلی بخش ہے . کیونکہ یہ تمام اسمائے گرامی چمن لال بند و لبت (مرد جبہ ۱۸۷۲ء) میں درج ہیں . یا حوالہ دیا گیا ہے .

چوتھا شجرہ

چوتھا شجرہ حملانی متعلقہ جاہلانی پر مشتمل ہے . بستی ہوت . ان کی عظمت کا زندہ ثبوت ہے . ان لوگوں میں تعلیم کا کافی رجحان ہے . بعض لوگ اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز ہیں .

پانچواں شجرہ

پانچواں شجرہ سرداران کھوسہ پر مشتمل ہے . یہ لوگ نہ صرف قبیل خاں کے ہونہار و فرزندانہ ثابت ہوئے . بلکہ میٹر جلال خاں کے کوہدار کو مزید اُجاگر کیا ہے . ان کی شانہ و صلاحیت کی بنا پر حکومت ان کو حکومت میں شامل کرنے پر مجبور ہے . انتہائی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں . سردار ذوالفقار علی خاں موجودہ وزیر تعلیم صوبہ پنجاب نہ صرف اعلیٰ صلاحیت کے مالک ہیں . بلکہ شریف النفس اور محنتی انسان ہیں ان کے دوسرے بھائی بند بھی علاقے کی خوش حالی کے لئے کوشاں ہیں .

”بلوچ قوم اور اس کی تاریخ“ اور ”تاریخ ڈیرہ غازی خاں“ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میر جلال خاں، میر ہوت خاں، میر عبد دغاں اور میر عالی (علی) خاں یکے بعد دیگرے حاکم مکران مظہرے۔ میر عالی خاں کے چھوٹے بھائی میر کھوسخ خاں کے حصہ میں سہتی کا علاقہ آیا۔ میر کھوسخ خاں کی اولاد ۱۶۹۹ء میں کوہ سیدان تک پھیل گئی۔

اسی زمانہ میں غازی خاں، فتح خاں اور اسماعیل خاں جو نسلًا ہوت بلوچ ہیں، کی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

شاخ جیانی، جیا خاں کی اولاد پر مشتمل تصدیقی شدہ شجرہ ہے۔ جو دین محمد خاں و عطا محمد خاں پسران محمد خاں نے مہیا کیا ہے۔ موجودہ نسل تک اندراج کے لئے محمد یوسف خاں و دغلام حیدر خاں جیانی نے کافی مدد کی ہے۔

مؤخر الذکر نے اپنے بزرگوں کے حوالہ سے بتایا کہ بلیل خاں کو جو حمل خاں، جیا خاں اور عمر خاں خاں کا سوتیلا اور چھوٹا بھائی تھا، جنگی حکمت عملی کے تحت بھائیوں نے فوجی سربراہ بنایا۔ کیونکہ اس کے لئے اپنے نانا جان سے جو مذاہن و مذاہب تھے فوجی امداد لینا آسان تھا۔

شاخ عمرانی کے لئے چند بزرگوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ مگر خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔ حاصل خاں عمرانی نے بلوچوں کی ایک باہمی لڑائی کا حال سنایا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ لڑائی یارو کے قریب لڑی گئی۔ چھ سو حملہ آور لغاریوں کو کوئٹہ قبیلہ کے صرف ستر آدمیوں نے یکبارگی حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔ جو بدحواسی کے عالم میں اپنے جوتے اور کچڑیاں بھی چھوڑ گئے۔ جو ان کو بعد میں بھجوا دی گئیں۔ بلوچ نسل کی چند اور شاخیں بھی دی جا رہی ہیں جن کا ماضی اور حال کافی شدار ہے۔

چھٹا شجرہ

چھٹا شجرہ راجپوت نسل کا دیا گیا ہے۔ تاکہ محقق لوگ تاریخ ہند کے حوالے سے موجودہ راجپوت برادری اور ان آباد اجداد کے کارنامے نمایاں سے آگاہی حاصل کریں۔ اس برادری کی بھی پاک و ہند میں عظیم تاریخ ہے۔ روایت ہے کہ یہ لوگ تعلق دور حکومت میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ مہوجی سنگھ جو مسلمان ہو کر موح دین کو قبول کیا۔ کھلائے۔ بھگیت چند کے بیٹے تھے۔ کمال خاں سلسلہ نسب چھٹی نسل میں معزالدین سے ملتا ہے۔ اس شجرہ کی تحقیق کے لئے "اقوام پاکستان" مصنفہ عبدالرزاق جتوئی اور شمس العارفین مطبوعہ اکتوبر ۱۹۷۸ء تحریر یا بورنیک احمد صاحب رزاقی کا مطالعہ سودمند ہے گا۔

جد امجد راجپوت میں کیان سنگھ کے نام کو کافی اہمیت حاصل ہے جنہوں نے کلاں ۹۷۲ء بکرچی میں آباد کیا تھا۔ (بحوالہ تاریخ بکچی چوہان مصنف ٹھاکر مانگ رام) کلاں نور جو محمد حیدر خاں و محمد فاضل خاں بلوچ سے راؤ اجیری خاں و لوشہ محمد خاں ۱۲۵ محرم الحرام ۱۱۳۷ء کو بحکم بادشاہ غازی خان بہادر سلطان شاہ عالم اقتدار جنگ ظفر الدولہ حاصل کیا۔ محمد حیدر خاں بلوچ انصاری ہزاری تھا۔ جو بقایا سردار دینے سے انکاری ہو گیا تھا۔ اجیری خاں نے اجیر شریف جاتے ہوئے شاہی قافلہ پر حملہ ہو جانے کی صورت میں بہادری کے جوہر دکھائے اور انعام کے طور پر دوبارہ کلاں نوکھاؤں حاصل کیا۔ کلاں نوکھاؤں ایک قصبہ ہے جس کے ۲۴ نمبر دار اور ایک ذلیلہ دار تھا۔ آبادی کی اکثریت راجپوت مسلمان تھی تاہم ۱۹۴۷ء میں پاک و ہند کی تقسیم کے وقت کلاں مسلمان آبادی سے مکمل طور پر خالی ہو گیا اور سنا ہے کہ اب وہاں جھنگ سے جانے والے سکھ "رڈ سے" رہتے ہیں تاہم مسلمانوں کے چند گھر سرائے والی مسجد کے قریب اب بھی رہتے ہیں جو سودا سلت بیچنے والے آیا کرتے تھے۔ اب مکمل طور پر رہائش رکھتے ہیں۔ چھٹا شجرہ تا آخر پسران کمال خاں ان کے بھائی اور ان کے بزرگوں کی اولاد پر مشتمل شجرہ جات ہیں۔

عطا محمد عطا

معاون کمیادان

پاکستان قلم کو بورڈ

۲۰/۳- آر (منبع ادکارہ)

ابتدائی خاکہ

اس کتاب میں بلوچ اور راجپوت دو مختلف نسلوں کے شجرہ جات دیئے گئے ہیں۔ دونوں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد ہیں۔ یعنی سامی النسل ہیں۔

بلوچ نسل کا ابتدائی خاکہ اس طرح ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت امیر حمزہؓ تک صرف ۴۸ معروف اسمائے گرامی درج کئے جاسکے ہیں۔ کیونکہ قبل از زمانہ تحریر اسمائے رجال کی ترتیب و تعداد کی تصحیح مشکل ہے۔ حضرت امیر حمزہؓ سے موجودہ نسل تک تقریباً ۴۳ نسلیں درج ہیں۔ ایک صدی میں تین نسلیں ہوتی ہیں۔ اگر اس اوسط کو درست تسلیم کیا جائے۔ تو اس طرح موجودہ نسل تک چودہ سو سال سے کچھ زائد عرصہ بنتا ہے۔ جو تقریباً درست ہے۔

بہر حال بلوچ نسل کے معروف سردار میر جلال خاں تک چوبیس نسلیں بنتی ہیں۔ جو بلوچ قوم اور محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق درست ہیں۔ میر جلال خاں کی اولاد میں سے میر ہوت خان کے علاوہ کچھ اور شاخیں بھی مختصراً درج کی گئی ہیں۔ میر ہوت خان کی اولاد میں میر کمو سب خان اور خصوصاً بھادائل کی اولاد کی کافی تفصیل موجود ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں کو دم دل چپی کی بنا پر چند شاخیں مکمل طور پر درج نہیں ہو سکی ہیں۔

راجپوت خصوصاً پنوار راجپوت کی وہ تمام شاخیں درج ہیں جن کا تعلق کلا نور ضلع روتھک سے ہے۔ اور ان کے جدا جدا راؤ کو نبھا خاں ہیں۔ ماسوائے دو شاخوں کے جن کے شجرے بسیار کوشش کے باوجود بھی نہ مل سکے۔ (جنگلو خاں اور محمد خاں عرف کھپریوں والے)

راؤ کو نبھا خاں سے راجہ بکر ماجیت تک بیٹیوں کی تفصیل کے ساتھ نام ترتیب وار درج ہیں۔ جو کہ صحیح ہیں۔ کیونکہ ان کے نام پر سن بھرمی آج تک جاری ہے۔ لہذا ۴۷-۲۰ سال تک کا ذاتی شجرہ شاید ہی کسی کے پاس موجود ہو۔ اس حصہ تک "سرتاج التواریخ" سے فائدہ اٹھایا گیا ہے تاہم اس سے آگے رسالہ "شمس العارفین" کی پیروی کی گئی ہے۔



تاریخی پس منظر

لفظ تاریخ "یرخ" سے بنا ہے جس کے معنی چاند کے ہیں لہذا واقعات کو تاریخ کہتے ہیں۔ اس طرح جو واقعات و حالات جس زمانہ کے ساتھ منسوب ہو جاتے ہیں انکو اس زمانہ کی تاریخ کہتے ہیں۔

شروع میں یہ واقعات قوتِ حافظہ کی دھ سے زندہ رہتے تھے اب تحریر میں آجاتے ہیں۔ ایسے شجرہ جات کو جو قبل از زمانہ تحریر تعلق رکھتے ہوں، معتبر نہیں سمجھا جاتا۔

حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں آپ کی زبان سریانی تھی۔ سریانی سے عبرانی اور عبرانی سے عربی زبانِ موص وجود میں آئی۔ سرخ چہرہ، فراخ چشم، بلند گردن اور دراز گیسو، یہ ہے آپ کا مختصر حلیہ مبارک۔

بقول بطلمیوس آپ کا زمانہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ۶۲۱۶ سال پہلے کا بنتا ہے۔ آپ نے بروز جمعہ المبارک ۱۸۵۴ قبل از طوفان نوح رحلت فرمائی اور ابوقیس میں مدفون ہوئے۔

نعین کا پھنسا حضرت ثنیت علیہ السلام سے چلا ہے اور سب سے پہلے پوجا کیلئے حضرت مہلائل کا بت بنایا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام جو آدم ثانی کے نام سے بھی موسوم ہوتے ہیں کو طوفان سے واسطہ پڑا یہ طوفان چالیس روز جاری رہا، آپ نے ایسے آدمیوں کو جو آپ کو مانتے تھے کشتی میں سوار کر کے بچایا۔ یہ طوفان ۲۴۵ سال قبل از مسیح آیا۔ جب میں محرم کو طوفان تھا تو کشتی کو وہ جو دی پر لگی۔ آپ طوفان کے بعد ۳۵ برس زندہ رہے۔

بلوچ

مسطق کے بہت بڑے عالم جناب شیخ زبیر بن شیخ علی الہوتی جو سلطان مسقط کی معاہدت میں رہے ہیں۔ بلوچوں کو عربی النسل گردانتے ہیں۔ انہوں نے بلوچوں کو محمد بن زرارہ کی اولاد ثابت کیا ہے جن کا شجرہ چودہ واسطوں سے حضرت عدنان سے ملتا ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ بلوچ قوم اور اس کی تاریخ "کے مطابق عمالقم نے بنو اسماعیل کو مکہ مکرمہ سے نکال دیا۔ اور انکے کچھ قبائل شام کی مشہور وادی "بلوس" نزد حلب آکر آباد ہو گئے اور بلوس کہلائے۔ یہی بلوس فارس میں داخل ہوئے تو "ص" "ج" سے بدل گئی اور بلوس سے بلوچ بن گئے اور کچھ لوگ داپس وادی بلوس گئے تو بلوچ کی بجائے بلوط کہلانے لگے۔ میرداد خاں بلوچ میثم بغداد لکھتے ہیں کہ حلب اور روسل کے درمیان "بلوس" ایک وادی ہے جہاں اس وقت بھی بلوس اور بلوط دو قبائل آباد ہیں اور یہ وادی شام کی فوجی چھاؤنی ہے۔

لین، اسپیکل اور ٹرمپ بلوچوں کو ایرانی نژاد قرار دیتے ہیں۔ جسکی تائید وہ بلوچی روایات، جہانی خدو خال اور زبان سے پیش کرتے ہیں۔ ابو القاسم فردوسی ۹۴۱۶ - ۱۰۳۰ (شاہنامہ میں پیش دانی بکیانی

اور ساسانی بلوچوں کے بالترتیب ۱۵، ۱۰، اور ۲۰ بادشاہوں کا ذکر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ چیتے کے لبنان والا ان کا اپنا جھنڈا ہوتا تھا۔

ایک اور سیاح ابن ہوقل المقدسی (۹۵۷ - ۹۷۶) بلوچوں کی حکومت یعنی ملک کرمان کا حدود اربعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مشرق میں مکران اور اس کا ملحقہ علاقہ، مغرب میں فارس، شمال میں خراسان اور جنوب میں خلیج العرب واقع ہے۔

ابو عمر منہاس - ح الدین جر جانی (۶۱۳ھ) مکر مکر مہ راستہ سیستان گیا، دار الخلافہ کے قریب گنبد بلوچ "میں سات ماہ قیام کیا، بلوچوں کی مہمان نوازی کی بہت تعریف کرتا ہے۔ جب ۱۲۲۱ء میں وسط ایشیا میں چنگیزی طوفان نے تباہی مچائی، بلوچوں نے اس آفت ناکہانی سے ٹھکر لینی مناسب نہ سمجھی لہذا کرمان کو خدا حافظ کہا۔

ایک بلوچی نظم دفتر کے مطابق جو چرم کوئیں حدی کی مسوا بڑی ہے، بلوچ سیستان میں قیام کرتے ہیں۔ اور بدر الدین (وفات ۵۹۵ھ) سے تصادم کا ذکر بھی ملتا ہے۔

جب بلوچوں نے سیستان کو چھوڑا تو یہ قافلہ جو الیس یاڑوں پر مشتمل تھا۔ جس میں چار غلام قبیلے تھے۔ لاہور کا ایک خانہ بدوش قبیلہ جو خود کو بلوچ کہلاتا ہے۔ اور اونٹ ساتھ رکھتا ہے، ان چار میں سے ایک ہے۔ ان چالیس یاڑوں پر مشتمل جو قافلہ سیستان سے ہارین بند آیا (ہارین بند مکران میں واقع ہے) ان کا سردار میر جلال خاں بن جلیف خاں تھا۔ محمد حنیف خاں مہر کا چیلوی سردار میر جلال خاں کے قلعہ میری کا قہرہ اس طرح کہتے ہیں کہ یہ قلعہ اندازاً ۸۰ فٹ دریا کی سطح سے اوپر تھا اور چار منزلوں میں بنایا ہوا تھا۔ سب سے نچلے حصے کو چار خانہ (شکر گاہ) کہتے تھے، دوسری منزل "مہمان خانہ" حکومت کے دفاتر اور عدالتیں، تیسری منزل "انبار خانہ" یعنی اناج اور ہتھیار رکھنے کی جگہ، جہاں ایک تالاب تھا۔ جسے بارش کے پانی سے بھر لیا جاتا تھا، شاہی مسجد جس میں میر صاحب اپنے امراء اور مہمانوں کے ساتھ نماز ادا کرتے اور چوتھی منزل "حرم سرا" تھی جس میں سیرتھیوں کے ذریعے پہنچتے تھے۔ مکران ایک وسیع ملک تھا جس کا دار الحکومت بمپور (بھیمپور) تھا۔ اسکے شمال میں سیستان، جنوب میں بحر عرب، مشرق میں ہندوستان اور مغرب میں کرمان تھا، یہ وسعت ۶۲۶ھ کی لگتی ہے۔ مکران کا نام مکران بن فاروق بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام پر مکران پڑا۔

شیخ جمال الجی کی روایت کے مطابق بلوچوں نے مکران اور اسکے گرد و نواح میں خاندان غلاماں کے دور حکومت کے شروع میں ہی گروہ درگروہ انا شروع کر دیا تھا۔ جبکہ شیخ شہزادہ لنگاہ اپنی کتاب "تذکرہ حمیدیہ" میں گنگا اور سندھ کی وادیوں میں سلطان حسین لنگاہ کے دور حکومت میں بلوچوں کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ لیغینٹ میکلیگن نے ایک فارسی دستاویز سے ثابت

کیا ہے کہ سلطان حسین لنگاہ کے زمانے میں کوہ سلیمان کے دامن میں بلوچ بڑی طاقت رکھتے تھے اور انہوں نے سلطان کاناک میں دم کر رکھا تھا۔

معصومی کے مطابق جب خسرو (کشو خاں) گورز ملتان نے سلطان محمد تغلق سے جنگ کا ارادہ کیا تو کوہ سلیمان کے دامن سے بلوچوں سے مدد لی تھی۔

الحق بلوچ مکہ، مکران سے بنو اسرائیل کے نام سے حلب گئے، حلب سے کرمان اور پھر مکران براستہ سیستان پہنچے۔ اس وقت سب سے زیادہ آبادی ایران کے جنوب مشرقی حصہ "ایرانی بلوچستان" پاکستان کے جنوب مغربی حصہ "بلوچستان" اور افغانستان کے جنوبی حصہ میں ہے۔

پاکستان میں زیادہ تر بلوچ قبائل مکران اور کوہ سلیمان میں آباد ہیں۔ تاہم لس بیلہ، قلات، خیرپور میرپور، حیدرآباد، جلیک آباد، سبکی، کوئٹہ اور ڈیرہ غازی خاں میں اچھی سیاسی اور معاشی حالت میں رہتے ہیں۔ اسکے علاوہ مظفر گڑھ، چٹنگ، سرگودھا، خوشاب، شاہ پور، ملتان، ساہیوال اور ادرارہ میں بھی کسی حیثیت میں دوسروں سے کم نہیں۔

بلوچ قبائل مختلف ناموں سے مسقط، شام، ترکی اور دوسرے عرب ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تاریخ میں تین قسم کے لوگوں کو بلوچ کہا گیا ہے۔ اولاً اصل بلوچ (بلجاط شجرہ)، دوم غم قبائل اور سوم وہ لوگ جو ان علاقوں میں رہتے ہیں جہاں بلوچوں کی اکثریت ہے۔

ہوت بلوچوں کا ابتدائی ربط ہے، بڑی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں، مکران میں اب بھی نہایت مضبوط قبیلہ ہے۔

کھوسہ خاں کے نام پر کھوسہ (کھوسہ) جو اس کا اہم قبیلہ ہے۔ اسکے دو تہن ہیں ایک کامرکز بالائی سندھ میں جلیک آباد کے قریب اور دوسرے کا ڈیرہ غازی خاں کے قرب و جوار کوٹ مبارک (بہادر گڑھ) میں ہے۔ سبکی اور سوران میں بھی کھوسہ نام کا ایک پار امتا ہے۔ کھوسہ تہن میں بلیلائی، حلالائی، عمرانی اور جیانی مشہور پارے (شاخیں ہیں) جلیلا، عیسائی، حلالی، جندانی اور لشاری پھیلی کی صورت میں اہم گردانے جاتے ہیں۔

تاریخ ڈیرہ غازی خاں (حصہ اول) کے مطابق کھوسہ قبیلہ غازی خاں اول کے دور سے قبل رکنی ضلع لورالائی میں آباد تھا یہ قبیلہ اسی دور میں میدانی علاقہ کی طرف بڑھا۔ بھاڑ خاں کے چاروں فرزند حمل خاں، جیٹا، عمر خاں اور بیل خاں اگے بڑھے۔ اندر پار حمل خاں کے نام کا مسجد مشہور ہے۔ وہیں ایک قبریں جس کے اوپر ایک بڑا پتھر کھڑا کیا گیا ہے، حمل خاں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ جیٹا خاں کی قبر موضع جیانی میں "جیانی قبرستان" میں ہے۔ عمر خاں اور اسکے بیٹے عجب کی قبریں میر شہلی (دو دور) میں ہیں۔ بیل خاں کے نام کا پہاڑ رکنی میں موجود ہے اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر انکی رہائش کی

یادگار بھی بتائی جاتی ہے۔

عبدالقادری خاں لغاری مصنف تاریخ ڈیرہ غازی خاں لکھتے ہیں کہ بلبل خاں عیسائی قبیلہ کے ساتھ لڑائی میں دلا شجاعت دیتا ہوا چوٹ والا کے قریب میدان جنگ میں کام آیا جسکی قبر بلبل گور کے نام سے منسوب ہے۔ یہ غازی خان اول (۱۲۶۹ - ۱۳۹۴) کا زمانہ تھا۔ کھوسہ قبیلہ کے لوگ جب بہار سے نیچے اترے تو دامن کوہ میں کئی آبادیاں قائم کیں مثلاً ایک آبادی کوٹ گری کے قریب بن پٹری میں قائم ہوئی۔ یہ آبادی بیس ایکڑوں پر مشتمل تھی پانی پینے کے لیے سیٹھا کنواں موجود تھا۔ قریب سے ایک "گنگ" بہاڑی چشمہ کا پانی کافی مقدار میں ندی کی صورت میں بہتا تھا۔ تاریخی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آبادی شوال ۱۱۸۸ھ میں پٹھانوں کے ساتھ لڑائی کی وجہ سے ختم ہو گئی، اسکے آثار ابھی باقی ہیں۔ یہ رقبہ ہندوستان اراضی ۱۸۷۲ء میں جامو خاں اور بابل خاں پسران کھنٹی خاں حملانی کھوسہ اور غلام حیدر خاں ولد جو انک خاں بلبلانی کھوسہ تحفہ لبر دکھایا گیا ہے۔

تاریخ میں ایک جگہ کوٹ کھوسہ کے نام سے موسوم ہے۔ شاید یہی وہ جگہ ہو۔ باطل خاں ولد بلبل خاں کے نام پر باطل (موجودہ کوٹ مبارک) بھی قدیم آبادی ہے۔ اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بھادوا خاں کی اولاد بہاڑ سے میدان تک ساتھ ساتھ اور قدرے مشترک رقبہ پر قابض ہے۔

جیسے موضع عمرانی پر، عمرانی شاخ، موضع جانی پر جانی شاخ اور موضع چک کوٹرا خاں، پتی دریش پتی حملانی، بہادر گڑھ، کوٹ مبارک اور پتی ہوت پر حملانی اور بلبلانی شاخ کے لوگ قابض ہیں۔ بلبل شاخ کے لوگ کچھ فائدہ میں رہے کیونکہ سرانے والی حکومت نے کچھ مراعات دے کر انکو ساتھ ملا لیا۔ سکھوں کو ڈیرہ غازی خاں پر قبضہ کرنے کیلئے بہت دقت پیش آئی۔ کیونکہ بلوچ قبائل نے بہت مدافعت کی اگرچہ سکھوں کو نواب بہادر پور کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ کھوسہ قبیلہ کی سربراہی برخوردار خاں ولد کوٹرا خاں کھوسہ نے کی۔ کھوڑہ خاندان کے مرید ہونے کی بنا پر میاں عبدالغنی کی مدد کیلئے سندھ میں جوش کر گیا اسکی سربراہی بھی برخوردار خاں ہی کر رہے تھے۔ اور اس میں زخمی بھی ہوئے۔ آخر کار اسد خاں کی حمایت میں تنکانی قبیلہ کے ساتھ لڑائی میں لعل خاں تنکانی کے ماتحتوں "درہ سنگھ" کے قریب جہاں شہادت نوش کیا۔ بعض کا خیال ہے کہ انکو دھوکہ سے قتل کیا گیا۔ تاہم انکے لڑکے غلام حیدر خاں کی سربراہی میں کھوسہ قبیلہ نے جنگ جاری رکھی اور مہی کے قلعے فتح کر لیے۔

لعل خاں تنکانی کابل سے امداد لے کر کھوسہ قبیلہ پر پھر حملہ آور ہو گیا، ادھر سے نواب بہادر پور نے بھی لعل خاں کی مدد کیلئے دو ہزار فوج بھیج دی۔ یہ جنگ دلائے میں ہوئی۔ جنگ دلائے میں عمرانی "جانی حملانی" اور دوسرے اتحادی قبیلے بڑی بے جگری سے لڑے، تاہم ہیر و خاں حملانی کھوسہ کی جنگی کارکردگی کو تاریخ ڈیرہ غازی خاں میں بہت سراہا گیا ہے۔ آخر کار لعل خاں مارا گیا اور کھوسہ قبیلہ جیت گیا۔

سکھوں کے ساتھ لڑائی میں سردار کوڑا خاں (وفات ۱۸۷۱ء) نے حالات کی نزاکت کے سبب جنرل دتورہ کی حمایت کی جس کے نتیجے میں جنرل دتورہ کو راجہ رنجیت سنگھ سے ڈیرہ غازی خاں کا علاقہ ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ اجارہ پر مل گیا مگر جب دیوان سادون مل اور لہنا سنگھ نے ایک ہندو سادھو کے کہنے پر مسجد کو شہید کر دیا تو کھوسہ قبیلہ نے غلام حیدر خاں ولد کوڑا خاں کھوسہ کی سرکاری میں شہر پر حملہ کر دیا۔ دونوں طرف بھاری جانی نقصان ہوا۔ مگر کھوسوں کو فتح حاصل ہوئی۔ بونگال (گورنر شہر)، اجیت سنگھ، سادون مل اور لہنا سنگھ اور انکی طرف سے لڑنے والے جلال خاں لغاری قلعہ میں محصور ہو گئے۔ سب نے ہتھیار ڈال دیئے تو اس ہندو سادھو کو جس نے مسجد کو شہید کر دیا تھا قتل کر کے باقی عام معافی دے دی گئی۔

ایڈورڈز لکھتا ہے کہ میرے پاس ۸۰ آدمیوں کے ہمراہ جلال خاں لغاری جو کھوسوں کا دشمن ہے، آیا ہے، پناہ کا طلبگار ہے، یہ واقعہ ۲۸ مئی ۱۸۴۸ء کا ہے۔
جنگ ملتان ۱۷ نومبر ۱۸۴۵ء میں کوڑا خاں کھوسہ اور اسکا بیٹا غلام حیدر خاں کھوسہ اپنی برادری عمرانی، جیانی، حملانی اور دوسرے ہم خیال لوگوں کے ساتھ بڑی بے جگر می سے سکھوں کے خلاف لڑے۔ کامیابی پر لارڈ ڈلہوزی نے ایک ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر، بارہ سو روپیہ پنشن، ایک باغ اور "عالی جاہ" کا خطاب باپ اور بیٹے دونوں کو دیا۔

ڈیرہ غازی خاں

ڈیرہ غازی خاں کے پرانے شہر کی بنیاد تقریباً پانچ سو سال پہلے بلوچ قبیلہ کے سردار حاجی خاں نے اپنے بیٹے غازی خاں اول کے نام پر ۱۳۸۲ھ میں رکھی جو ۱۹۱۱ء میں دریابرد ہو گیا۔ جنت نما شہر کے ایک سمت دریا بہتا تھا اور باقی تین اطراف میں باغات تھے۔ جن کا ذکر "ہفت باغ" میں دفاحت سے موجود ہے اور اس کتاب میں "نو لکھا" باغ سر فہرست ہے۔ اسی طرح لٹ۔ ہر برٹ نے اپنی کتاب "پنجاب سرحد میں ایک سال" میں ڈیرہ غازی خاں کو پنجاب کا خوبصورت شہر قرار دیا ہے۔ اسے کھجوروں کا شہر کہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں قیصرانی، بزدلار، کھوسہ، گرجانی، لاشاری، بگٹی اور مزاری قبائل آباد ہیں جن میں "نہار" کا نظام عدل موجود ہے۔ "رقعات عالمگیری" میں ڈیرہ غازی خاں کو بلوچی تہذیب و تمدن کا بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ شہزادہ عالمگیر لکھتا ہے کہ یہاں چوری، ڈکیتی اور برہنہ نام کی کوئی چیز نہیں۔ غازی خاں اول جو حافظ قرآن، متقی اور بہ نیکار انسان تھے، جنہوں نے فریضہ حج

بھی ادا کیا تھا، نے بلوچ قبائل کو منظم کیا۔ شروع میں تو حسین خاں لنگاہ کی جاگیریں انکے ہاتھ لگیں بعد میں انکی حکومت بہاولپور سے خوشاب اور ساہیوال تک پھیل گئی۔
غازی خاں اول ۱۲۹۲ء میں فوت ہوئے اور اپنے پسندیدہ باغ میں دفن ہوئے جسکو چار روٹ سیراب کرتے تھے۔ جو بعد میں چار روٹ کہلایا۔ یہ باغ آج موجودہ شہر ڈیرہ غازی کے محلہ چورہٹہ کے قریب قبرستان میں تبدیل ہو چکا ہے۔

غازی خاں دوم جنہوں نے خوب انتظام حکومت چلایا، نہریں کھدوائیں جن میں کستوری واہ، ہرمانکہ سرفہرست ہیں، اپنے پیر و مرشد کے ساتھ محل عین کوڑ میں آرام فرما رہے ہیں۔
غازی خاں سوم جن کو بھی کافی شہرت حاصل ہے اور جنہوں نے اپنے پیر و مرشد سید عیناٹ الدین عرف پیر عادل صاحب کھلے ایک لاکھ روپے کی لاگت سے عالیشان مقبرہ تعمیر کرایا، مقبرہ کے جنوبی دروازہ کے سامنے ابدی نیند سو رہے ہیں۔

غازی خاں ہشتم حیدر آباد (سندھ) کے قریب مدفون ہوئے۔ کیونکہ وہاں بلوچوں کی ایک باہمی لڑائی میں مارے گئے بلوچ قبائل کا دور حکومت اس علاقہ میں عملاً ۱۸۸۱ء میں اختتام پذیر ہوا۔ اگرچہ حکومت میں انکی شراکت آج تک جاری ہے۔

راجپوت

راجپوت ہندی زبان کا لفظ ہے۔ جو ”راجہ کا بیٹا“ کے معنی میں مستعمل ہے لفظ ”رنگھڑ“ کے معنی ہیں تلوار سے لڑنے والا لفظ راڈ ایک ٹیکہ ہے جو عام طور پر بطور لقب استعمال ہوتا ہے۔ لفظ خان لفظ ”شان یو“ کی تبدیلی شدہ شکل ہے۔ ترک اپنے سردار علیا بادشاہ کو ”شان یو“ کہتے تھے۔ چین کے بادشاہ تائی سوئنگ نے ۶۲۶ء میں ترکوں کو شکست دے کر اپنے لئے سب سے پہلے لفظ ”خان“ استعمال کیا۔

شکست

جنرل
کا علاقہ
میں
نہر لاری
بورنگھل
خاں
بد کو شہید
دشمن ہے
اپنی لڑائی
پانی رنے
غ اور

خان نے
کے ایک
سے موجود
باب برحد
کا شہر کہا
اری قبائل
بلوچی تہذیب
نہر نام کی
نے فریضہ ج

نسب نامہ

بکرماجیت عظم ۳۰۰ قبل از مسیح اجین میں پیدا ہوا۔ سانگھری کے راجہ رام جہر کی لڑکی نولہ سے شادی ہوئی۔ اس زمانہ کے نورتن بڑے مشہور ہیں۔ سن بکرمی کی ابتدا بھی یہی ہے ہوئی۔ بکرماجیت کے کرم چتر بکرم چتر، بھوداس، چندرسین اور دھرم سنگھ پانچ لڑکے ہوئے۔ کرم چتر کے تین لڑکوں کے نام یہ ہیں۔ کرن، شیشل اور شب راج۔ شیشل سے راجہ بھوج تک سلسلہ اس طرح ہے۔ شیشل۔ شب ست بدھ سین۔ بھندر سین۔ ایچے نوپال۔ اجون۔ ساندل۔ جگت جے۔ بمب۔ ہمیں۔ بچے بھوپال سرسوت۔ سوامے۔ الیش۔ جن سوا۔ سندھ۔ بھوج۔

راجہ بھوج ۴۲ھ بکرمی میں تخت نشین ہوا۔ علم دین کا بڑا دلدادہ تھا۔ اس کے دور حکومت میں مٹان میں ۹۲ھ بکرمی کو لڑائی ہوئی جس میں راجہ کامیاب ہوا۔ مہاراجہ بھوج ۱۲۱ھ بکرمی کو فوت ہوا۔ مہاراجہ بھوج کے فرزندوں کے نام یہ ہیں۔ جے چند۔ بھیم۔ سرجیت اور بھوجا جک۔ جے چند ۱۲۱ھ بکرمی میں گدی نشین ہوا۔ اسکے بعد راجہ بھیم ۱۵۰ھ بکرمی میں چوڑ کی گدی پر بیٹھا۔ راجہ بھیم کے سات بیٹے تھے۔ چھ کے نام یہ ہیں۔ مان، ملیہ، دروم، بن، ہن، اہرین اور ترچ۔ مان مردہ جھیل پر ایک کتے پر مان کی یاد میں ۱۵۰ھ بکرمی کا قلعہ درج ہے۔ مان سے یہ تاب اور انکی پشت سے رتن پال اور اسکے بعد اندر پال نے حکومت کی باگ ڈور نبھالی۔ اندر پال کا چندر پال اور اس کا لود دیات ہوا۔ اودے پور میں مندر پر اودیات کی یاد کے طور پر ۱۱۶ھ بکرمی درج ہے۔ اودیات کے اندھول، جگدیو پیل دھول، مہیب دھول، سنگھ دھول اور سیر دھول چھ لڑکے ہوئے۔ جگدیو سے بنوار راجپوت کی شاخ جدا ہوئی ہے۔ جگدیو مشہور راجہ گزرا ہے۔ جگدیو کے بعد اس کا بیٹا پال سنگھ تخت نشین ہوا۔ راجہ پال سنگھ نے دار کو چھوڑ کر کرم گڑھ میں حکومت قائم کی۔ اسکے بعد ترتب یہ ہے۔ پال سنگھ، لنگھ، ہمیر سنگھ، بھوراراد، مہیب سنگھ، جگریر سنگھ، ہمت سنگھ، کام سنگھ، بچے سنگھ، پراب سنگھ، کیان سنگھ۔

مہاراجہ کیان سنگھ ۱۵۲ھ بکرمی میں پیدا ہوا۔ اصلی نام کالو تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں راجہ اننگ پال کی بیٹی بسا دے سے شادی ہوئی۔ راجہ اننگ پال کی کوئی ترمیم ادلا نہیں تھی۔ لہذا ۷۰ کاؤل کیان سنگھ کو دیئے۔ کیان سنگھ کا ۶۸ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ کیان سنگھ کے

مسمیان سہن پال، بہت پال، سفیدے، پتیا اور راڈاؤ اتا (عرف راڈاؤ) پانچ بیٹے ہوئے۔ راڈاؤ
راتا کے بارہ بیٹے ہوئے۔ اودا، دھاماں، کسو سنگھ، بلایا، لالہ، پری مال، تيجا، گنگا، سونا
مندا، رانا اور راہ۔ رانا کے بیٹی پال، ادیان اور دیو پال تین فرزند ہوئے۔
بیٹی پال کو آجھا، جگمل، لیکھا اور شا جیے چار فرزندوں سے بچایا جاتا ہے۔ آجھا کو اللہ تعالیٰ نے تین
فرزند عطا فرمائے۔ ابر، رانا اور روپ ابر سے بیرم راج اور توک چند تین فرزند ہوئے۔ بیرم
کے چار بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ بان، جامان اور بھوج راج۔ بان کے ہاں انارود اور میگھ چند
ہوئے۔ میگھ چند کے سات لڑکے یہ ہیں۔ والا، کل چند، ناہر، رتن (موجی سنگھ) کالو،
ہم سنگھ اور راڈاؤ۔

رتن عرف موجی سنگھ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ مشورہ کر کے فیروز شاہ تغلق کے
دور حکومت میں حضرت نظام الدین اولیاء کے دست مبارک پر مشرف بر اسلام ہوئے اور موجی سنگھ
سے معز الدین کہلائے۔ مسمیان سنگھ سے معز الدین کا زمانہ پندرہ سو تیس سال کا بنتا ہے۔ معز الدین
کے سات لڑکوں کے نام یہ ہیں۔ اودا، بشیر، ملو، اودت، ہمیرا، بشیر اور گندھو۔ بشیر کے
مسمیان پر تاب، پرسو، سنگھ چند اور سبھا چند چار لڑکے ہوئے۔ اسی طرح پر تاب کے بھی ہر سنگھ
نرسنگھ، برسنگھ اور مہتم چار لڑکے ہوئے۔ ہر سنگھ کے راڈاؤ چاند ہوئے اور راڈاؤ چاند کے راڈاؤ
کو نبھا۔

راڈاؤ کو نبھا کو اللہ تعالیٰ نے پانچ فرزند عطا فرمائے۔ تارا چند، سبھا چند، جگت، بلو اور حسن۔
تارا چند اور سبھا چند تحصیل ساہیوالہ میں آباد ہوئے اور انکی اولاد شہرت نہ پاسکی۔ جگت و جگتوان
راڈاؤ کے بڑے بھائی تھے۔ ان کا مسئلہ میں انتقال ہوا۔ انکے بعد انکے بھائی بلو خاں مورث
قرار پائے۔ جگتو خاں کی اولاد میں سے سائیں عبدالرزاق صاحب بن عظیم بخش خاں اولیاء اللہ میں سے
ہیں۔ ۱۹۲۷ء کی ہجرت کے بعد سائیں صاحب دینا پور میں تشریف لائے اور وہیں انتقال فرمایا۔ عقیدت
مندوں بڑی محبت سے عالیشان مقبرہ تعمیر کیا ہے۔ ساتھ ہی یتیم خانہ اور دینی درسگاہ بھی ہے۔
جہاں سے سینکڑوں بچے مخصوص درسی میں ملہیں ہرگز مستفید ہو رہے ہیں۔

راڈاؤ بلو خاں اپنے بھائی جگتو خاں کی وفات کے بعد ۱۹۲۸ء میں مورث قرار پائے اور تمام انتظامی
اختیارات سنبھال لئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب آٹھ ہزار لگان کے انکاری ہونے پر کلانور چھوڑنا پڑا
اور رند بلو خاں اس پر قابض ہو گئے۔ راڈاؤ بلو خاں کی دو شاخیاں ہوئیں۔ بڑی بیوی سے منور بکریم، بکرن
اور بہار خاں تین فرزند ہوئے۔ یہ بڑا پانہ مشہور ہوا۔ جبکہ چھوٹی بیوی سے کمال خاں، شیر خاں،
شہباز خاں، محمد خاں، چوڑ خاں اور کیسری سنگھ چھ فرزند ہوئے۔ اسکو چھوڑا پانہ کہا جاتا ہے۔

سے شادی
کے کرم چتر
کے نام یہ ہیں۔
شب ست
بچے نبو پال

ست میں ملان
رفت ہوا۔

ب۔ جے چند
راجہ بھیم کے

پ۔ مان سرہ
سکی پشت سے

کار و دیات ہوا۔
نہ حول، جگدلو

راجپوت کی
خت نشین ہوا۔

پال سنگھ، کنڈلک
سنگھ پر تاب

ی عمر میں راجہ
نہی۔ لہذا،

ان سنگھ کے

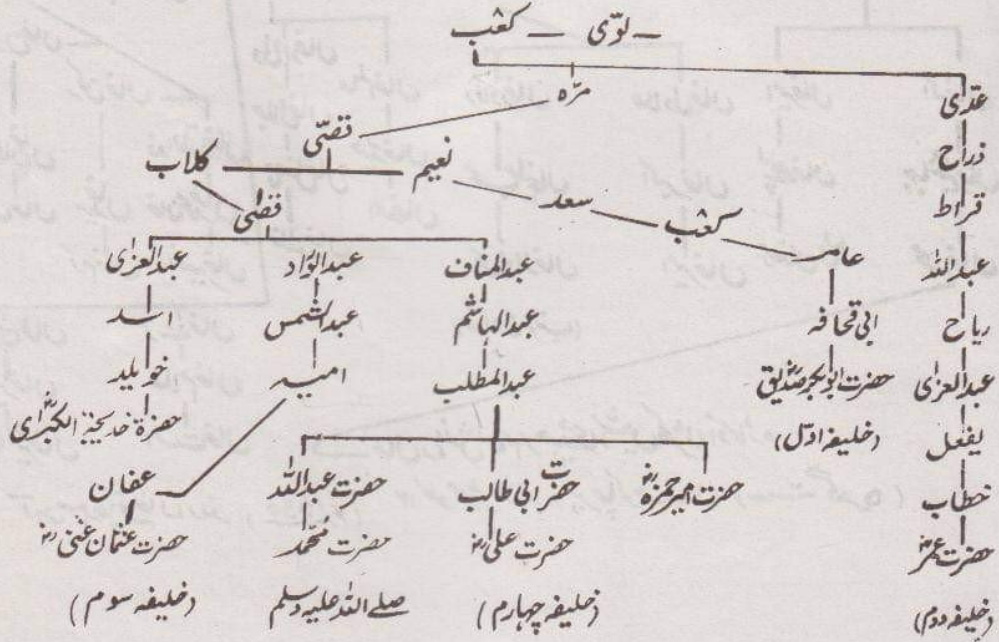
کمال خاں جو فارسی خواندہ تھے اور دربار شاہی سے منسلک تھے، چھ بیٹوں کے باپ بنے۔ جنکے نام یہ ہیں۔ جگندہ خاں، احمد خاں، شاہ مراد خاں، جین خاں، نعمت خاں اور سار دول خاں۔
حق خاں راڈ بلو خاں کے چھوٹے بھائی تھے۔ انکی سخاوت کی بڑی شہرت تھی۔

سابقہ آبادی کلانور

بندوبست ارا مئی ۱۸۰۹ء کے مطابق پانہ کلاں اور خورد کے نام سے کلانور کلاں اور کلانور خورد دو گاؤں درجن کاغذات ہوئے۔ جبکہ دوسرے محکموں میں ایک گاؤں کلانور لکھا جاتا تھا۔ رقبہ دیہہ ۵۰۰ ۳۱ ایکڑ طرح ہے اور جمع سرکار ۱۹۲۲ء تک ۱۰۵۰۰ روپے سالانہ تھی۔ ہر دوپانوں کی تقسیم حصہ برابر تھی۔ بڑے پانے کے پانچ محلے بزرگوں کے نام پر مشہور تھے۔ جیسے اجیری خاں، بھکن خاں، دائم خاں یا معظم خاں، سلیم خاں اور جعفر خاں بکرم کے بیٹے راڈ شاہ محمد کو نصف حصہ ملا۔ اور بکرن کی اولاد کو بقیہ نصف با استثنیٰ جگتو خاں، جو اچھ حصہ کے مالک بنے۔
پانہ خورد کی آبادی کلانور کے جنوبی حصہ میں تھی، کئی محلے مشہور تھے۔ جیسے شہباز خاں کے نام کا محلہ، جسے کھڑکھڑیوں کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ محمد خاں کے محلے کو کھیر لویں کا محلہ کہا جاتا تھا، چوہڑ خاں کے بیٹے دولت خاں کے نام سے کھیر لویں والوں کا محلہ مشہور ہوا۔
کمال خاں کے بیٹوں کے نام سے بھی محلے تھے۔ جس طرح جگندہ خاں، احمد خاں، شاہ مراد خاں، جین خاں، نعمت خاں اور سار دول خاں جسے بعد میں لاڈ خاں کا محلہ بھی کہہ دیتے تھے۔ پانہ خورد کی آبادی تین ہزار نفوس کے لگ بھگ تھی۔ جبکہ گھرتین سو تھے۔ پانہ خورد میں نصف سے زیادہ اشخاص ملازم افواج تھے۔ چاہات آبو شئی تین تھے باقی کاشت وغیرہ کے لیے دس بچتہ چاہات تھے۔ ہر محلہ میں نیچاریت کیلئے جہاننگلہ ہوتا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں کل آبادی سات ہزار بیان کی جاتی ہے۔

پہلا شجرہ (شجرہ نبوی)

حضرت آدم علیہ السلام (۲۴۹۲-۸۵۲) قبل از طوفان نوح علیہ السلام - حضرت نوح علیہ السلام (۲۳۴۲-۴۴۲) قبل از طوفان نوح علیہ السلام - انوش (حضرت یونس علیہ السلام) - قیضان
 - مہل الایل - یارث - اضنوع (حضرت ادریس علیہ السلام) - متوساخ (حضرت سارح علیہ السلام) - لامک (مالک) - یشکر (حضرت نوح علیہ السلام) المعروف آدم ثانی - سم -
 ارغشتند - شالخ - عابر - قاج (فالق) - رعو - مردج (شارج) - ناور - عوتاخ (آذر) - حضرت ابرہیم علیہ السلام - حضرت اسماعیل علیہ السلام - قیدار - حمل - شہابت - سلیمان (سلامان) - ایع - اود -
 او - عدنان - مسعد - نزار - مضر - الیاس - خزیمہ - کنانہ - نضر - مالک - نهر - غالب -



جکے نام
خان

خورد دو کاڈ

۳۱ ۴۵۰

بم حصہ برابر تھی

ام خاں یا منعم

ولاد کو بقیہ نصف

ماں کے نام کا

اجاتا تھا، چوہڑ

مراد خاں،

تھے۔ یا نہ خود

زیادہ اشخاص

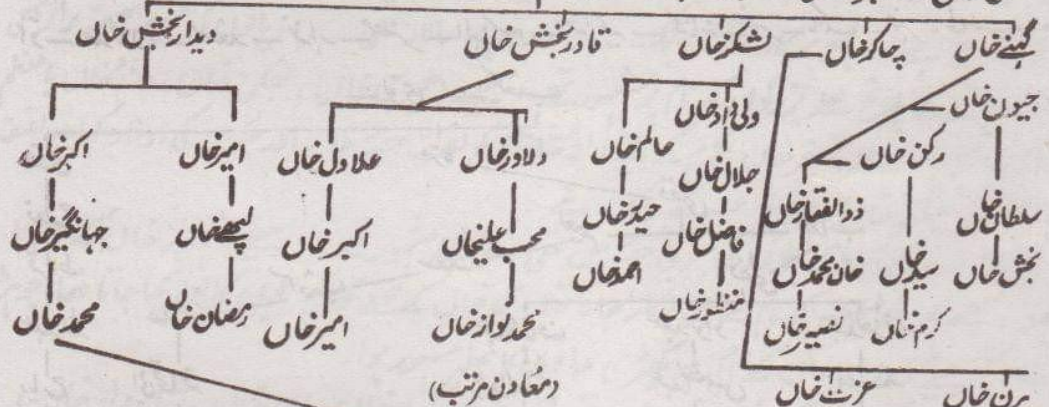
تھے۔ ہر محلہ

دوسرا شجرہ (بونج شجرہ)

حضرت امیر حمزہ - عمر - سعد - احمد بلوچ - درپوش - ذوالکچ - نوک - حسن - رادو -
علیش - گل چراغ - سرخ تاج - میر عمارہ - میر احمد - دوست محمد - شاہ عباس - بارون -
محمد - جُنید - میر جلال خاں

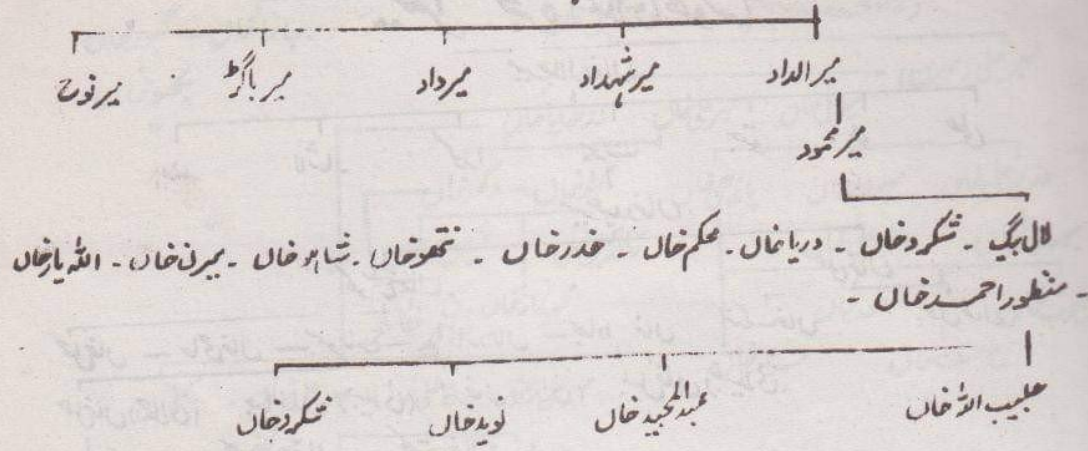
رند - لاشار - کورا - ہوت - جتو - ابو - علی

رزمان - نونا مردین - احمد - گیلو - فیروز - کلو - فیروز شاہ - میر اسحاق - میر شہک -
میر چاکر (۱) - میر شہداد - میر میراں - میر نرسطان - میر حاجی - صاحب خاں - عزت خاں -
رکن خاں - اکبر خاں - میر شہداد خاں -



حال رہائش ۷۴/ جمیڈی (دشیں کھڑا) اڈکاڑہ
۱۲ کلو میٹر مزار میر چاکر خاں (ست گمرہ)
آدم میر چاکر خاں رند (۱۵۳۵ء)

بقیه نمبر ۱ میرچاکر خاں ولد میر شہک خاں



سن - رادو -

س - بارون -

علی

میر شہک -

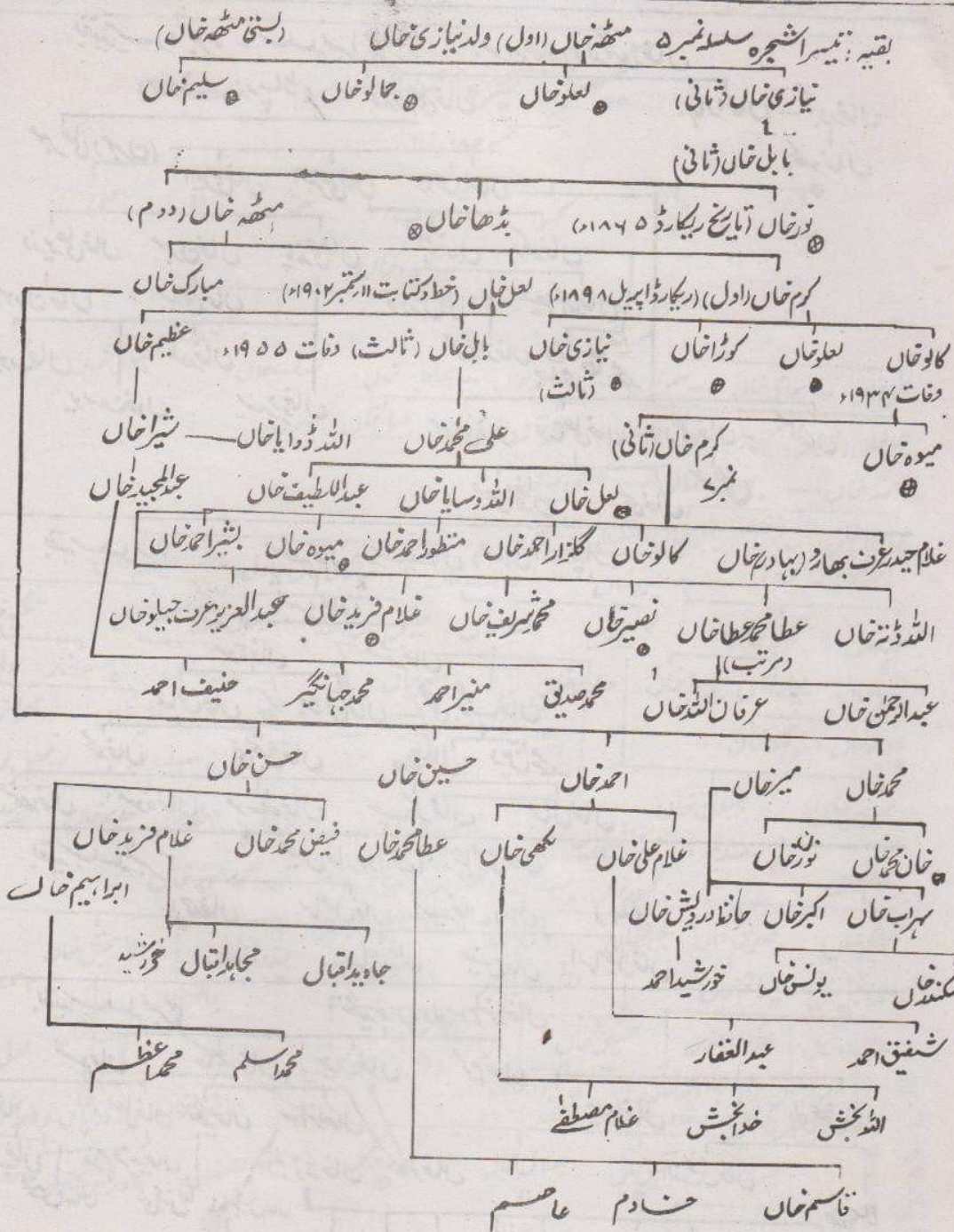
عزت خاں -

غرض خاں

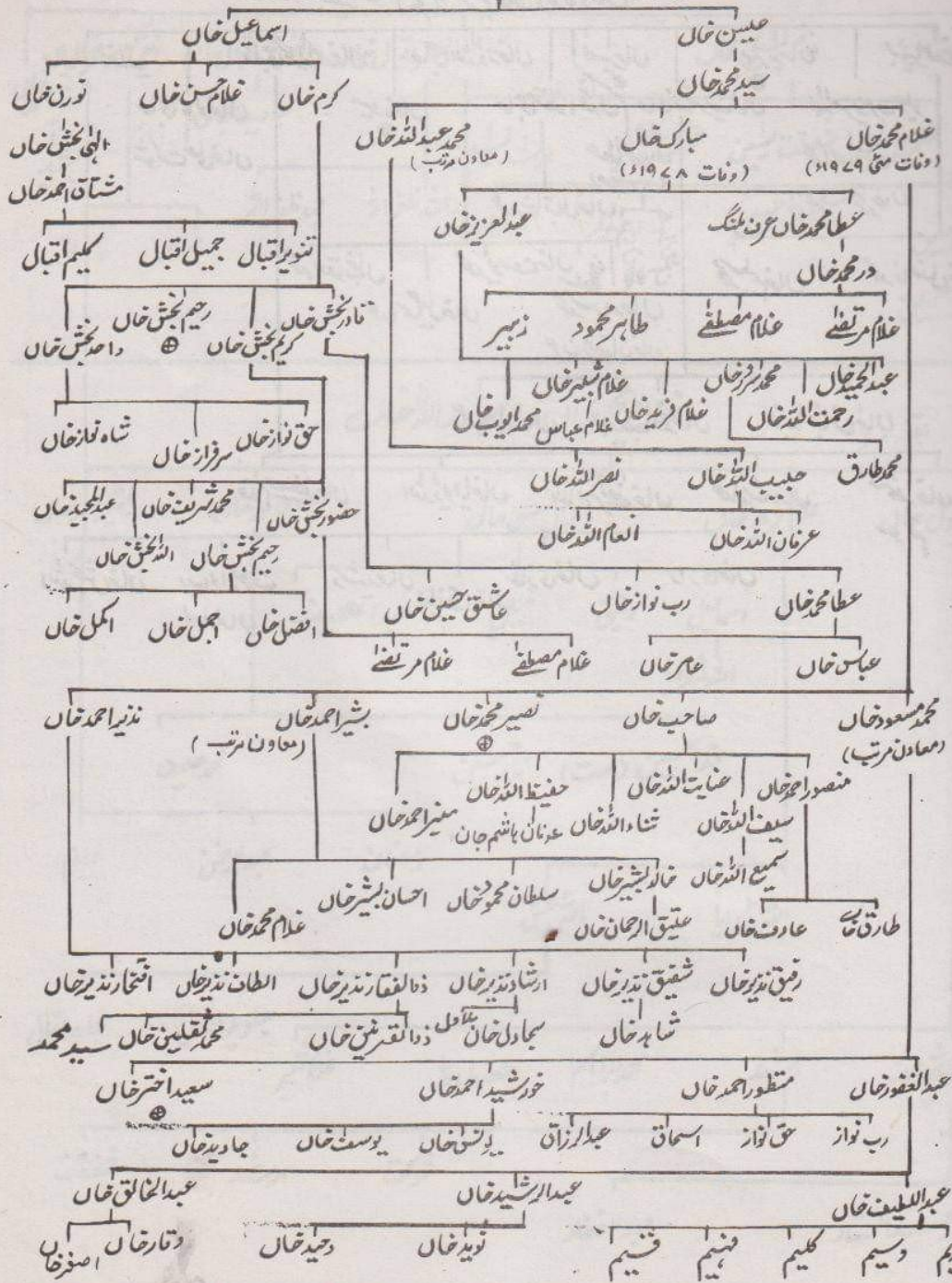
اکبر خاں

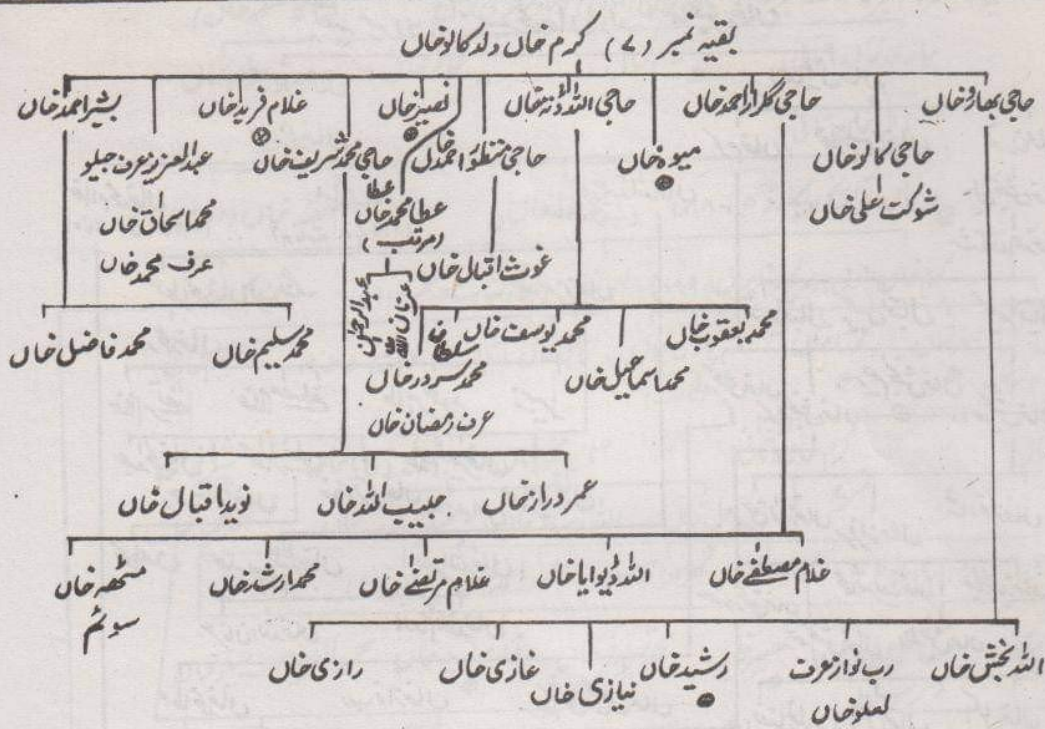
جہانگیر خاں

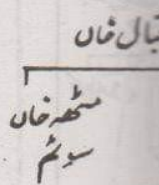
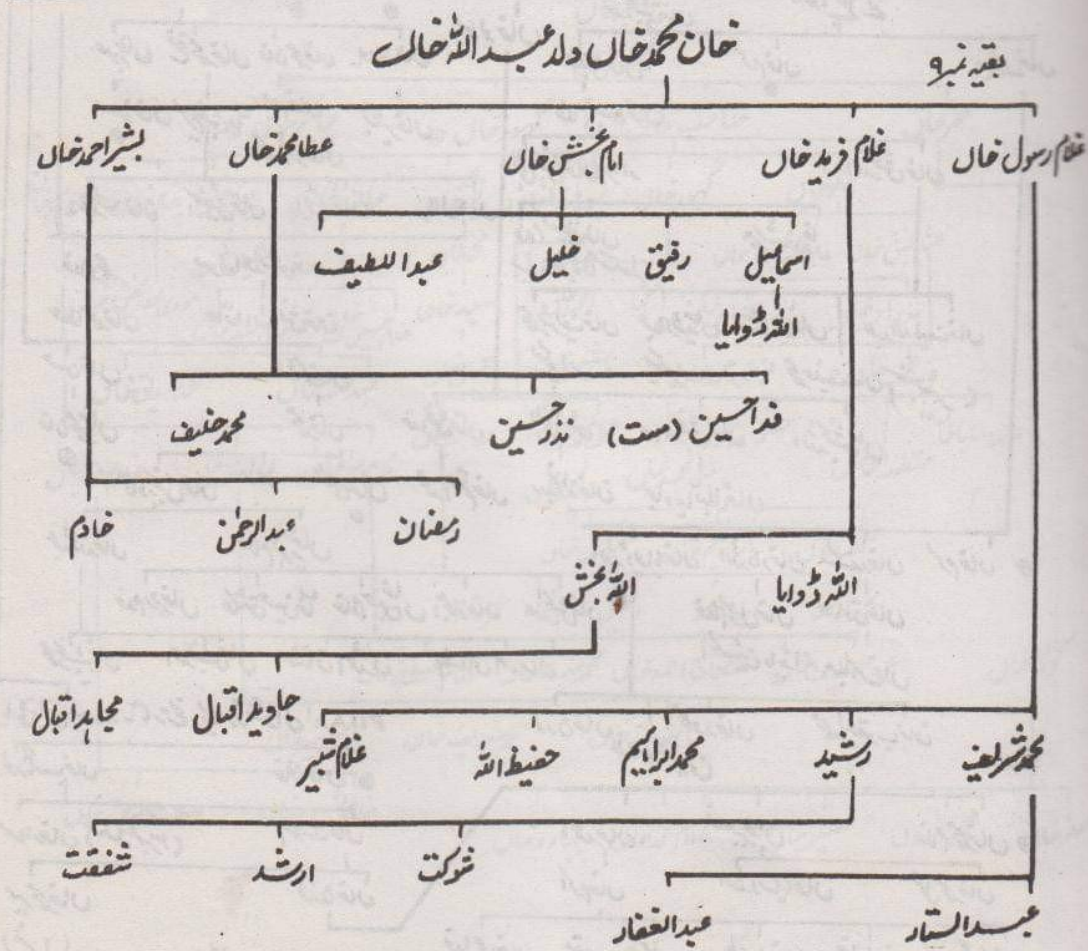
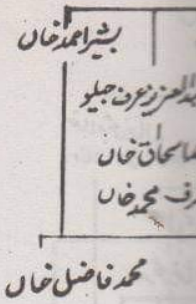
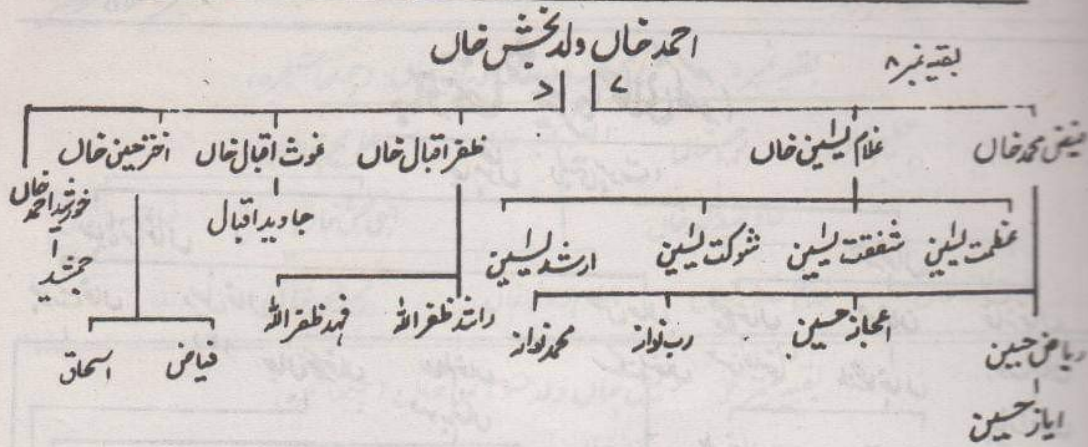
محمد خاں



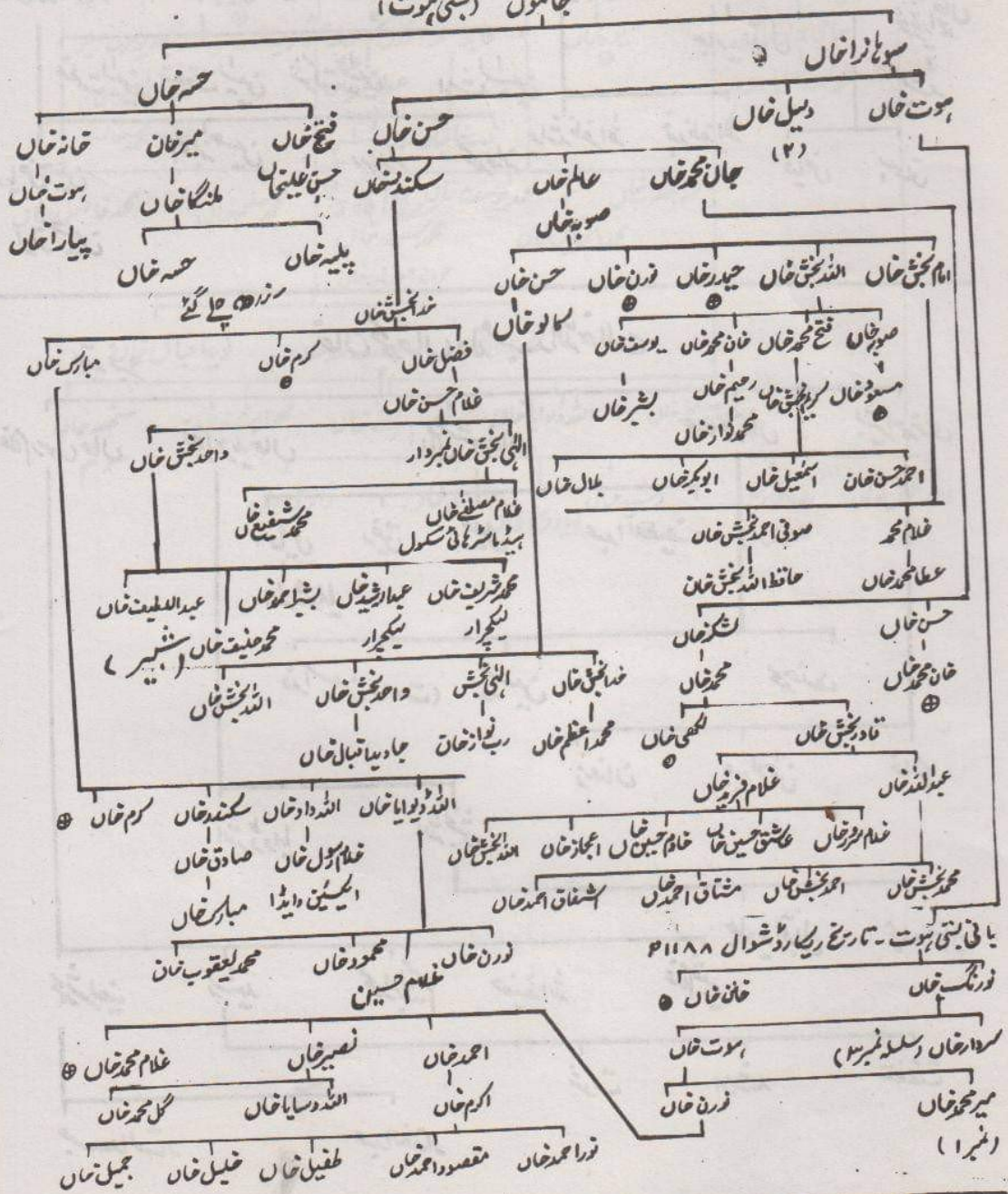
بقیہ نمبر (۶) سید محمد خاں ولد اسماعیل خاں

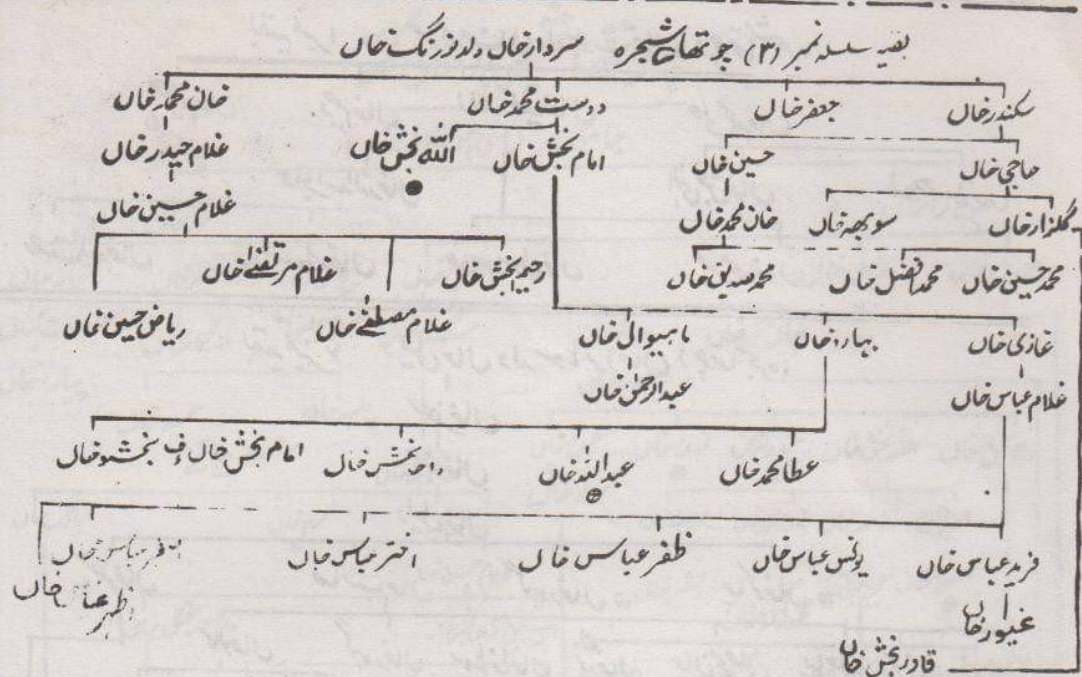






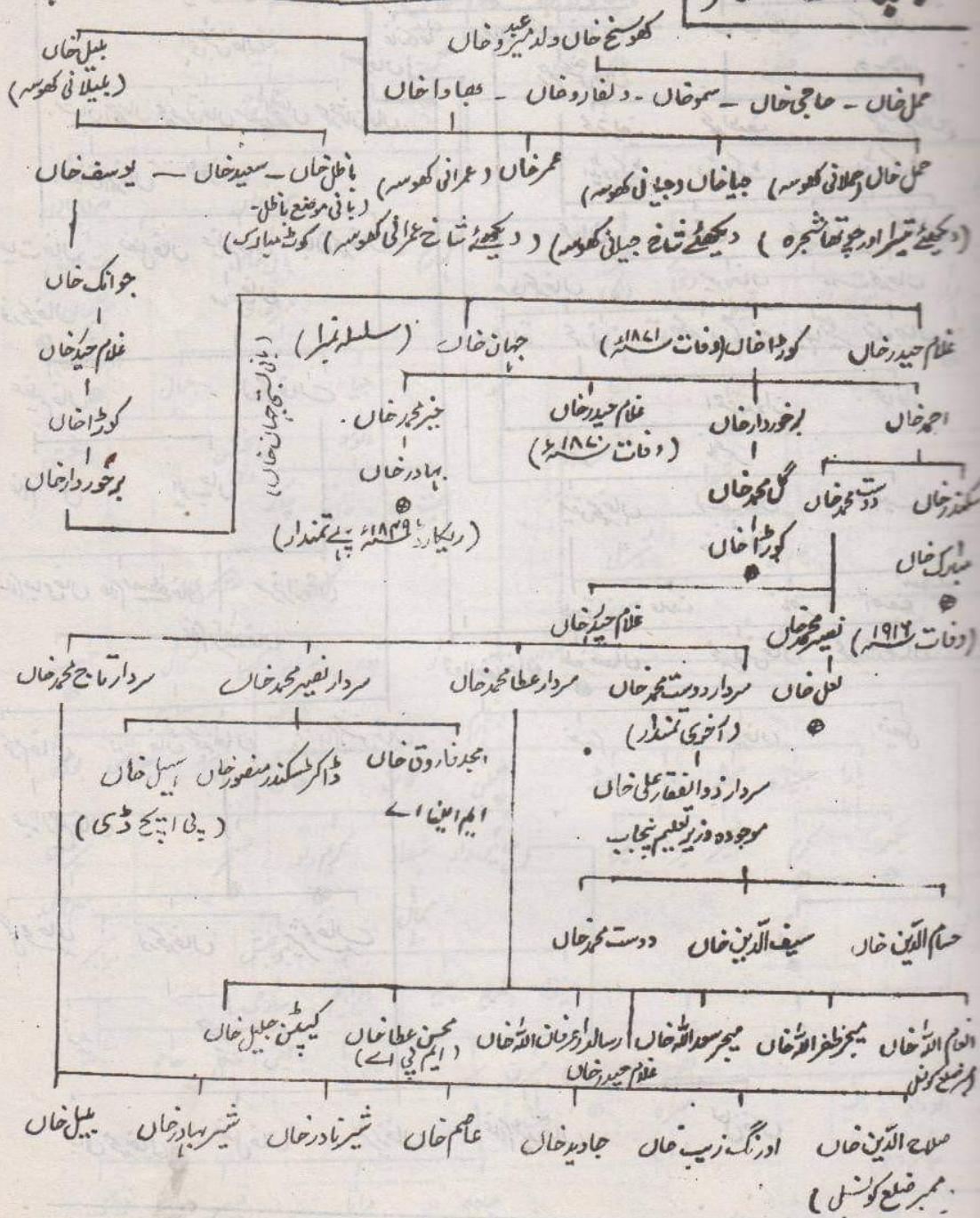
جامعہ مول (بستی ہوت)





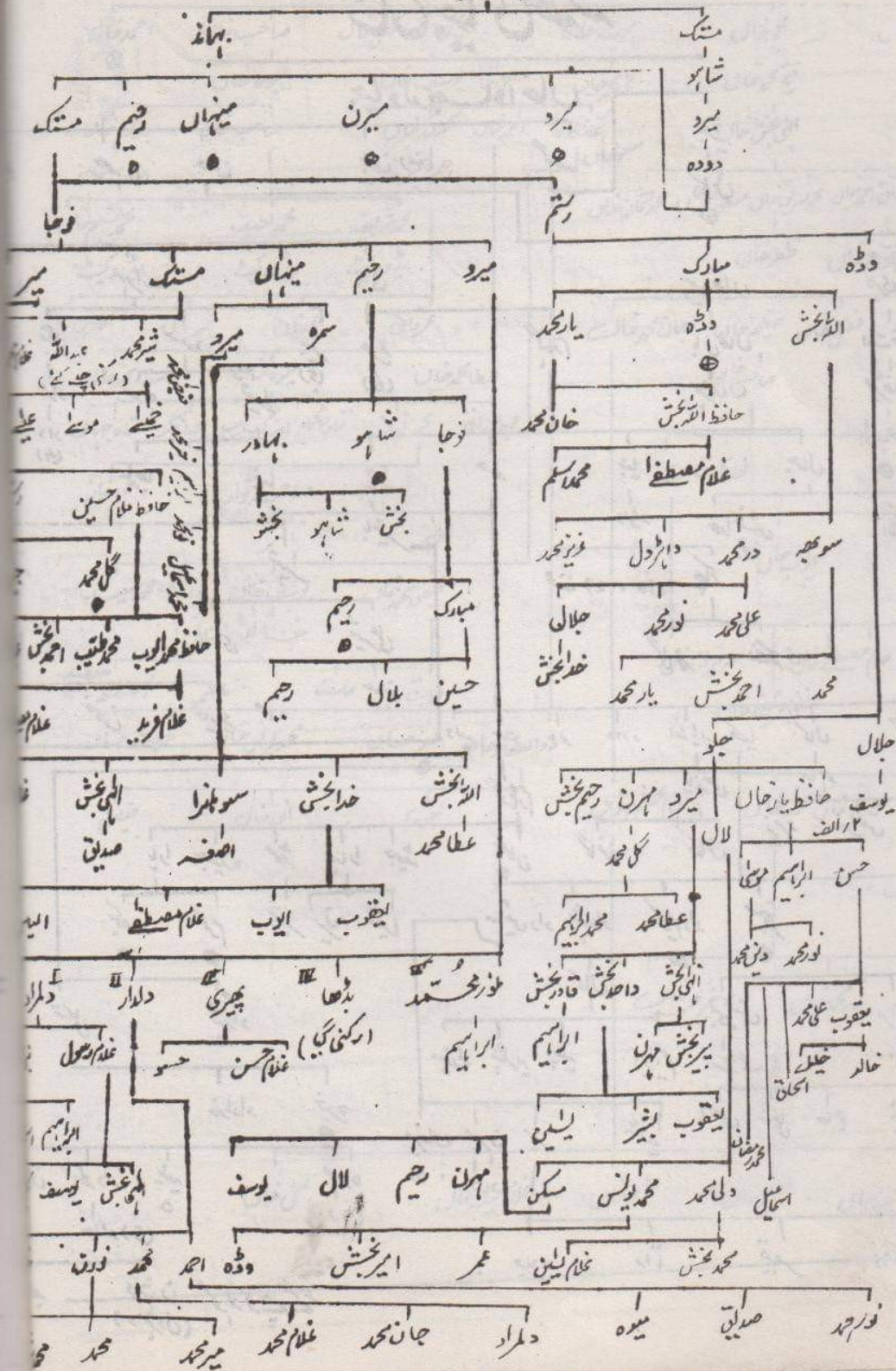
پانچواں شجرہ

سرداران کھوسہ شاخ بلیلائی کھوسہ

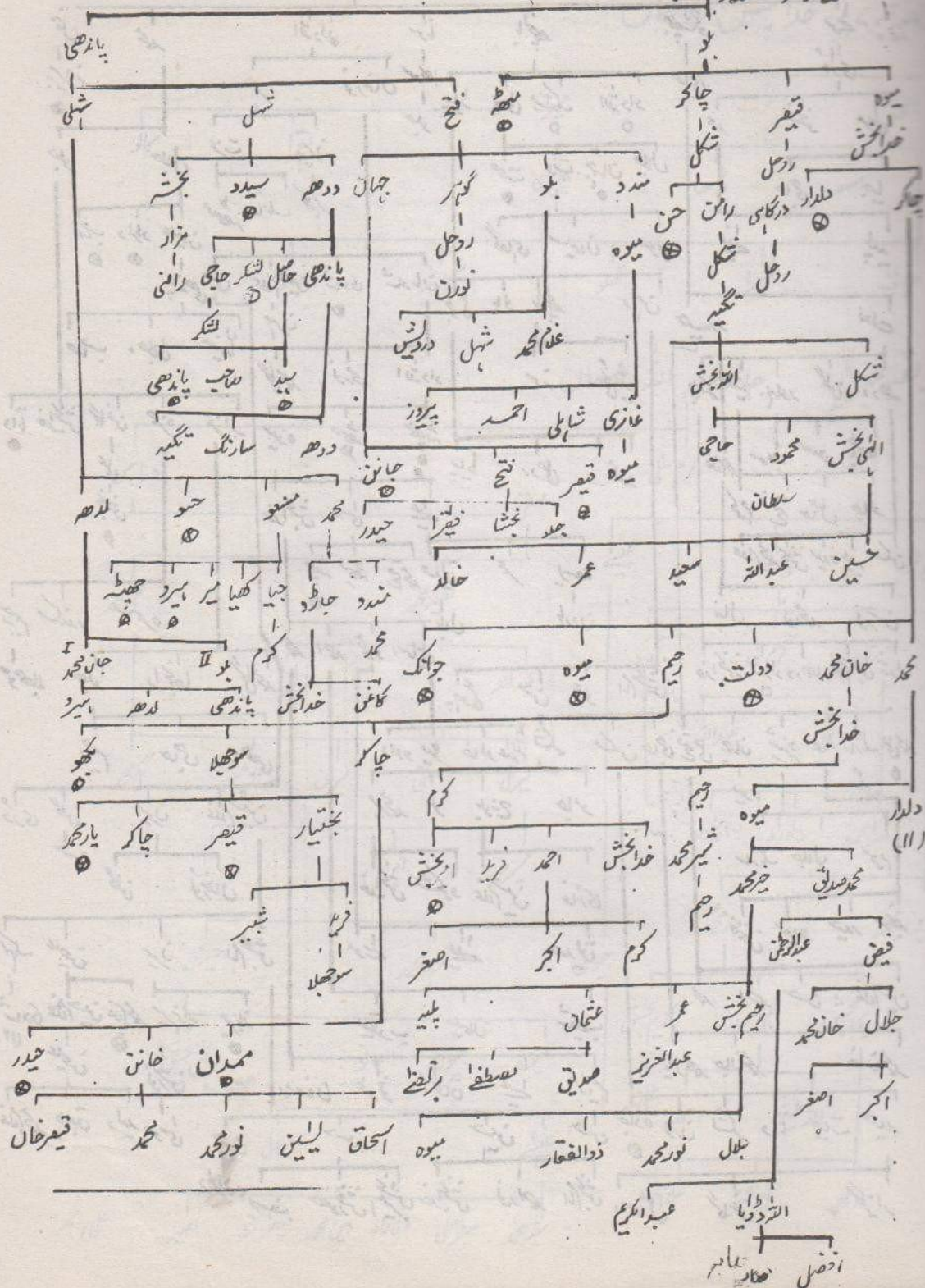


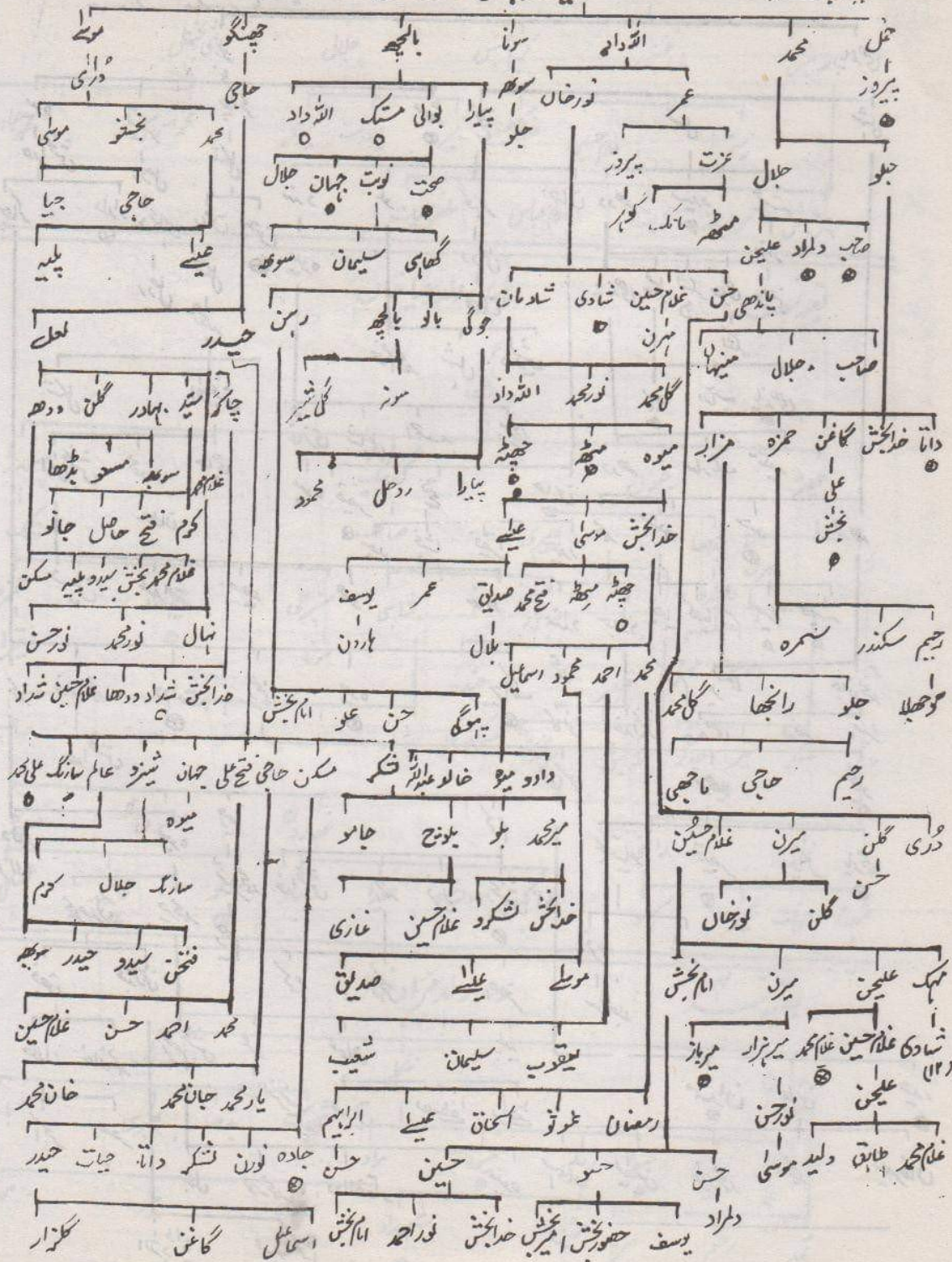
تقیہ نمبر

رحیم ولد جیاجراں



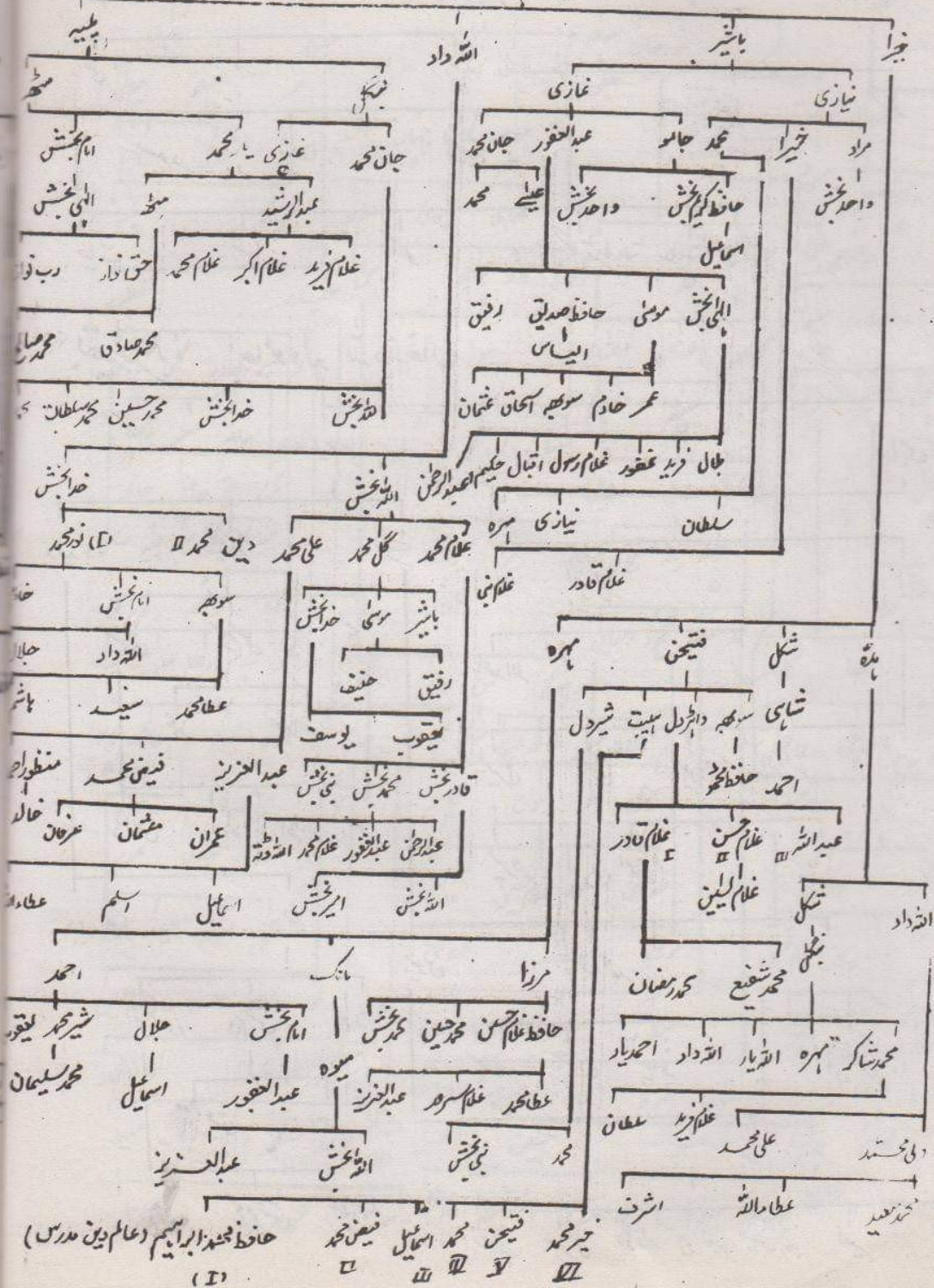
بقیہ نمبر ۵ بر ولد شہراب



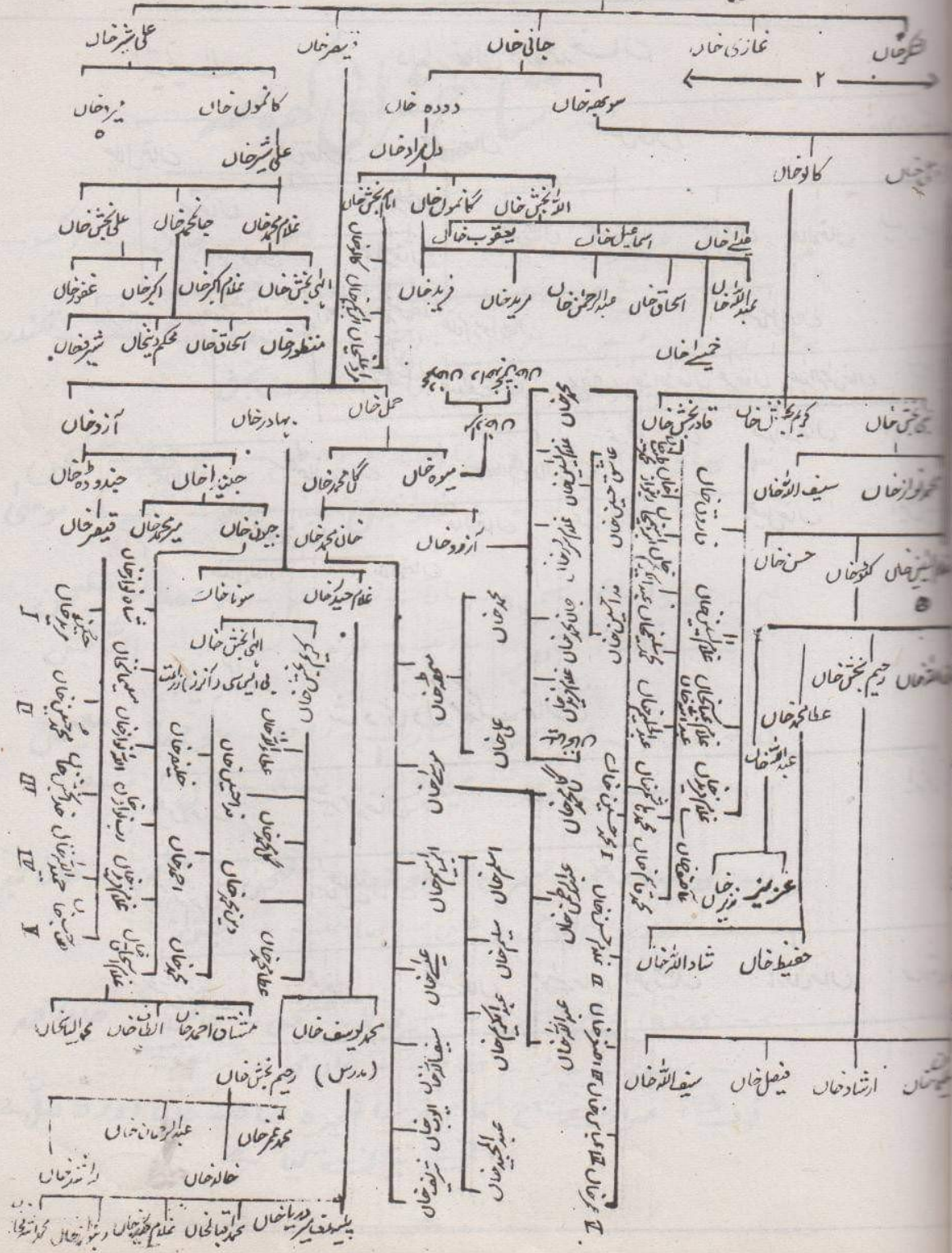


بقیہ نمبر ۹

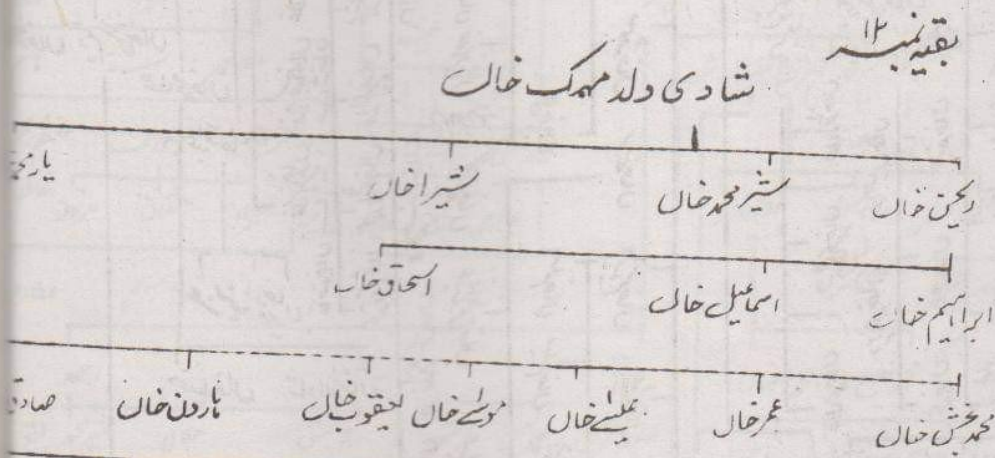
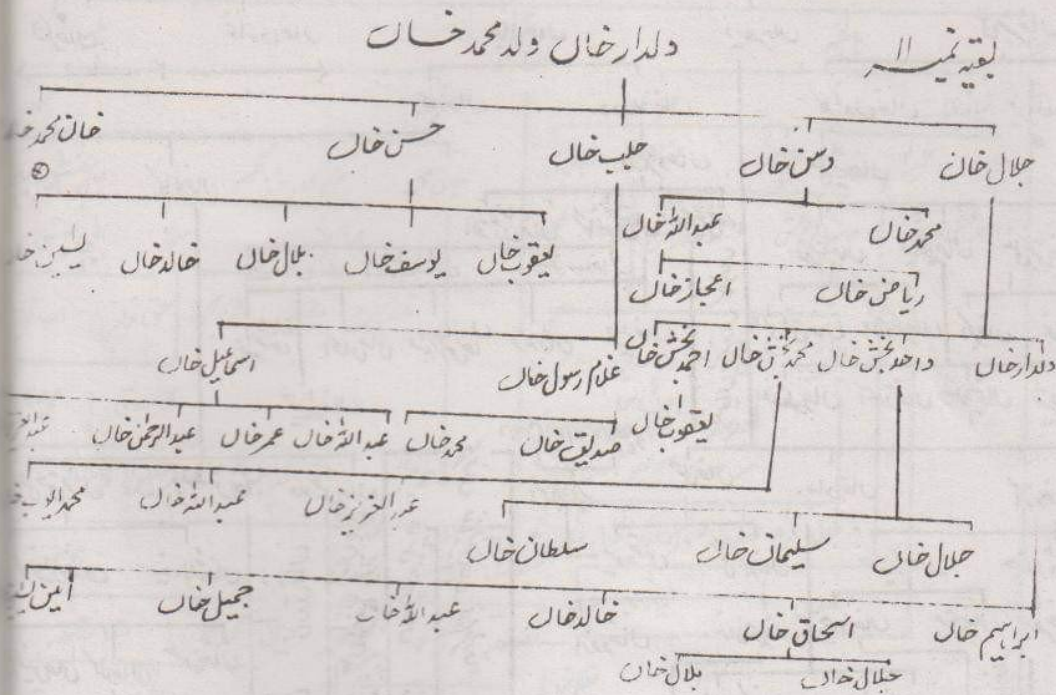
مہرہ ولد بابتیر خاں



بقیه میرزا، محبت خان ولد دادو خان



نام بخش
ابو بخش
حسن دار
محمد صادق
محمد حسین
خدا بخش
ابو بخش
القدار
سید
فیض محمد
مشتاق
اسلم
احمد
جلال
محمد سلیمان
اسماعیل
برایم (عالم دین مدرس)



شاخ عمرانی کھوسہ

۱۔ بجاوا - عمر - سمرہ - سو جھلا - علیجن - جاگن - لوکھو -

بند - بڈھن - بند - میر محمد - غیر محمد

۲۔ بجاوا - عمر - لاکھو - دینر - جیندا - عمر - قلندر -

میرن - حاصل - کالو - سال - غوث بخش

۳۔ بجاوا - عمر - سمرہ - سارنگ - روصل - سو جھلا - علیجن

- سارنگ - مرید - خدا بخش - مسعو - پلیم - موسیٰ

۴۔ بجاوا - عمر - سمرہ - سارنگ - روصل - سو جھلا - علیجن

- سارنگ - سبھر - سارنگ - مرید - سارنگ - اللہ بخش

۵۔ بجاوا - عمر - سمرہ - سارنگ - روصل - سو جھلا - علیجن

- محبت - کرمو - پویری - مسعو - لال - مسعو

۶۔ بجاوا - عمر - سمرہ - سو جھلا - علیجن - جاگن - خان تہ

- صن - خان محمد - صن - صاحب - بخش

۷۔ بجاوا - عمر - سمرہ - سو جھلا - علیجن - جاگن - خان محمد

- شہن - پیارا - صاحب - جان محمد - کریم بخش

نوٹ: عمرانی شاخ کا مختصر شجرہ صاحب خان اور حاصل

زبان سے بیان کیا ہے

شاخ زند بلوچ

میر جلال — زند خاں — زمان — فنامردین — احمد — گیو — فیروز — کلو —
 فیروز شاہ — میر مرید — سارن خاں — میرن خاں — محمد ادا خاں — رائے خاں — کرموں خاں —
 یارن خاں — زیادت خاں — عظیم خاں — جیان خاں — نورنگ خاں — ناضل خاں —
 محمد نواز خاں — محمد اسحاق خاں ۳۰/۳ — آر ادھڑہ

شاخ جتوئی بلوچ

میر جلال خاں — جتو (مراد خاں بھٹیجا) — میر جلال خاں — شرخاں — شادمان خاں —
 سماعیل خاں — چٹے خاں — رامن خاں — علی خاں — یوسف خاں — نواب خاں — شیر
 خاں — محمد خاں — مستے خاں — حامد خاں — عبدالغفور خاں — ناضل خاں — گلزار خاں —
 جوڑا خاں — روشن خاں — عثمان خاں — پیرا خاں — متعل خاں — ماہیبا خاں — محمد زمان خاں —
 فخر زمان خاں —
 ۳۱/۲ — ایل ادھڑہ کینٹ

نوٹ :- شاخ لشاریہ موصول نہیں ہوئی

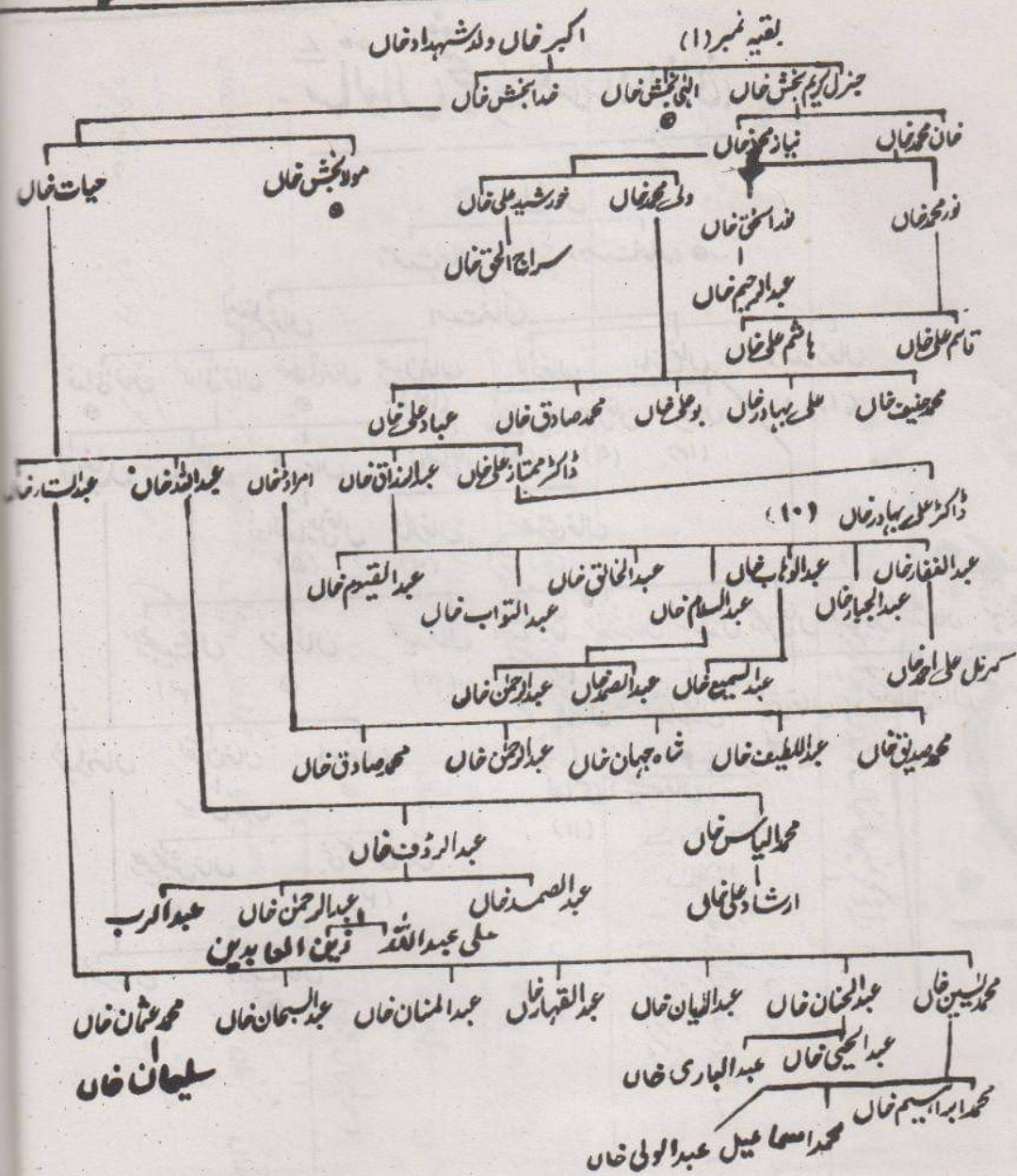
چھٹا شجرہ

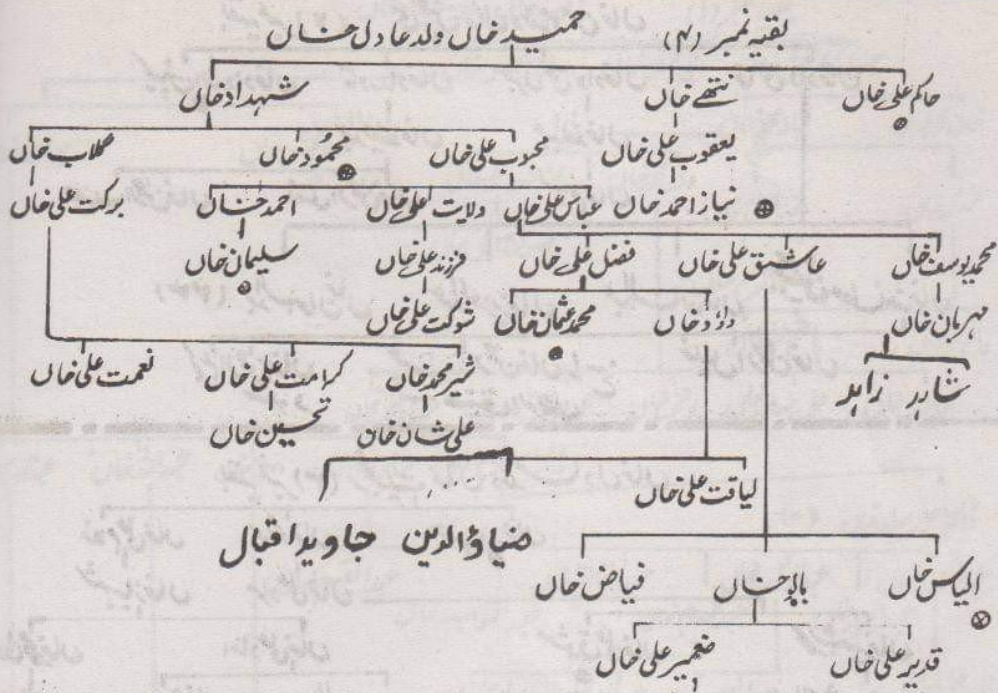
ابتدائی سلسلہ راجپوت

یشکر (حضرت نوح علیہ السلام) - سام - امیرا - برہمو - مارلیس - کپ - بادن - باشت -
 اگنی پاک عرف درور (پرمار) - پرورد - راہت سین - دھوندار - دھوم راج - دھرنک -
 دھیر - سوچر - کل سین - پریم سنت - جم چھ - پارتھ - بدھ بہاؤ - سریت - ابھی پتی -
 بدستان کرشن - انب - دیہی ہر - پرور - بہا بردھ - سو پر سین - دیرا بر پار - راج
 راشٹر - دیہ سین - تہان راج - گرتھہلی - شکوریک - ماحول - دست راج - ننگ بل
 - کیرن راج - دھورکن - سوک جین - اندرین - جے سین - الوند - شکر - این کفتو
 - اڈگر سین - آریہ نین - راج سین - انگ - بھیم - رام سین - تیج سین - رواجیت
 - بہوم - شب سین - مہی پال - مہی دید - جے سین - چندر سین - گوپال - دین راج - سری
 پال - راج سندھو - شترانج - برہمن - سور - سردپ - چیرنگ - نند - ناتھ - ادھا
 سین - کشور - ایشور - جتو - بہوپ راج - سوہن پت - چند راج - پرچ راج -
 چرن راج - بلی راج - چند راج - میادھر - نرسوت - پنڈن - زہر سین - سوریر راج
 - سمرتھ - بہوپال - گچے گند - ادغار - گنٹرن راج - لھمن - ہینے تر جا - مرنج راج
 - اورے سین - دیوسین - کرشن - آج دھیر - نہراج - جودھ - آج بھیر - پشنوراج
 - امان - نرسنگھ - ادھا - نرید اچل - پرتیو - پکی جیت - خال بہالو - کندن -
 اور - پرتاب - دھیرج دھیر - بلا یو - جے سین - دھیر - رگوناتھ - ہنس راج
 - دیورب - سدابیر - جودودھ دم - سین - کل سین - اندرین - سورت سین
 - گوال - دھور سین - سوم - بیو - کلاسو - بلا - بشہر - ستو - جینت -
 اینوراج - کتل - سادھوک - جے سین - ہیند - جگ بیر - بکراجیت (۲۰۴۶ سال)

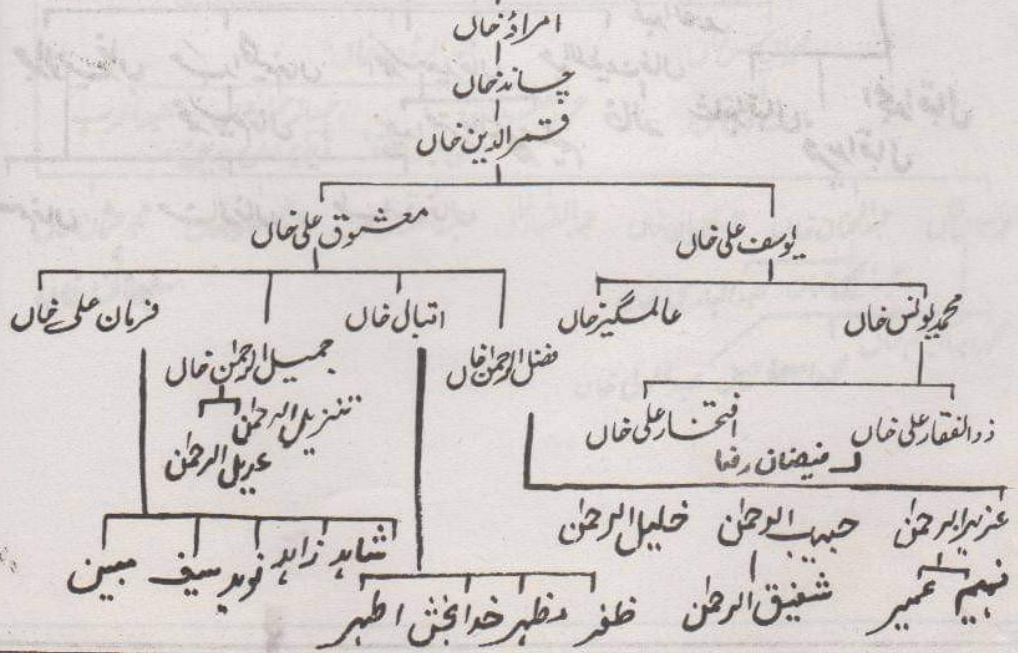
ضروری نوٹ :-

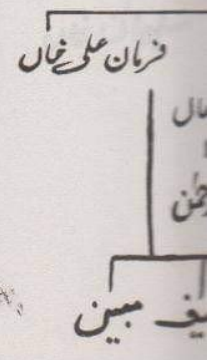
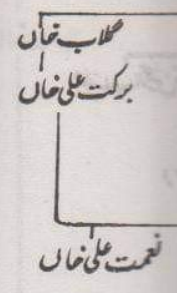
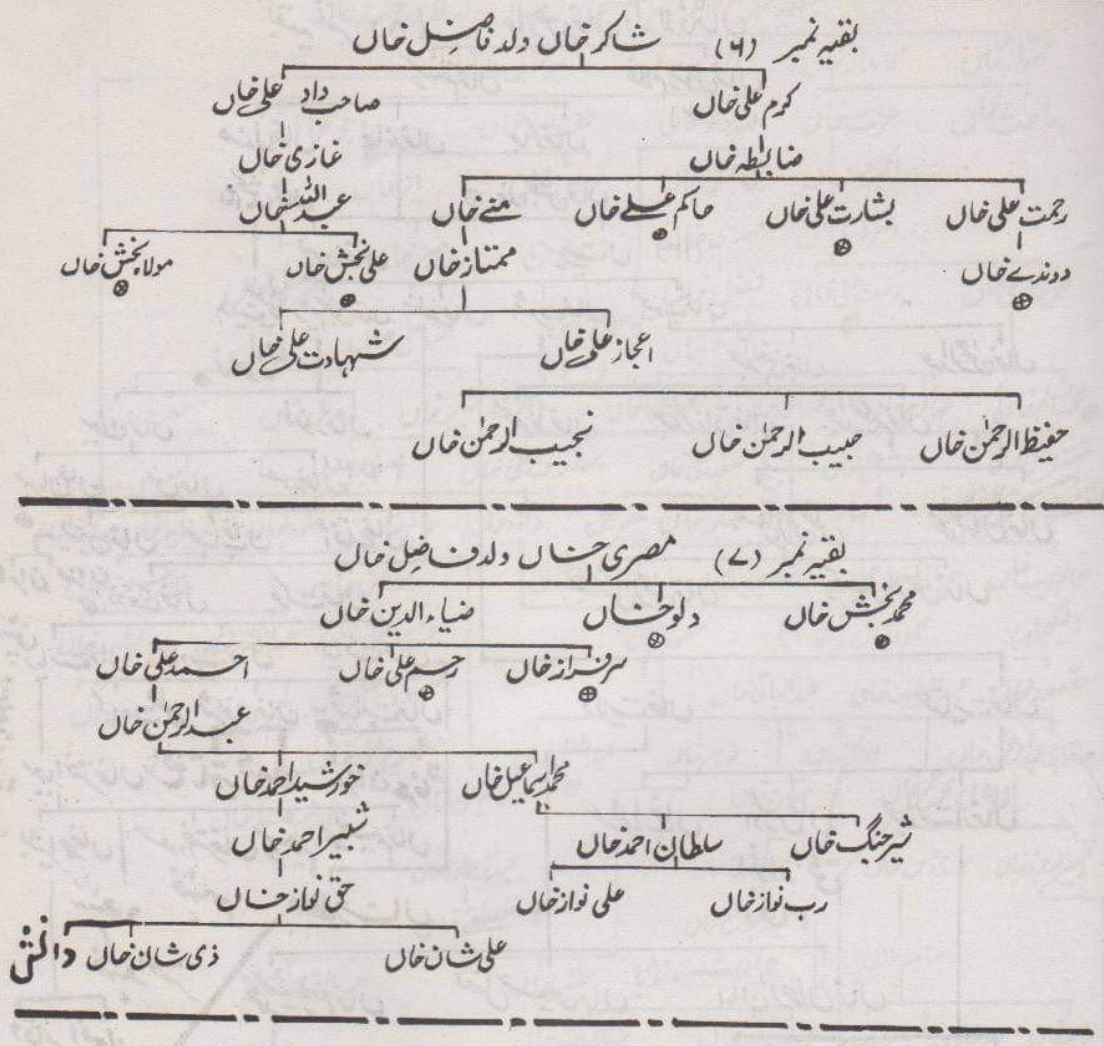
از بکراجیت تا داؤ تو نہا خات
 توسیلات کیلئے صفحہ ۱۸-۲۰ بعنوان "نسب نامہ"
 ملاحظہ فرمائیے

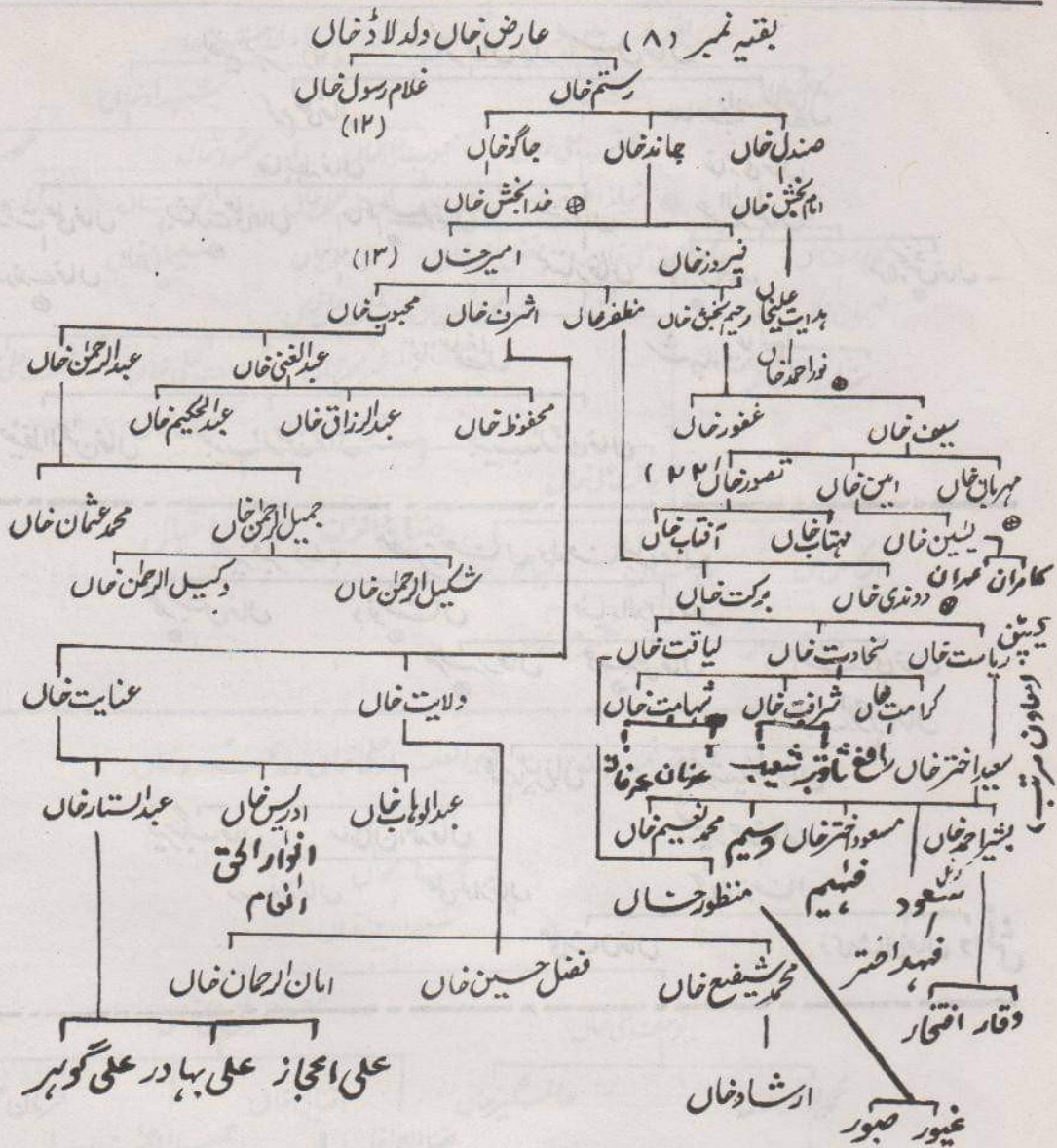


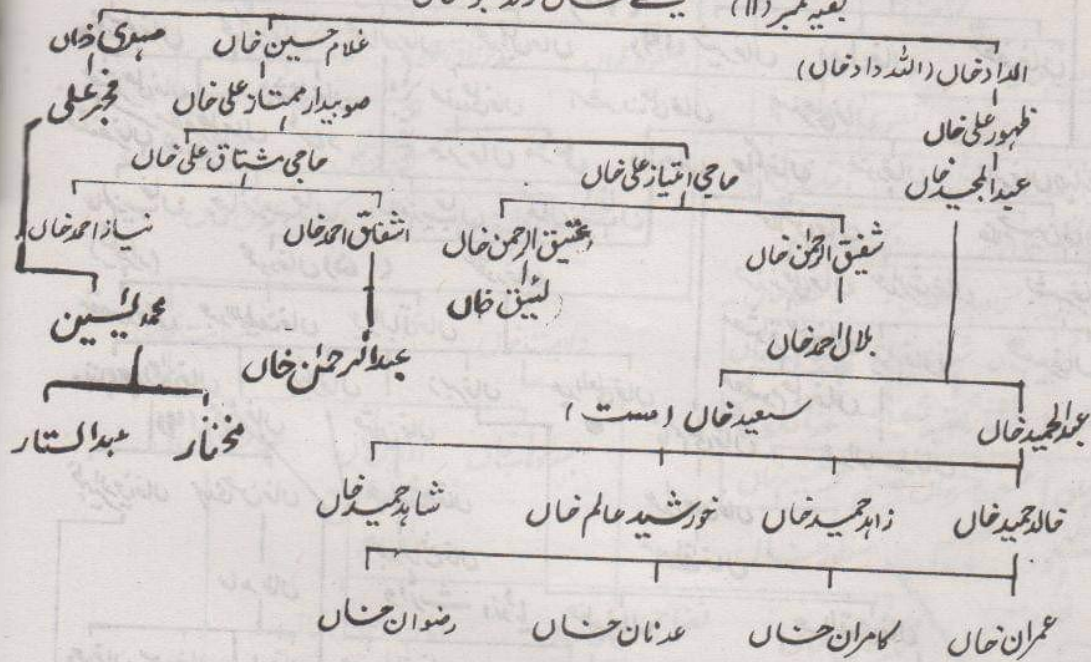
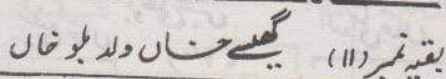


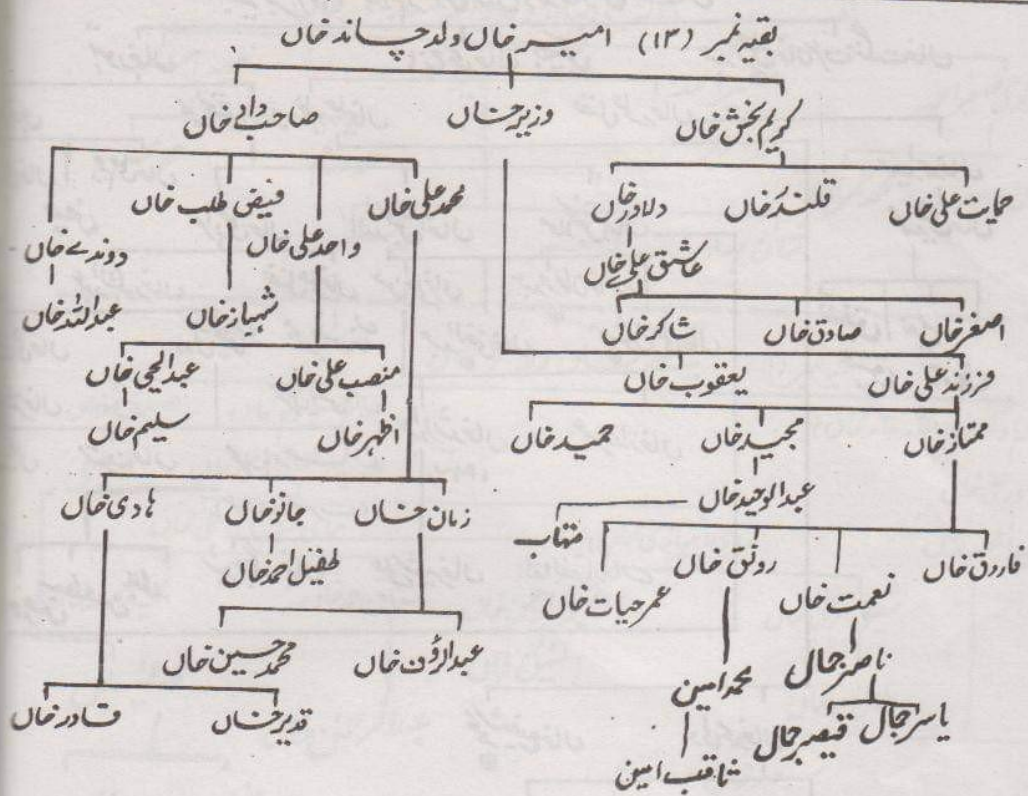
بقیہ نمبر (۵) ذوالفقار علی خاں ولد محمود خاں











نصر اللہ خاں

بھوکے خاں

مکمل خاں

عبد اللہ خاں

ضیاء الدین خاں

مصلح خاں

بکھن خاں

احسان خاں

کرم الہی خاں

سردار خاں

رحم علی خاں

اشرف علی خاں

بہادر علی خاں

محمد علی

دندے خاں

شیر خاں

مردان خاں

شہباز خاں

تاج علی خاں

جید علی خاں

نور محمد خاں

محمد امین خاں

نیاز محمد خاں

منصور خاں

عبد الرحمن خاں

فضل الرحمن خاں

حلیف الرحمن خاں

سابقہ وزیر داخلہ

آف نواب بہادر

سمیع الرحمن خاں

سلیم خاں

انعام الرحمن خاں

ڈاکٹر احسان الرحمن خاں

نجم الرحمن خاں

مجیب الرحمن خاں

رمضان خاں

ریاض الرحمن خاں

جلیل الرحمن خاں

اسحاق خاں

شہباز خاں

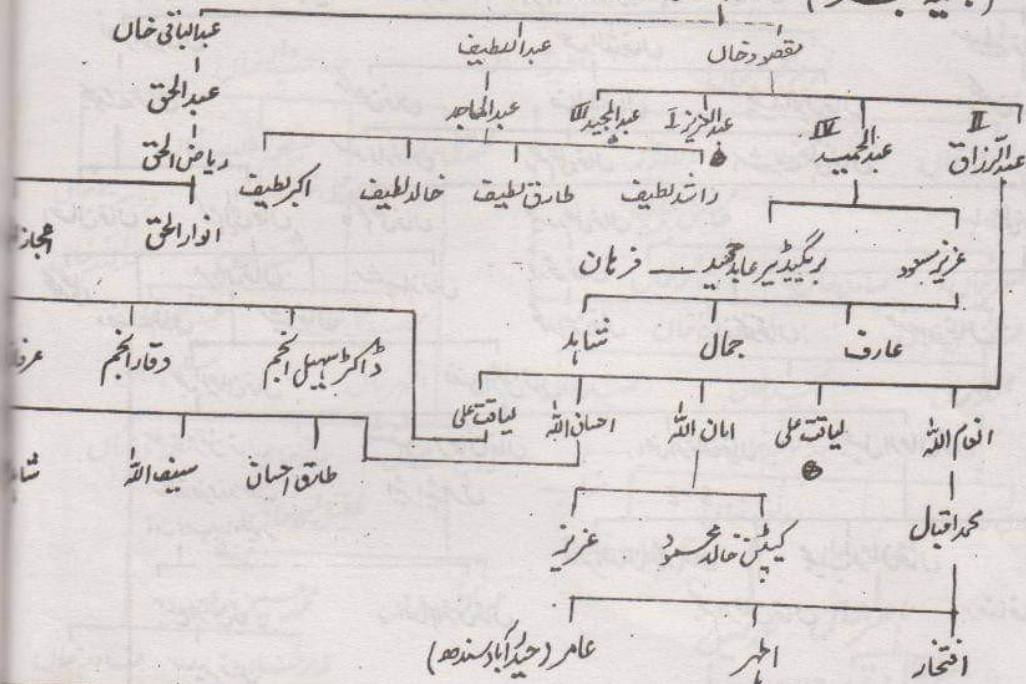
ایکس خاں

عباس علی خاں

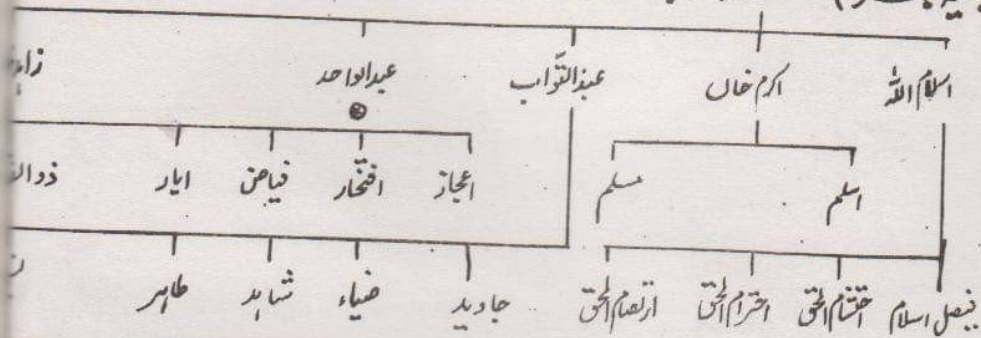
نیاز محمد خاں

حبیب خان
 شیعی طلب خان
 دوندے خان
 عبد اللہ خان
 شہباز خان
 عبد الحمی خان
 سلیم خان
 ہمدی خان
 حسین خان
 قتاد خان

(بقية نمبر) محمود خاں ولد داؤد خاں



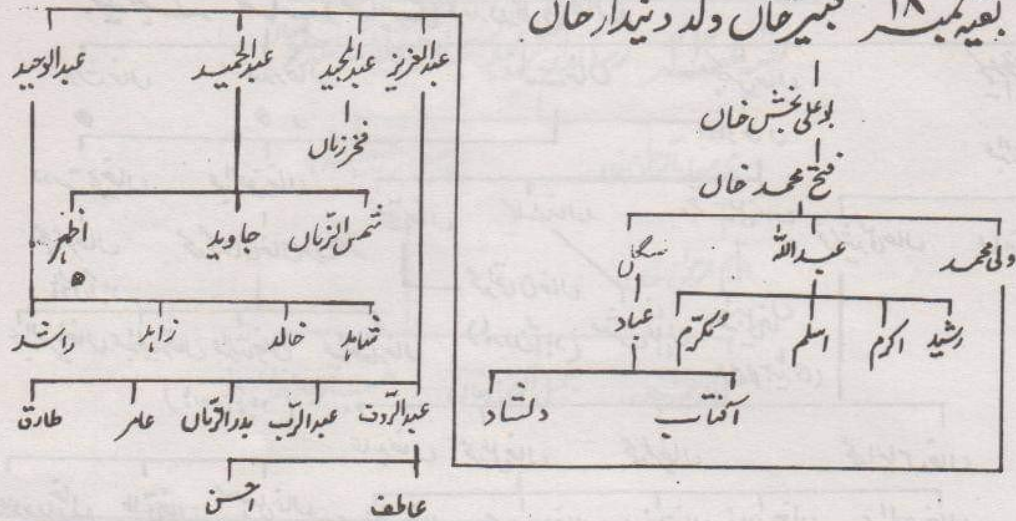
(بقية نمبر ۱۶) محمد عمر ولد عبد الغفور خان



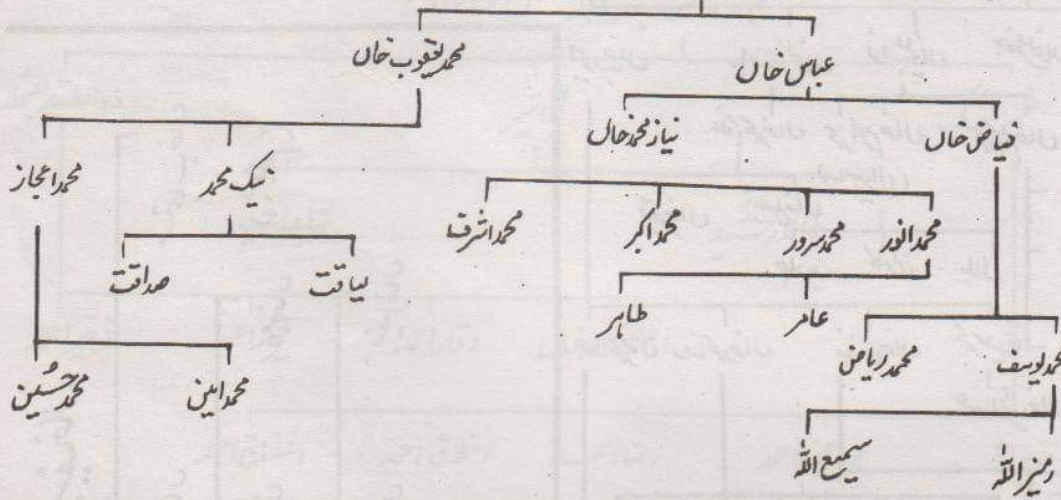
(بقیہ نمبر ۱۸) بخششی خاں ولد درگاہی خاں



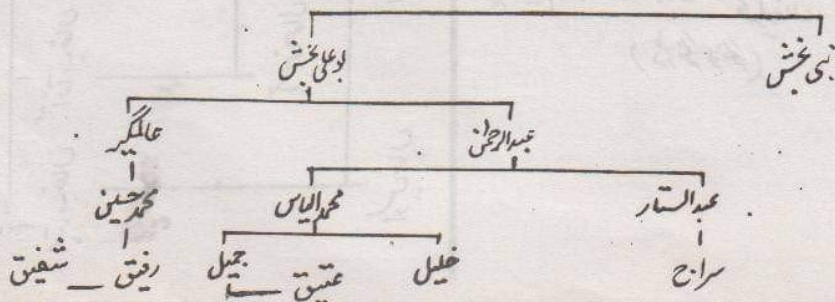
بقیه نمبر ۱۸ کبیر خاں ولد دیندار خاں



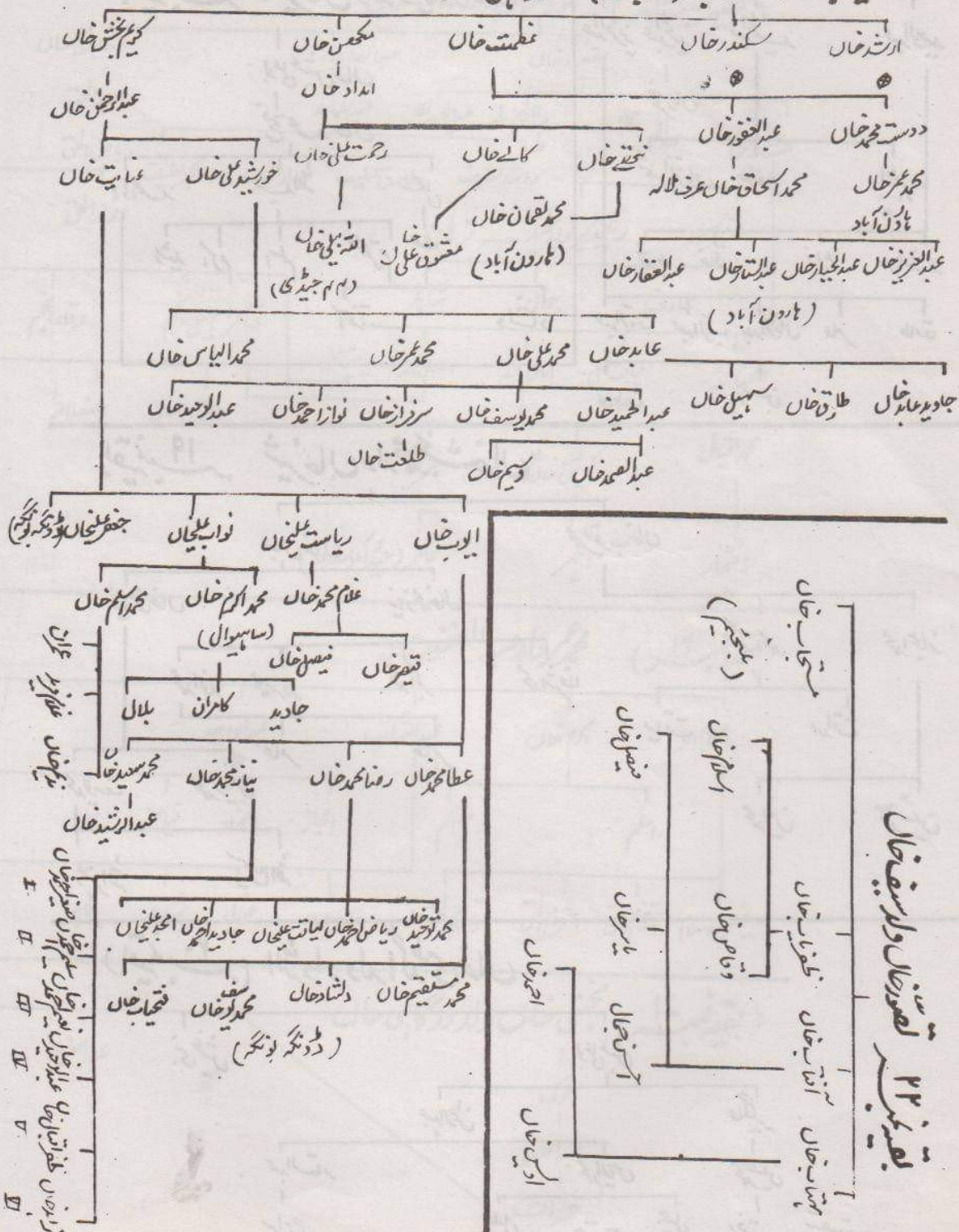
بقیه نمبر ۱۹ شیر خاں ولد محمد بخش خاں



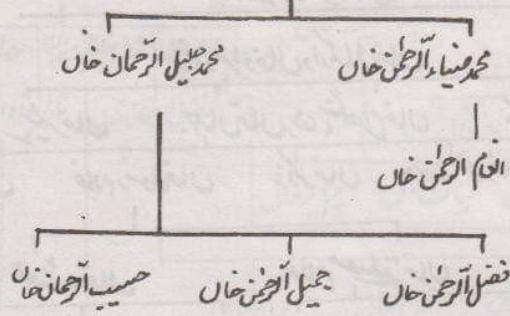
(بقیه نمبر ۲۰) الله داد ولد اگدی خاں



بقیہ نمبر ۲۱ مہتاب (مہایت) ولد درگاہی خاں

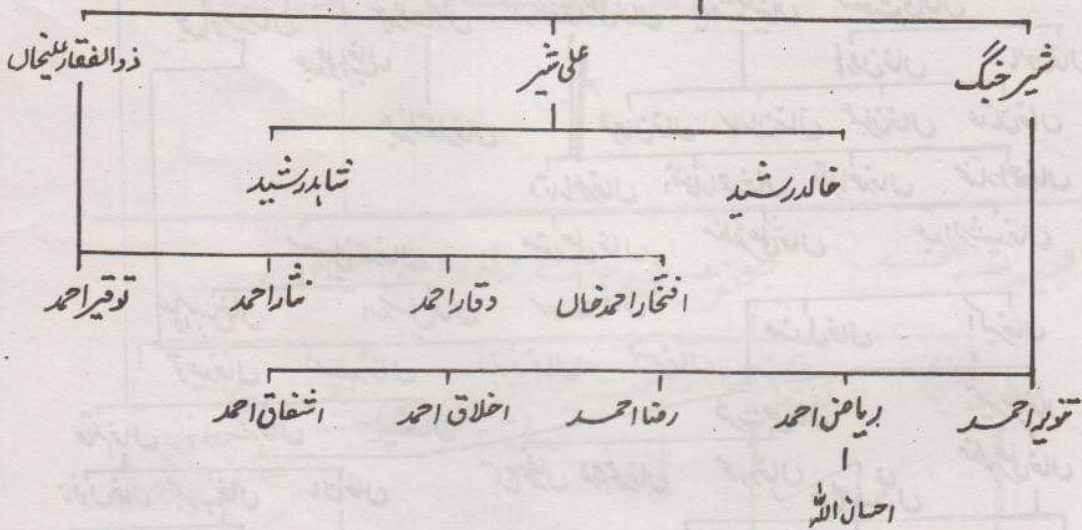


بقیه نمبر ۲۳ رسالہ محمد بن عبد البجانی ولد خالقداد خان



بقیه نمبر ۲۴

عبد الرشید ولد حسن علی خان



محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

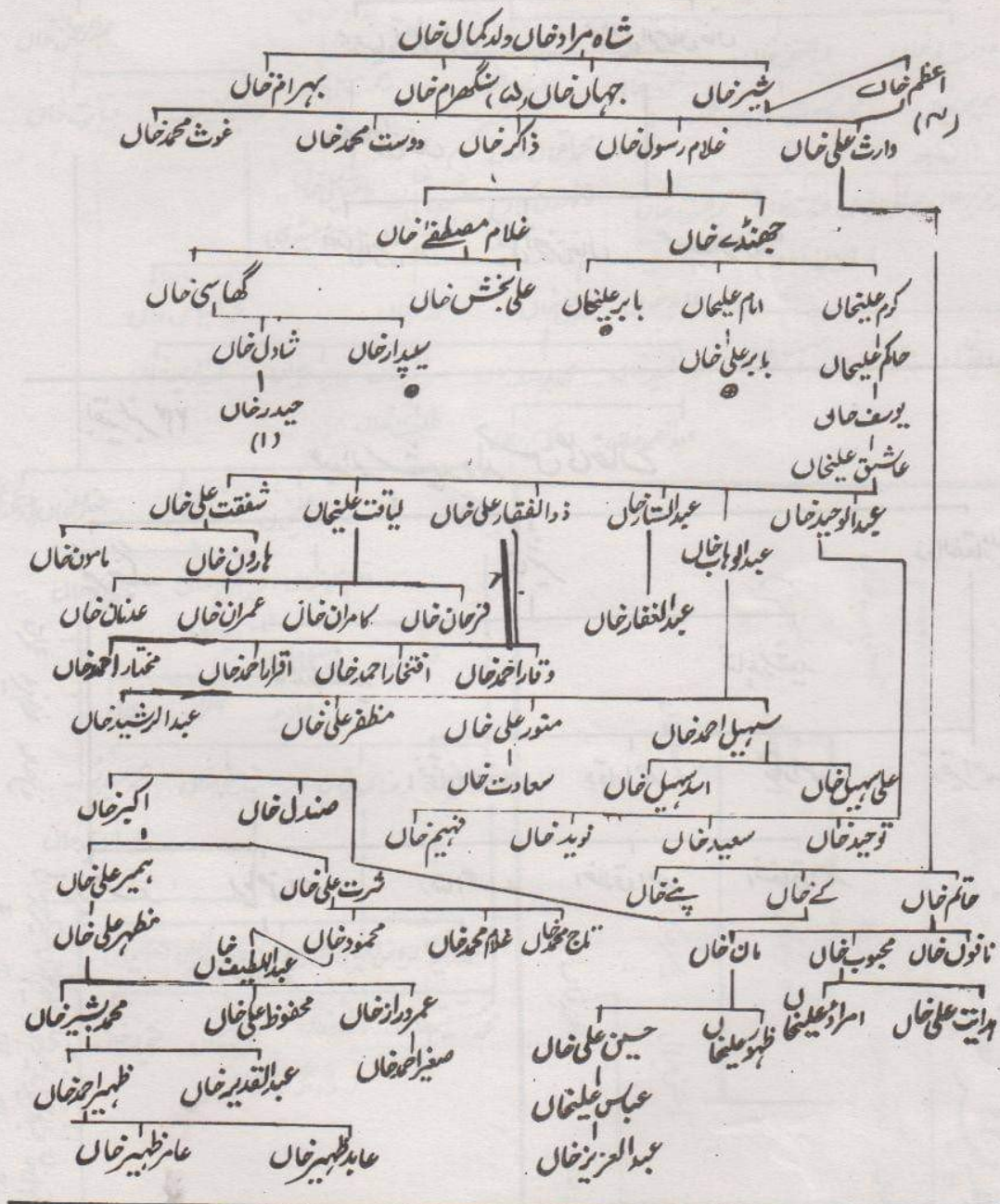
محمد بن عبد الرحمن خان

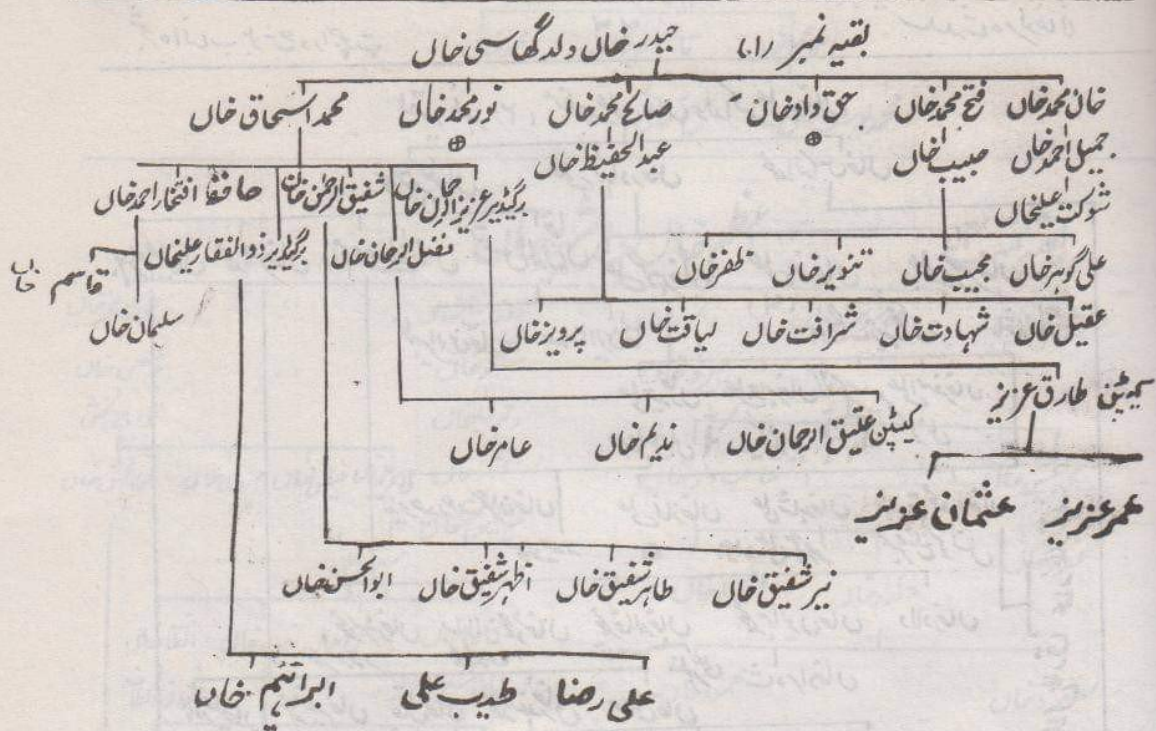
محمد بن عبد الرحمن خان

محمد بن عبد الرحمن خان

آنهاوش شجره

سلسله شاه مراد خانی

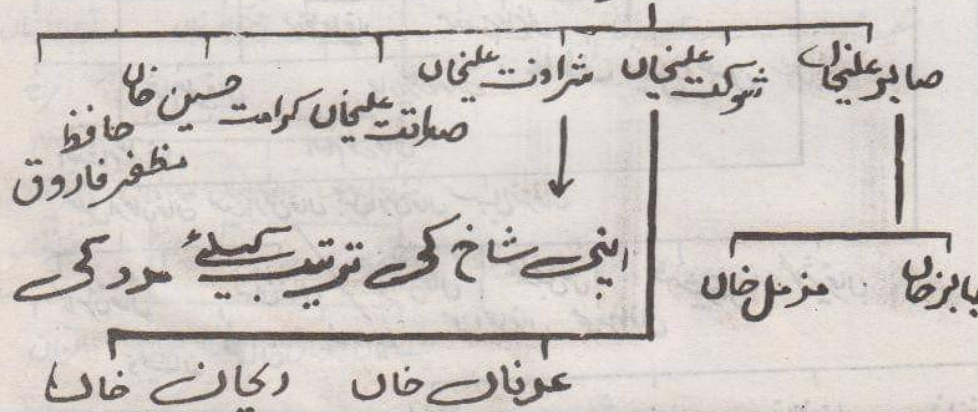


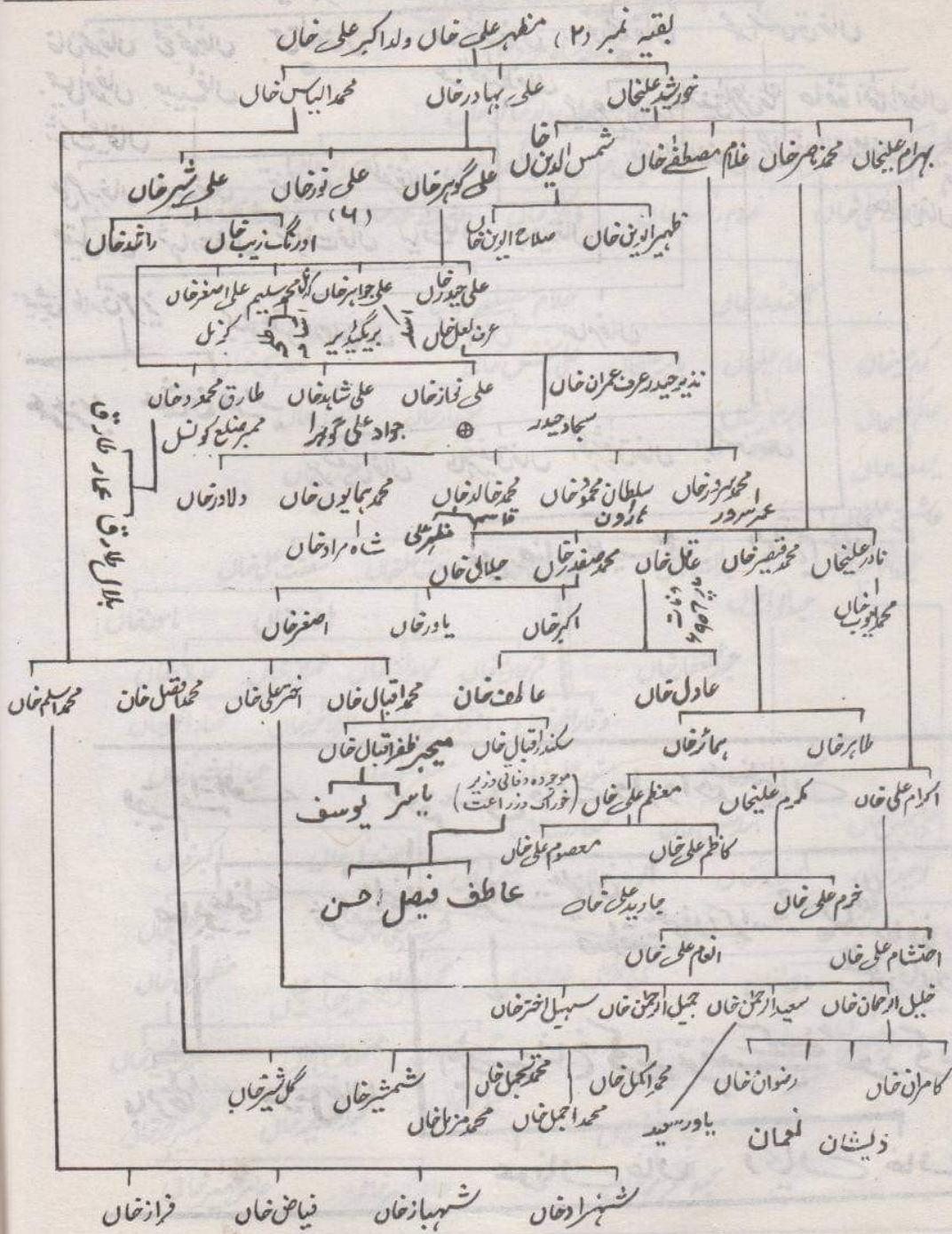


ماسون خاں
عبدن خاں
قادر احمد خاں
رشید خاں
اکبر خاں
میر علی خاں
ظہیر علی خاں
محمد بشیر خاں
ظہیر احمد خاں
میر خاں

بقیہ نمبر ۱۱۲

جعفر علی خاں ولد واحد علی خاں





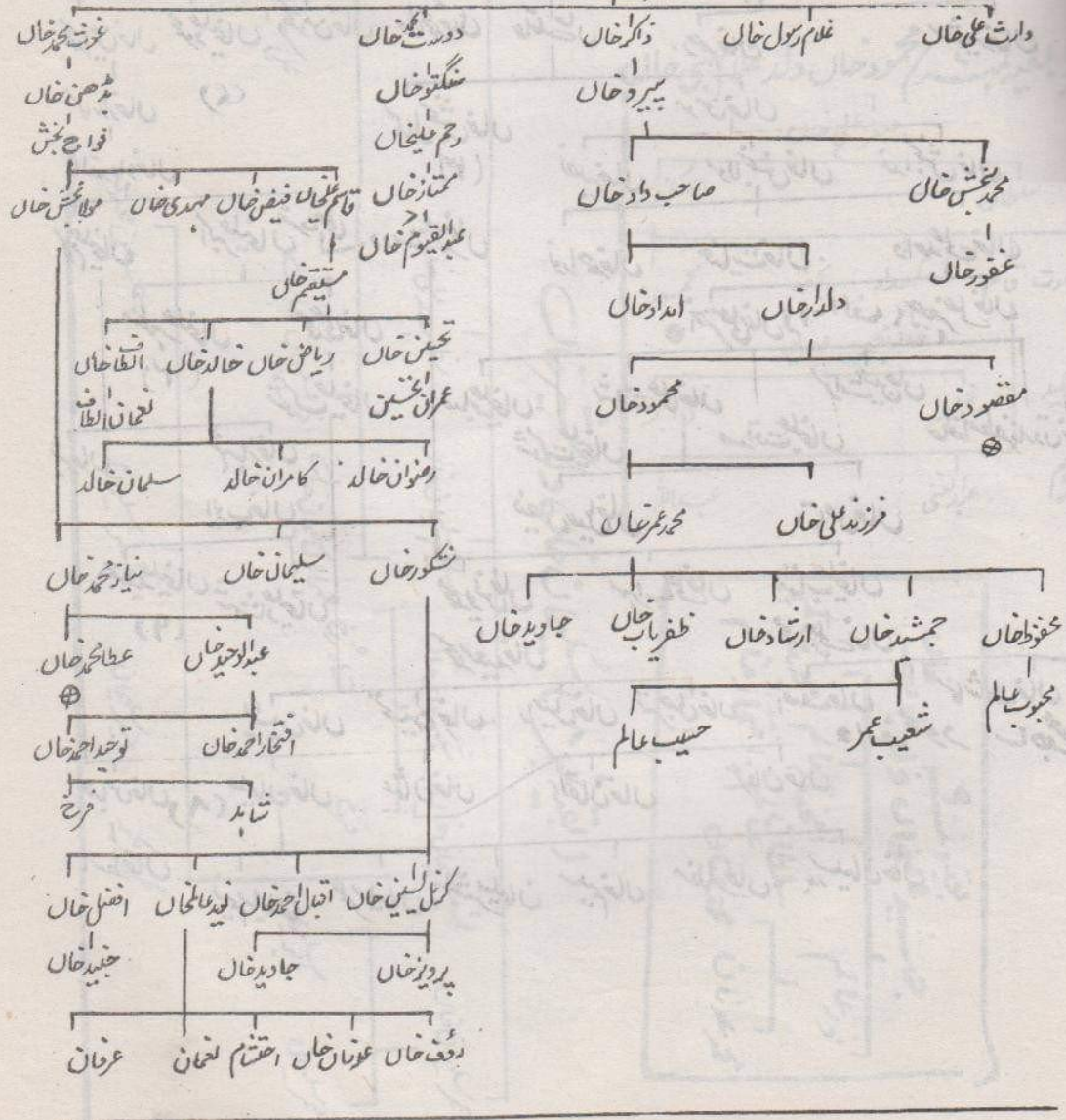
• مراد خاکی

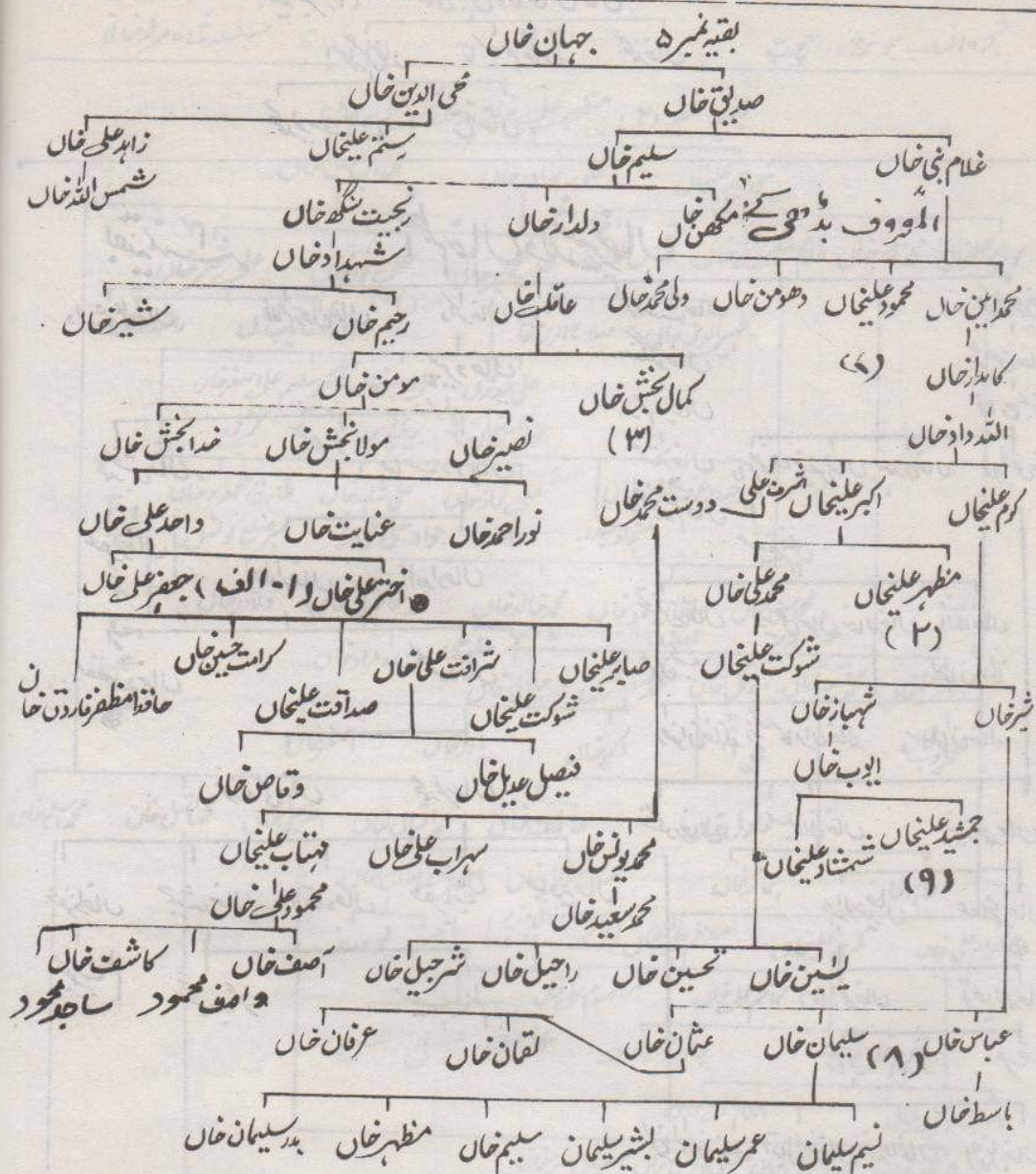
بقیہ نمبر (۳) کمال بخش ولد عاتل خاں

اسماعیل خاں تاسم خاں محمد خاں

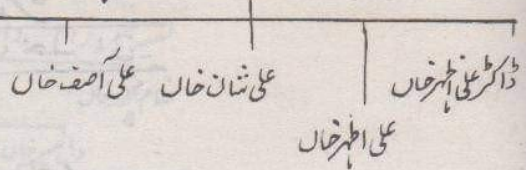
محمد یوسف خاں فتح خاں

بقیہ نمبر ۴۷

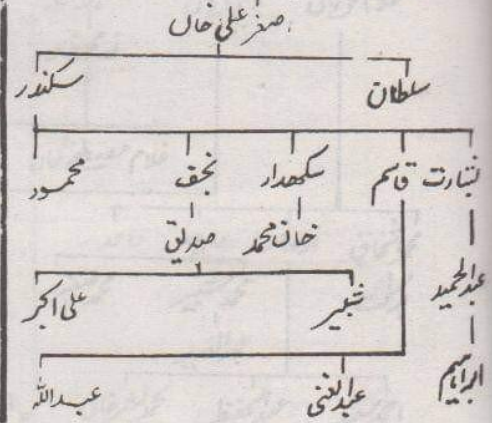




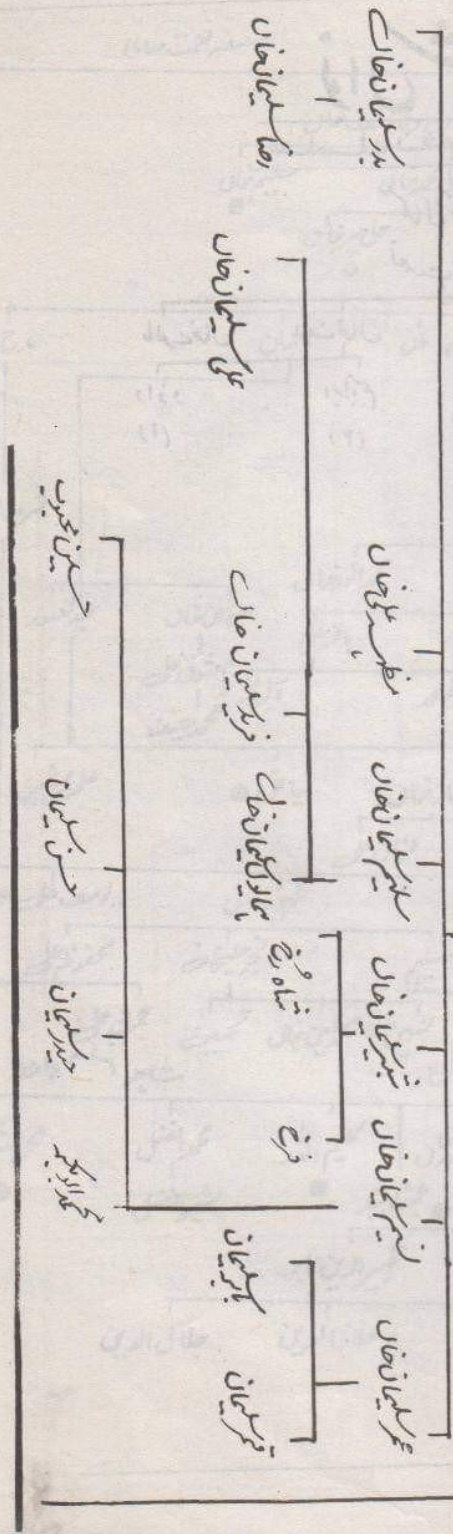
(بقیه نمبر ۲) علی نور خان ولد علی بهادر خان



(بقیه نمبر ۳) محمود خان ولد غلام نبی خان



(بقیه نمبر ۴) سلیمان خان ولد شیر خان



بقیه نمبر ۵
جوشید غنی خان ولد ابوالخانی
وزیر عالم
انصار عالم محمد عالم
سلطان عالم
محمود خان محمد خان

نواں شجره

سلسله نعمت خاں

کمال خاں

نعمت خاں (۴)

بہادر خاں

جمال خاں

الف خاں

مالہ خاں

شادی خاں

ابراہیم

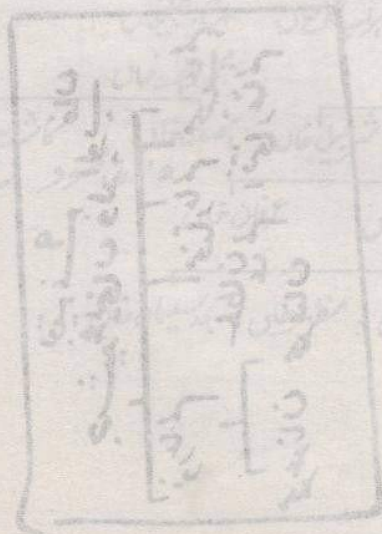
داؤد

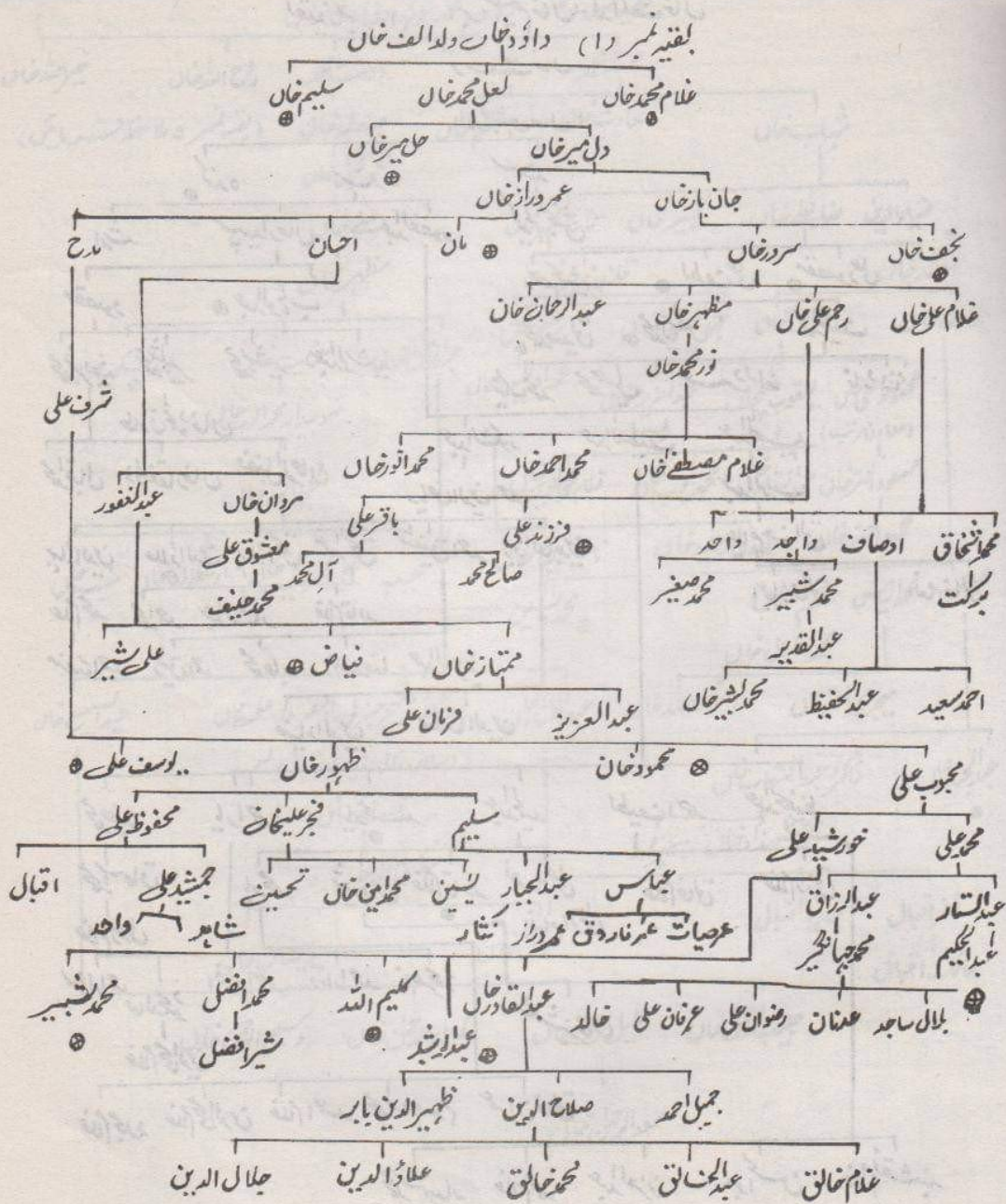
دولہ خاں

(۲)

(۱)

(۳)

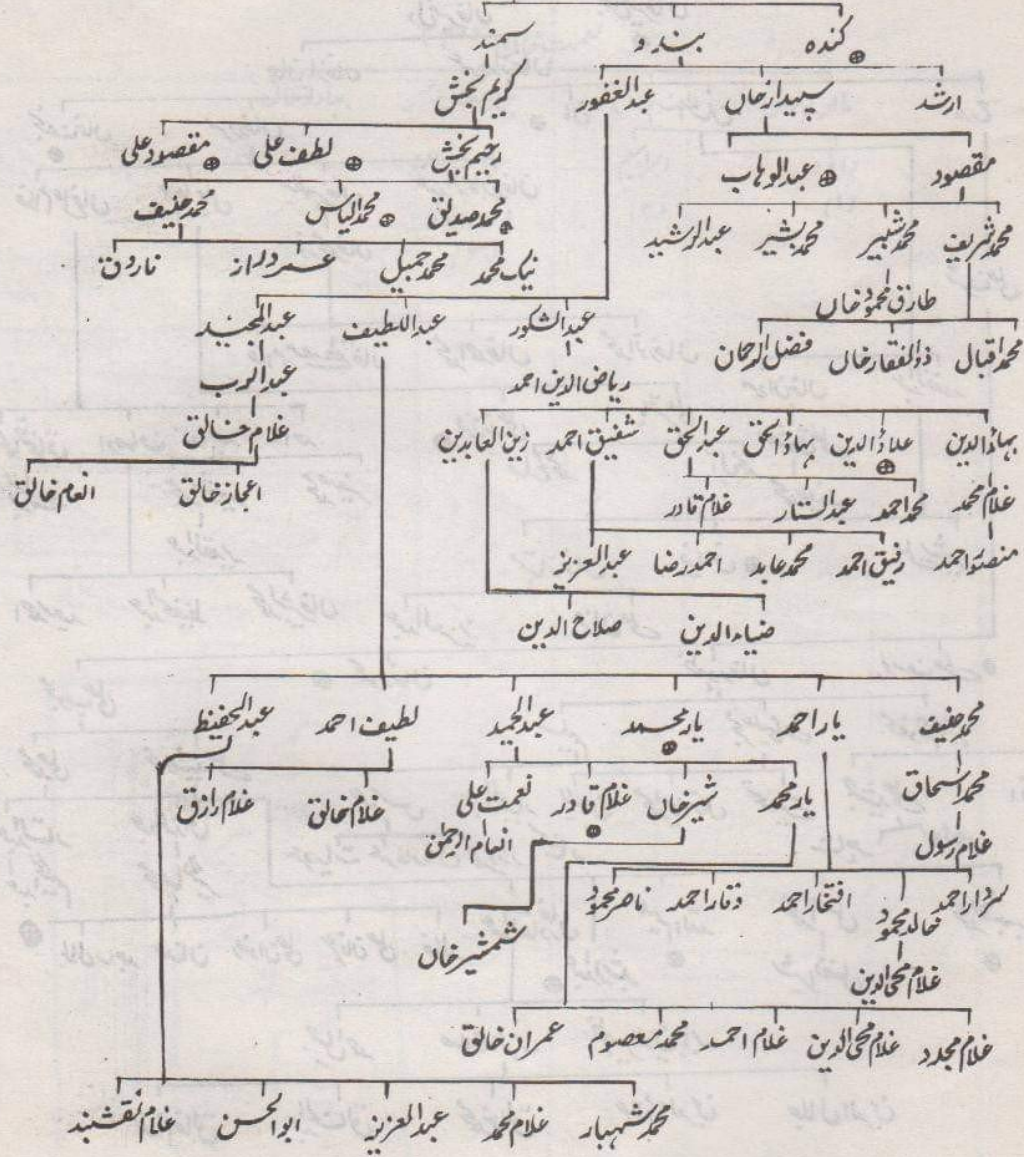


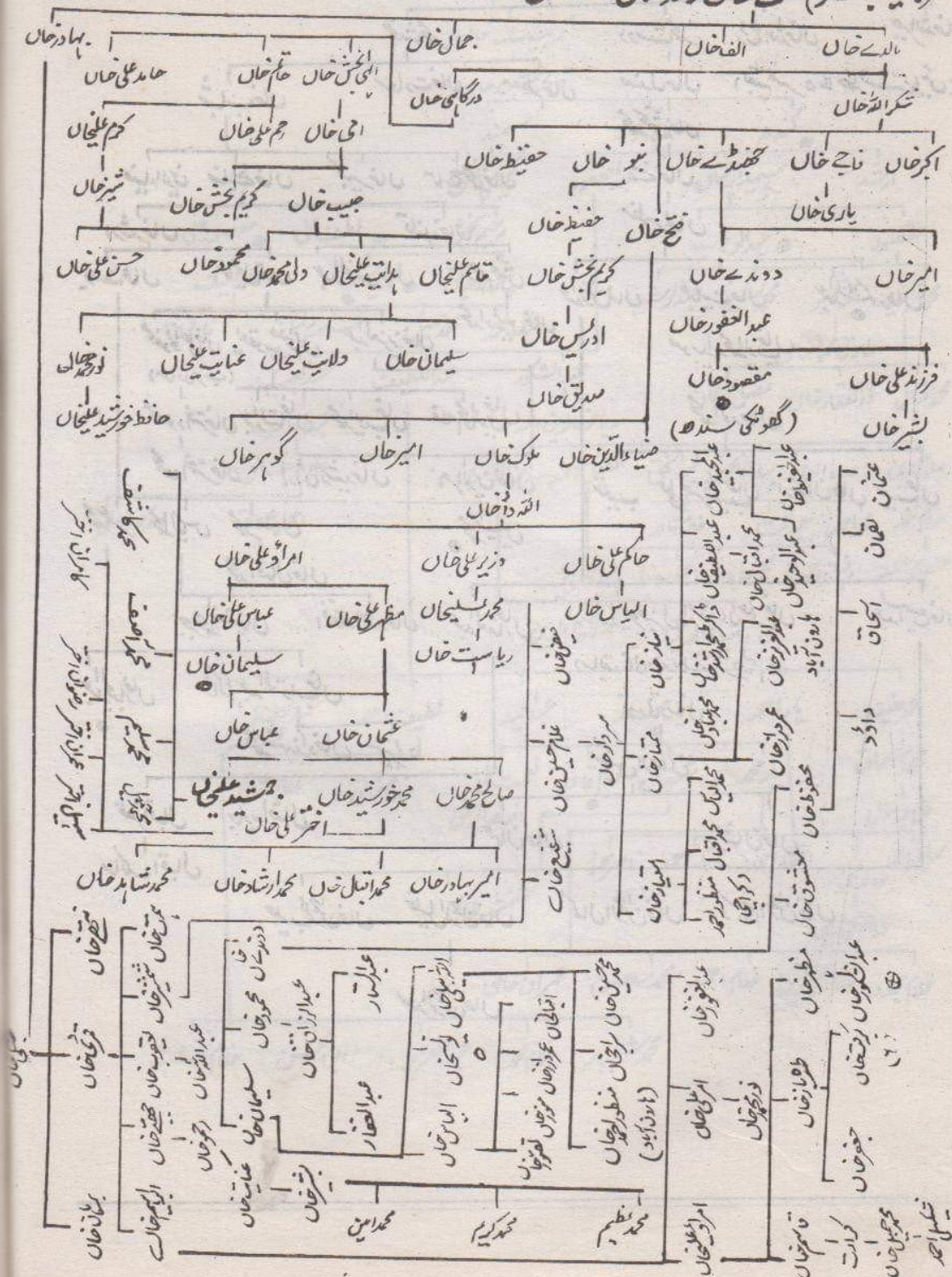


بقیہ نمبر (۲) ابراہیم خاں ولد الف خاں

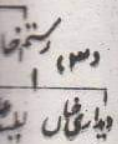
ترمیمی حال

قادر بخشى نماں

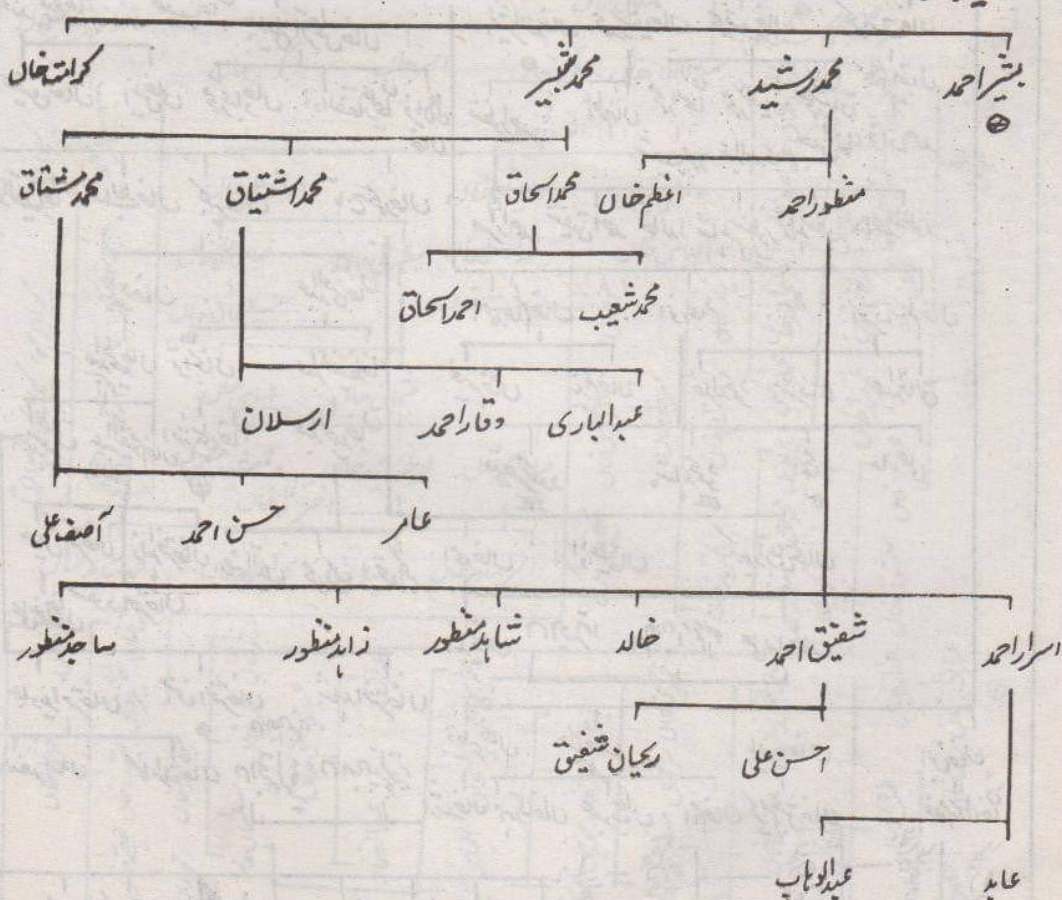




بقية تمديد ٦



بقية عمر



سلطان

کتاب

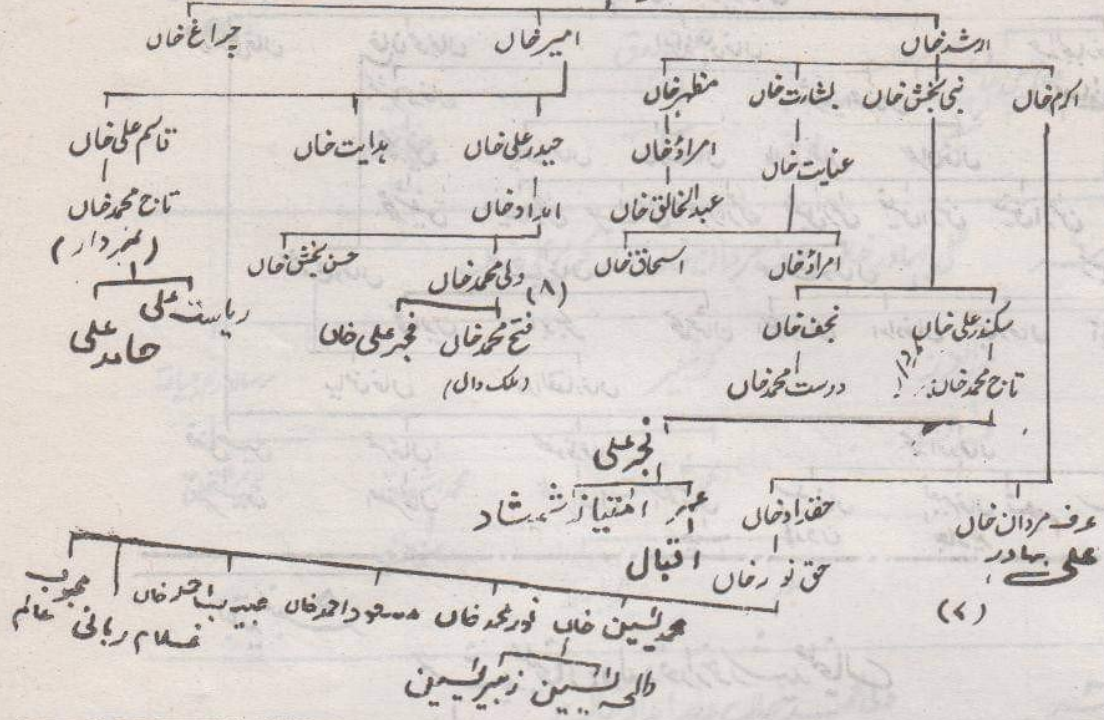
خاص

خدا واپس آئے

نہا قسعاں

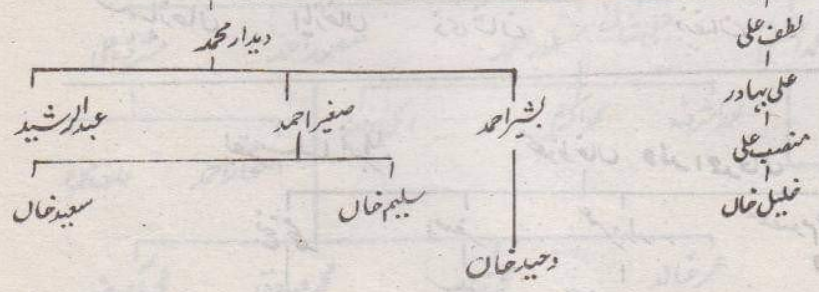
بقية نمبر (۲) مشتاق خان ولد حسين خان

پير بخش خان

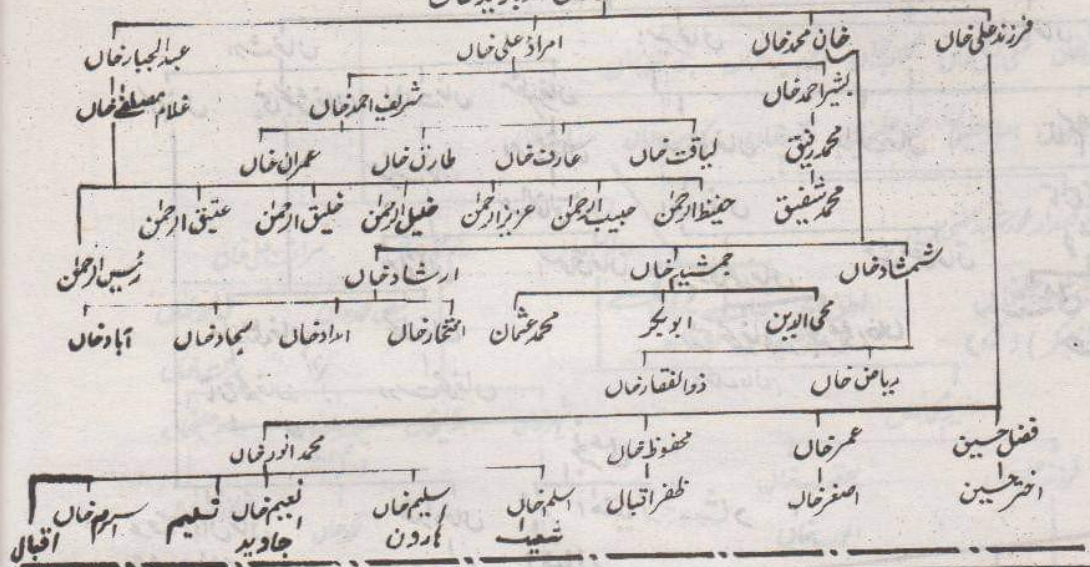


بقية: دسوال شجره سلسله نمبر (۳)

رستم علی ولد دودند خان

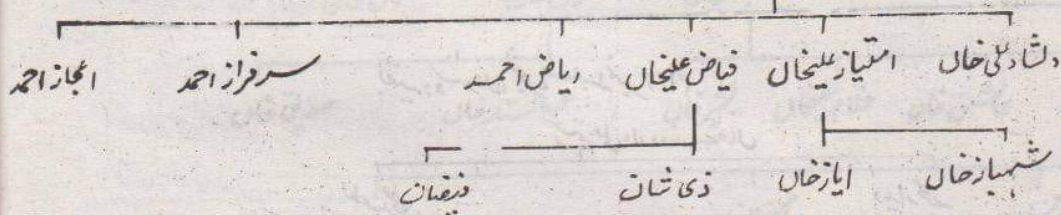


مبارز خاں ولد بازید خاں

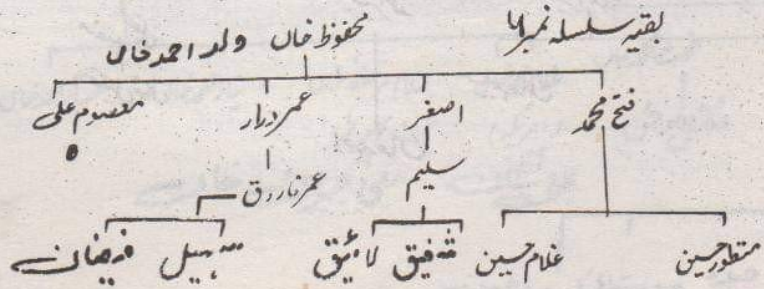


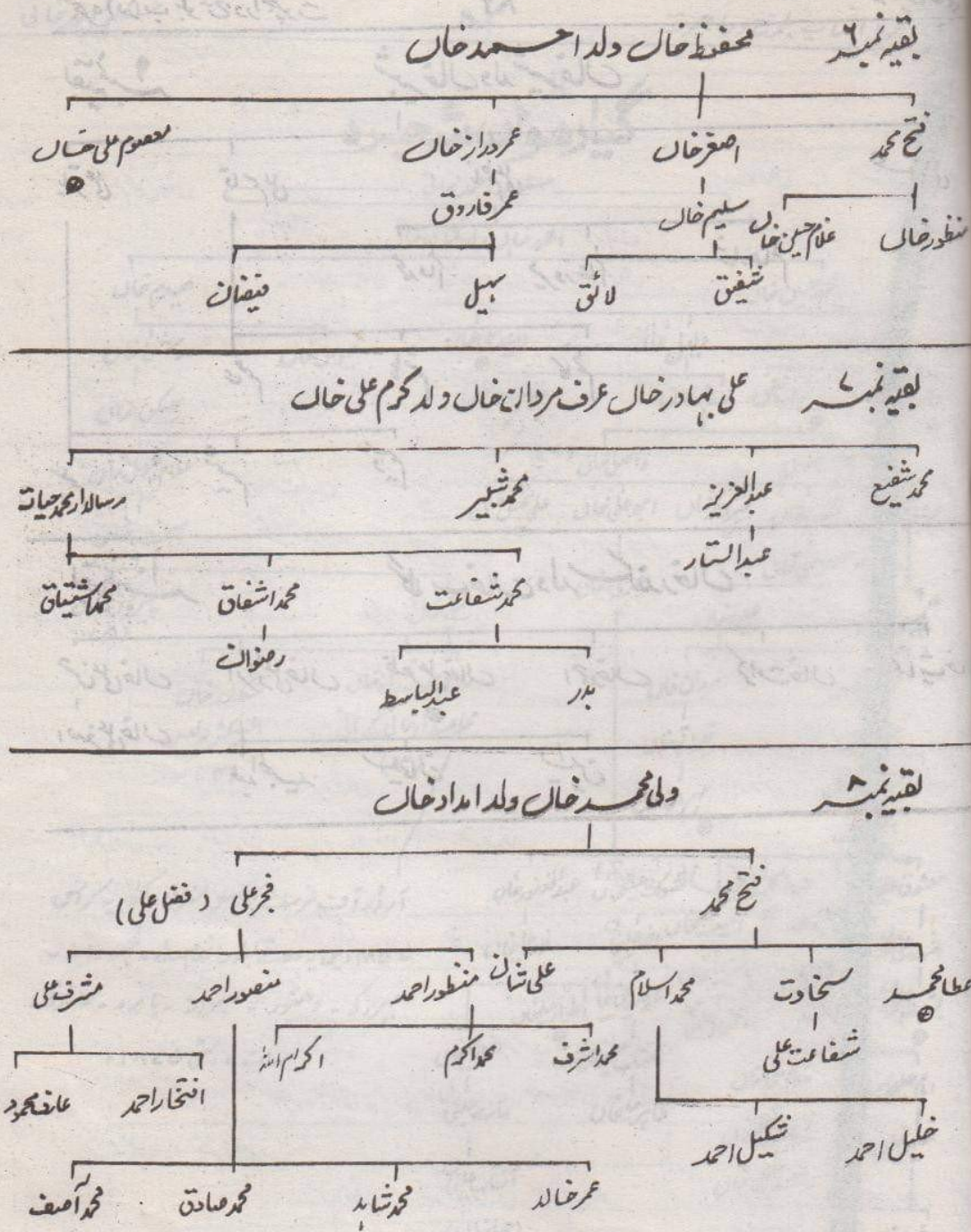
لقد تمب ۵

جمشید علیخان دلد دفعار خورشید علیخان



بقية السلسلة 4





سلسله جبین خانی

الجباز خاں
مصلح خاں

ارمن

رئیس ارمن

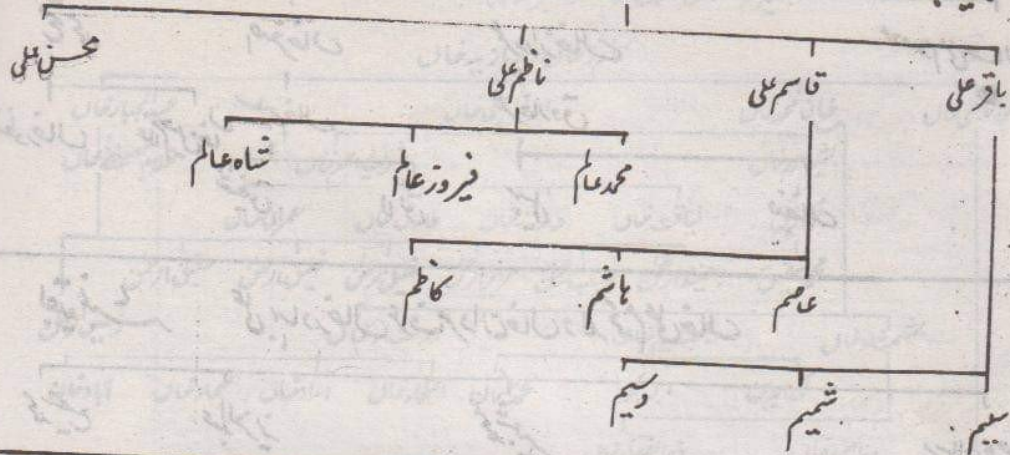
آباد خاں

سرم خاں
اقبال

الجباز احمد

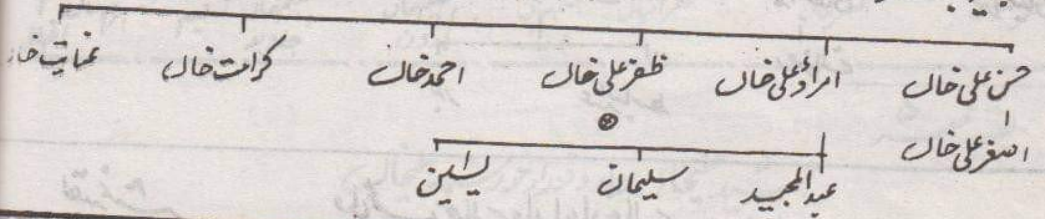
بقیه نمبر ۹

شیر خاں ولد شیر خاں



بقیه نمبر ۱۰

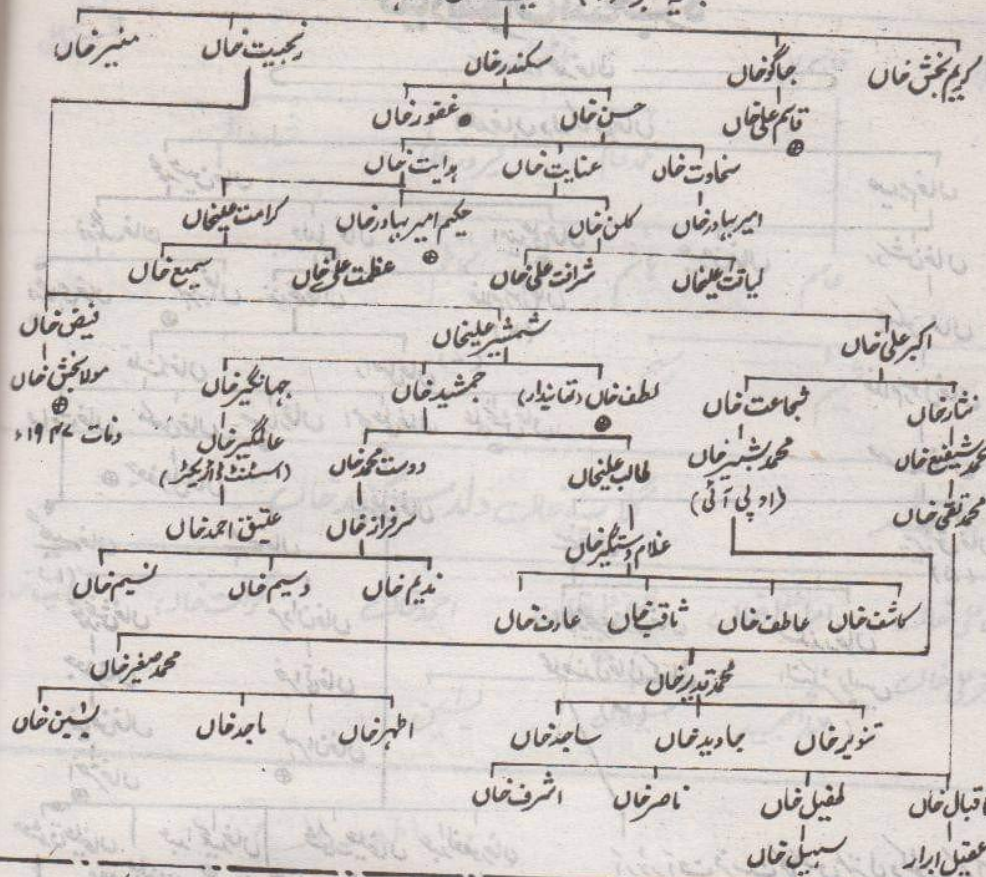
گلآب خاں ولد سکندر خاں



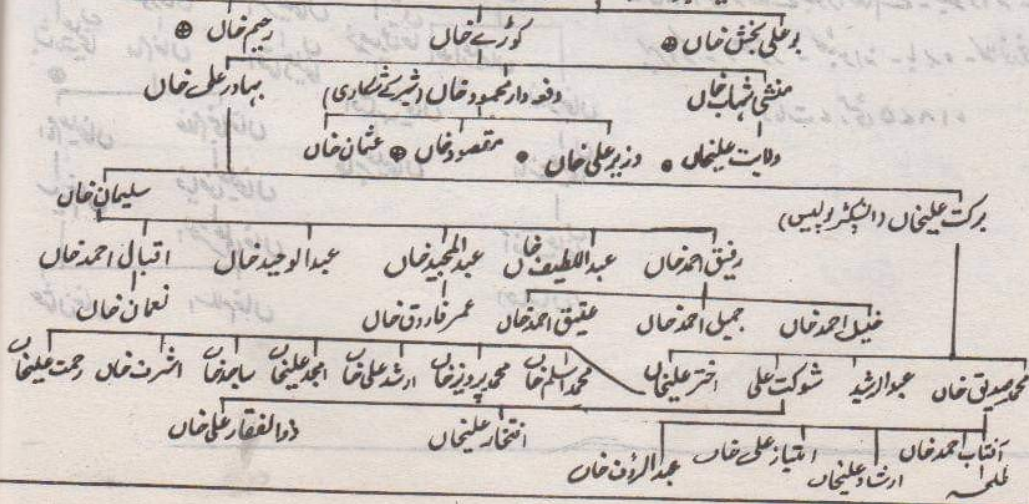
آلہ خاں

نورنگ خاں
 درگاہی خاں
 مہابت خاں
 گھیس خاں
 محمد بخش
 جعفر خاں
 فیاض خاں
 اختر خاں
 معشوق علی خاں
 اختر علی خاں
 بشارت علی خاں
 ام علی خاں
 سید خاں
 عثمان خاں

بقیہ نمبر (۱) گھیسے خاں ولد مہابت خاں



بقیہ نمبر (۲) غلام رسول خاں (ولد ولد ارخان) — اللہ یار خاں — عبد الحمید خاں



بقیہ نمبر (۵) پیر بخش خاں ولد صمد خاں

ڈپٹی کمر علی خاں (۱۸۵۷ء میں پارہ موضع انعام ملے)
نور شید علی خاں

عبد الحمید خاں
(۱۹۰۱ - ۱۹۴۷ء)
شوکت حمید خاں

مافضی کرنل جمشید علی خاں
(ممبر پی ایس بی)

ارشاد علی خاں سجاد علی خاں شمشاد علی خاں باجہ علی خاں شہ علی خاں

بقیہ نمبر (۶) معشوق علی خاں ولد صندل خاں

باست علی خاں (وفات ۱۹۴۸ء)

جمہار مشرف علی خاں

جمہار منصب علی خاں

جعفر علی خاں

۱۸۹۶ - نومبر ۱۹۶۳ء

۱۸۸۷ - جون ۱۹۵۵ء

عادل حسین خاں

شکر علی خاں

دور الفقار علی خاں افتخار احمد خاں سرور احمد خاں

محمد سعید خاں مختیار احمد خاں

مسعود طارق خاں عام طارق خاں کاشف طارق خاں

آصف طارق خاں عارف طارق خاں

محمد اجمل خاں

محمد اسلم خاں

محمد اکرم خاں

معظم علی خاں

مکرم علی خاں

عقیق الرحمن خاں

تسلیم حیات خاں

سلیم حیات خاں

شفیق الرحمن خاں

جادید خاں

مزیل خاں

تجمل خاں

عمران سعید خاں

ظفر باب خاں

اطہر اقبال خاں

طارق محمود خاں

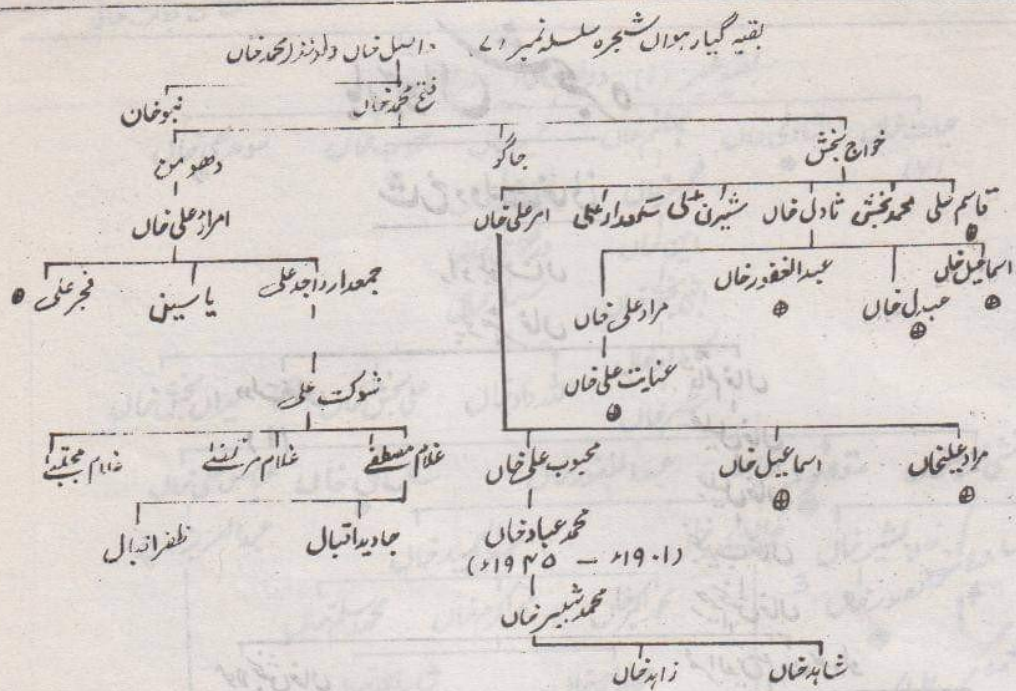
محمود اختر خاں

پیر دیز اختر خاں

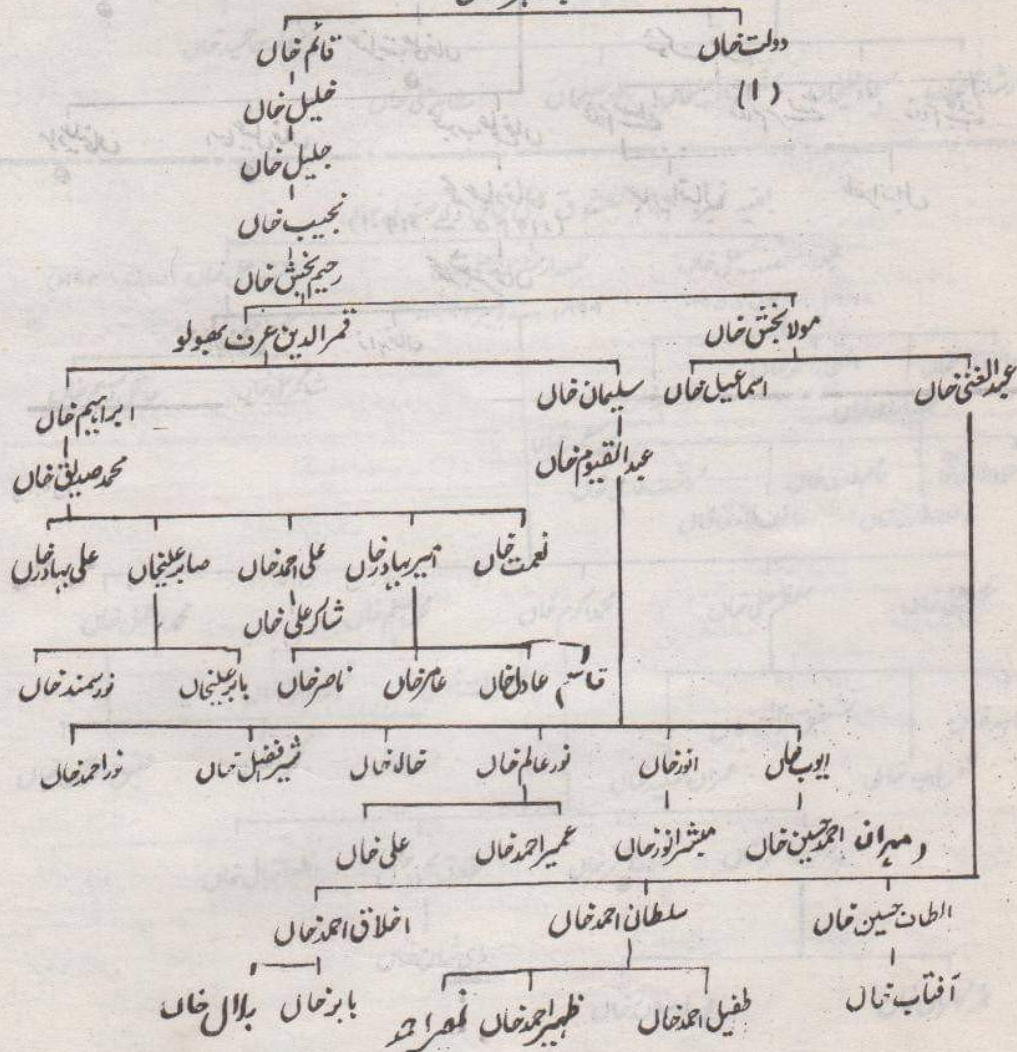
محمد ارسلان خاں

ذیشان خاں

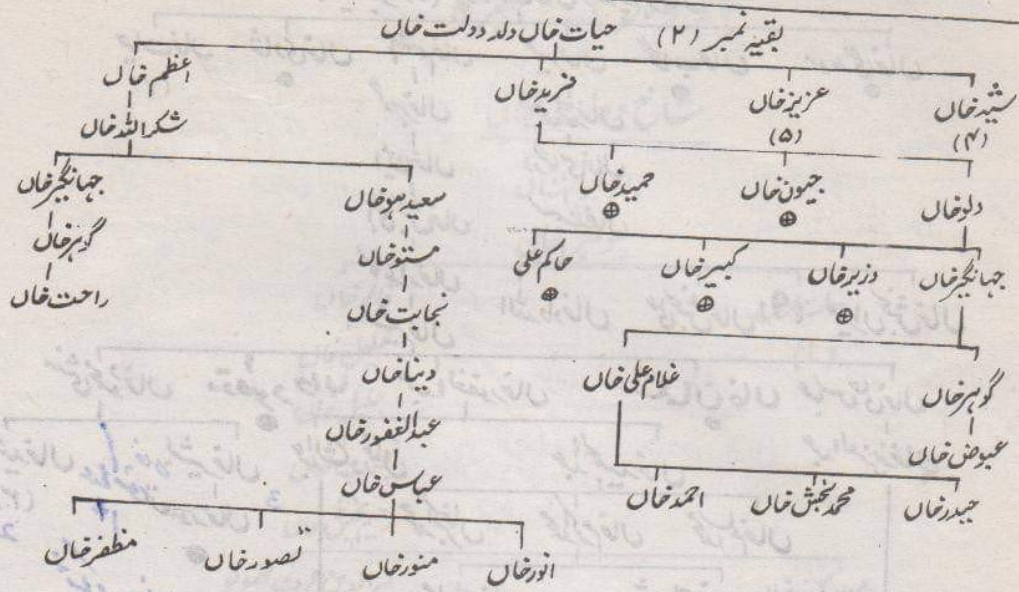
محمد کامران خاں



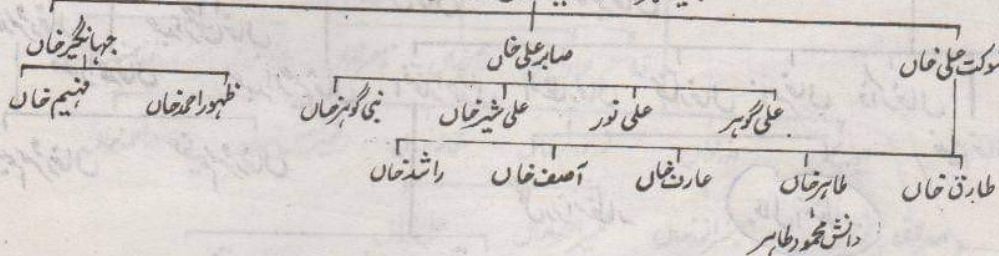
راڈ بلوحتاں
چوہڑا خاں

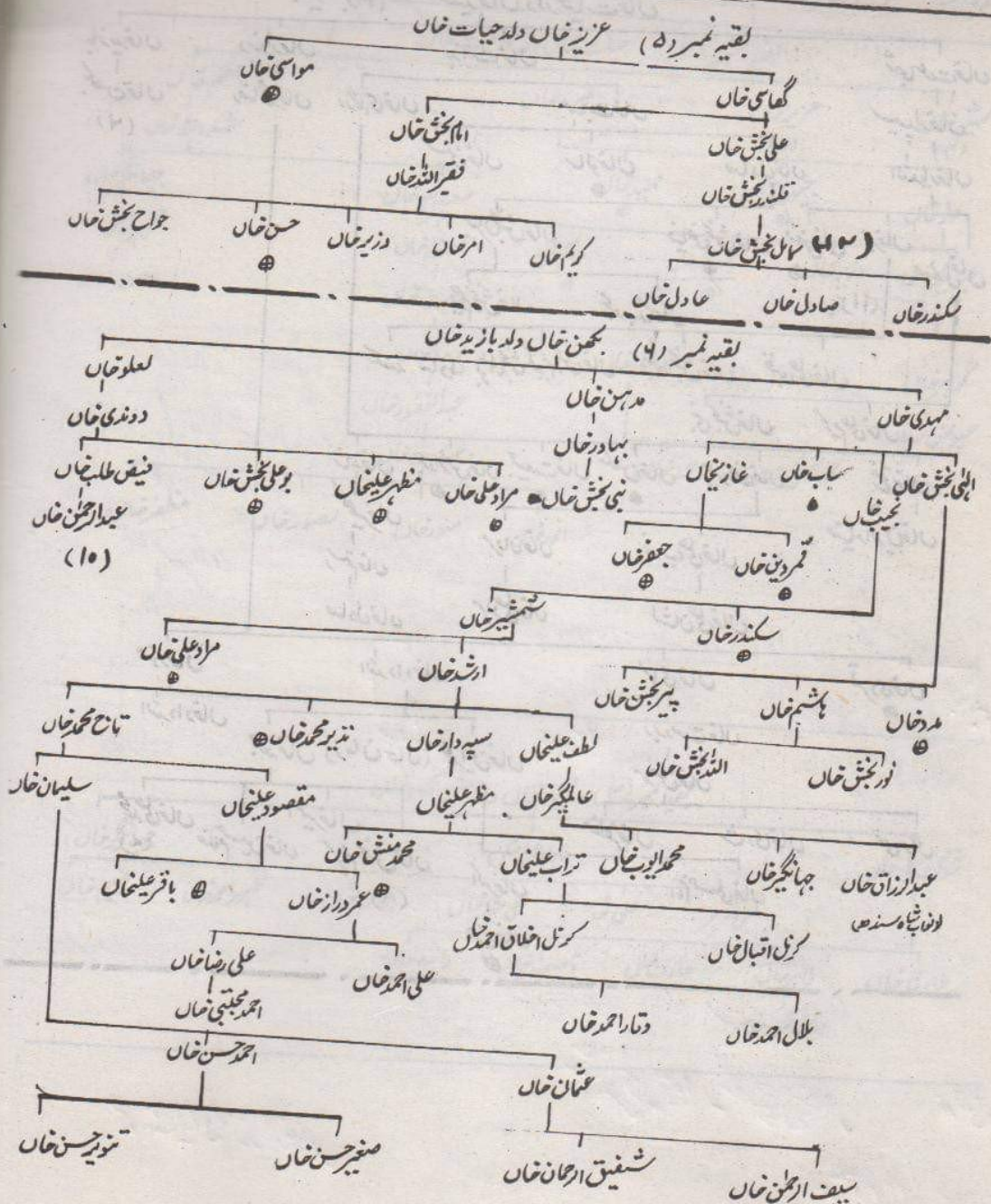


حیات خاں (۲) شادی خاں ہاشم خاں میر خاں گلاب خاں سودھی خاں
 گوہر خاں فیض محمد خاں درگاہی خاں سمن خاں
 ابلی بخش خاں کامدار خاں شیر خاں
 اللہ داد خاں علی بخش خاں (۹) میرا بخش خاں
 منشی محمد خاں مقصود خاں عبدالغفور خاں سلمان خاں عباس علی خاں
 عبدالحکیم خاں عبدالحمید خاں محمد اکبر خاں محمد اکرم خاں محمد سلیم خاں
 مجاہد احمد خاں شاہد احمد خاں محمد سلیم خاں محمد سلیم خاں محمد نعیم خاں
 شعیب سلیم جنید اسلام اسد تسلیم حیات تسلیم زبیر سلیم ابوبکر سلیم
 باقر خاں محمد سرور خاں عبدالرحمن خاں عبدالرحیم خاں منور احمد خاں عظیم سرور خاں نعیم سرور خاں
 افضل خاں بابر خاں انتظار احمد خاں انتظار خاں مختار خاں ناصر خاں ذاکر خاں ندیم خاں
 بلال انتظار گل ریز انتظار نبیل انتظار سہیل انتظار
 محمد شایان ذوالفقار محمد سرور محمد شکیل محمد سرور محمد شکیل محمد سرور محمد شکیل محمد سرور

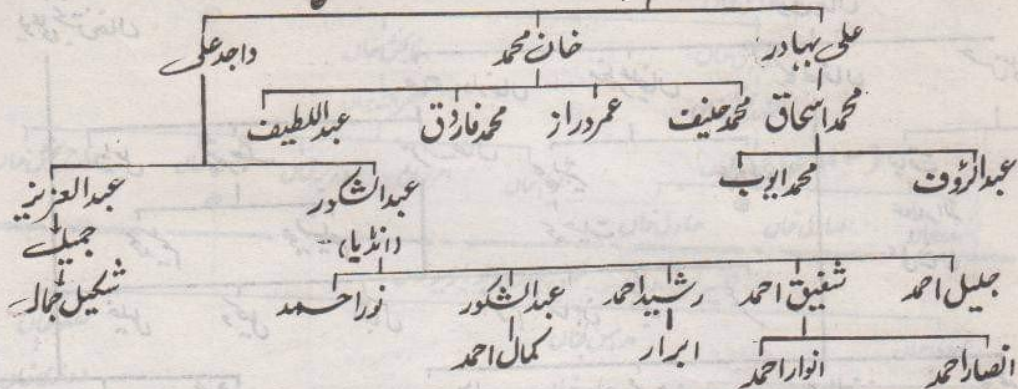


بقیه نمبر (۳) مجید خان دلد منشی محمود خان





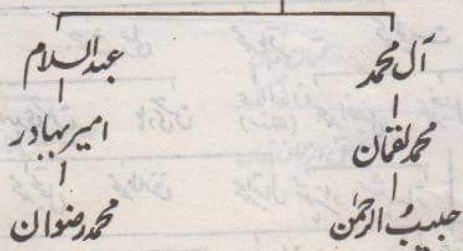
مهر علی مهدی خان



ابراہیم خاں
 صوبیدار خلیل خاں
 اسماعیل خاں
 محمد حبیبی
 محمد حنیف
 محمد افندہ خاں
 شاہد خاں
 توحید خاں
 زاہد
 ترفیق خاں
 رمضان
 فتح محمد جادید
 اقبال
 ترفیق
 خالد

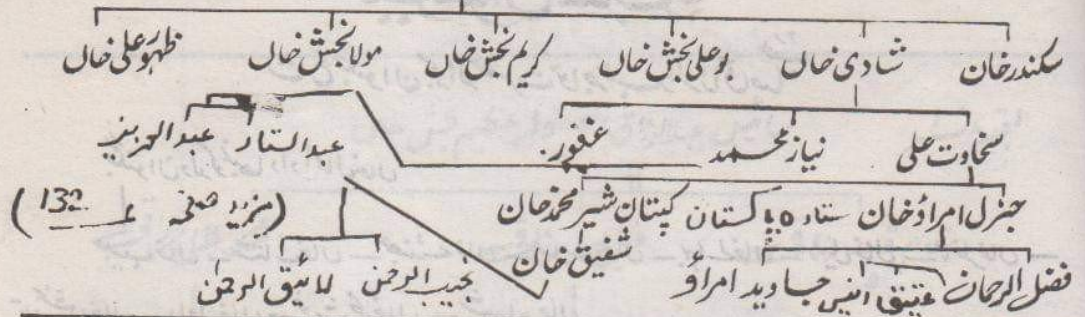
عبد الرحمان ولد فیض طلب خان

ولی محمد



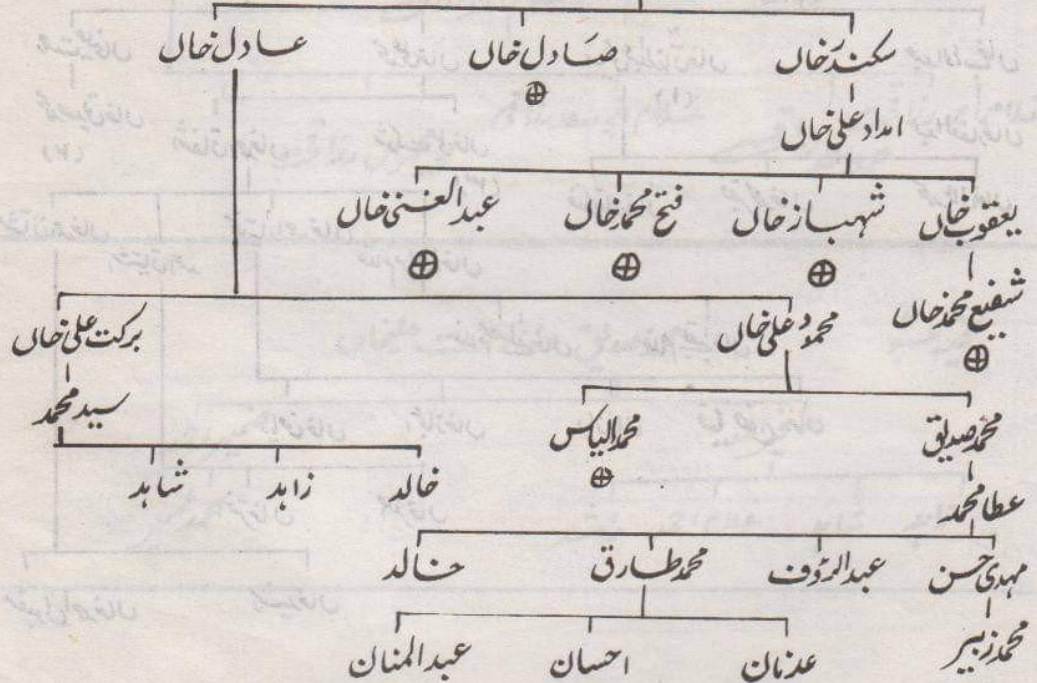
بقیہ نمبر ۱۱ ص ۹۱ سے آگے

میر خاں ولد اللہ یار خاں



بقیہ نمبر ۱۲ ص ۹۲ سے آگے

کامل بخش خاں ولد قلندر بخش خاں

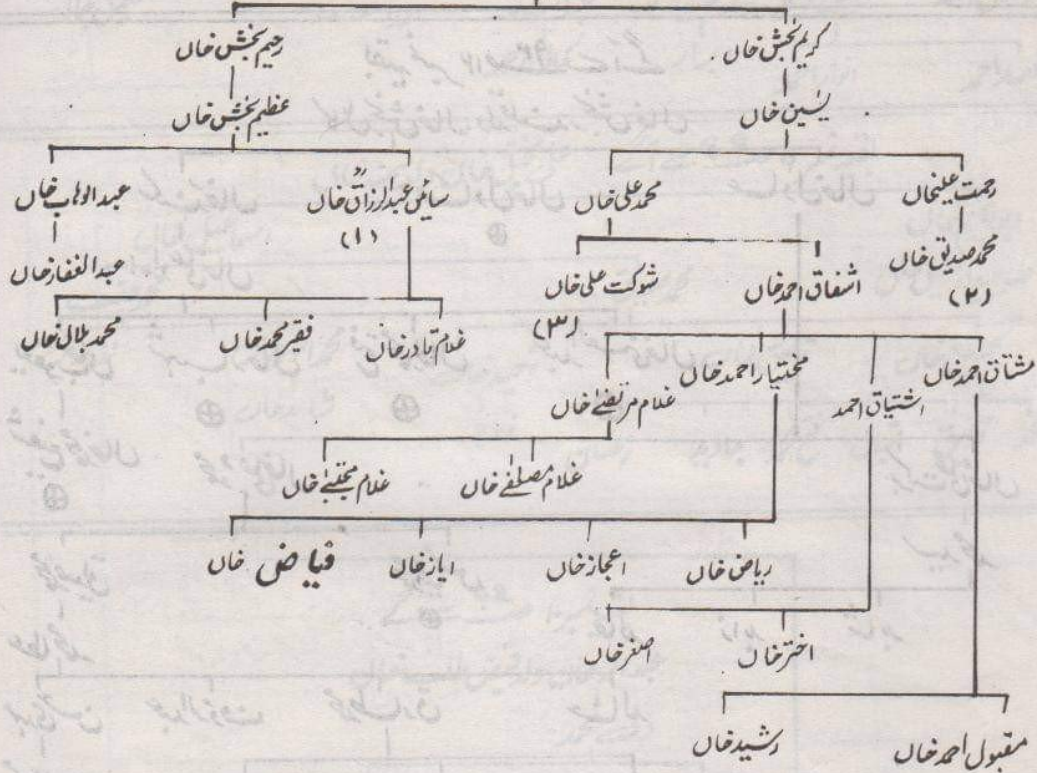


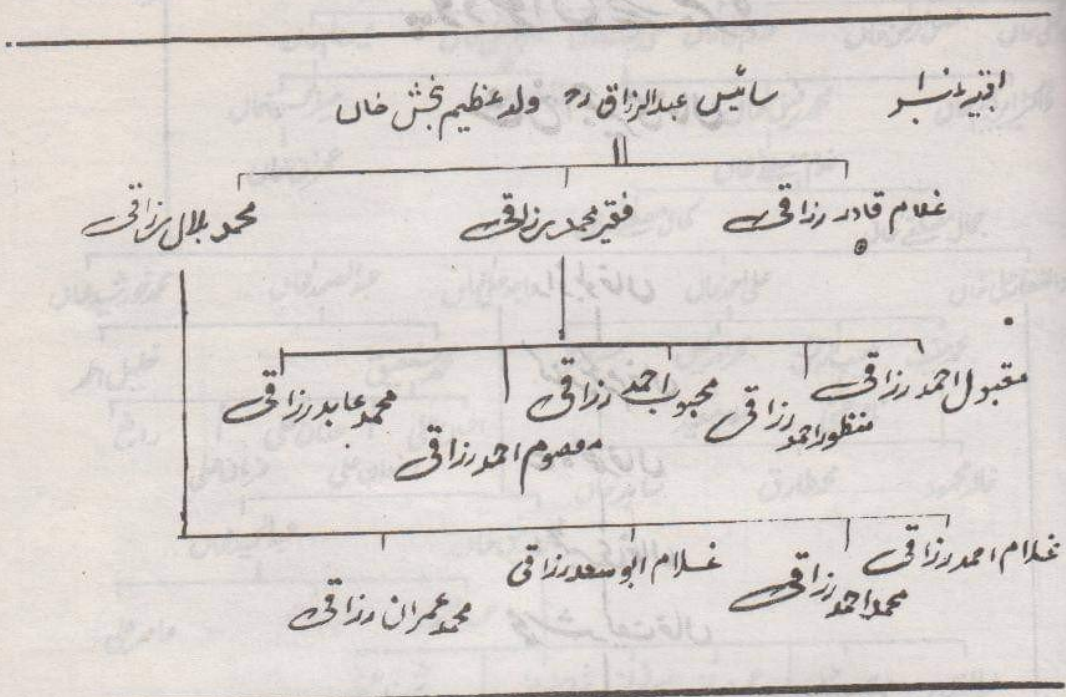
تیرھواں شجرہ

شاخ جگتوان بحوالہ حضرت خواجہ عبدالرزاق صاحب

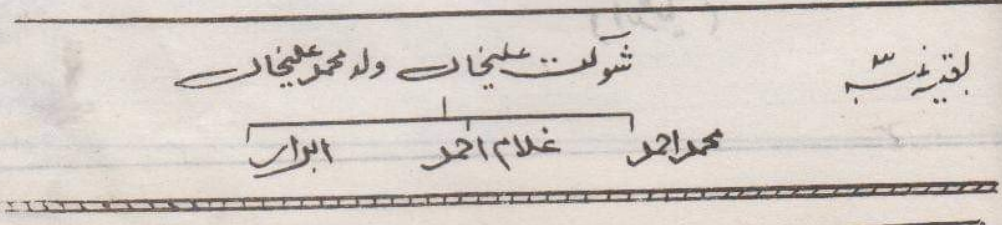
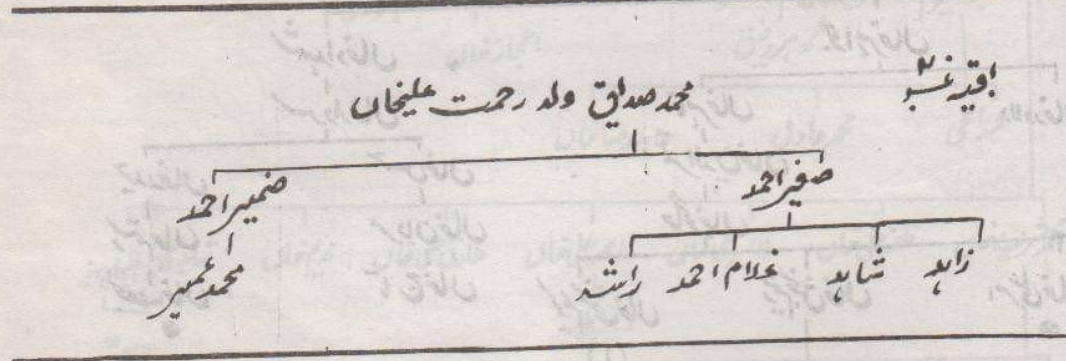
جگتوان ولد کوئیمھا داد اکمال خاں

جیب خاں — شتاب خاں — جھنڈے خاں — عنایت خاں — بہالے خاں — دیل خاں — ناظر خاں —
تادر بخش خاں — داؤل خاں — غوث محمد خاں — شہباز خاں



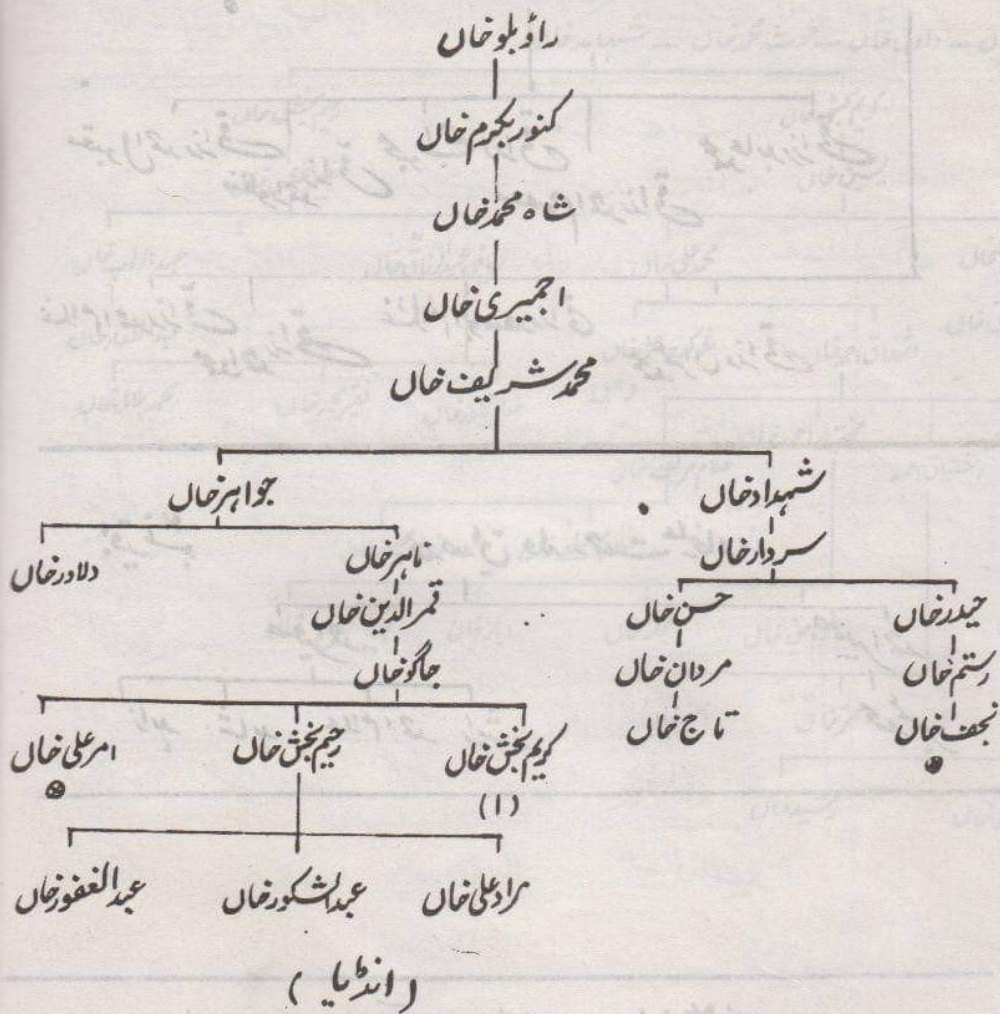


عبد الوہاب خاں
عبد الغفار خاں
محمد بلال خاں



پودھوال شجره

شاخ اجیری خاں



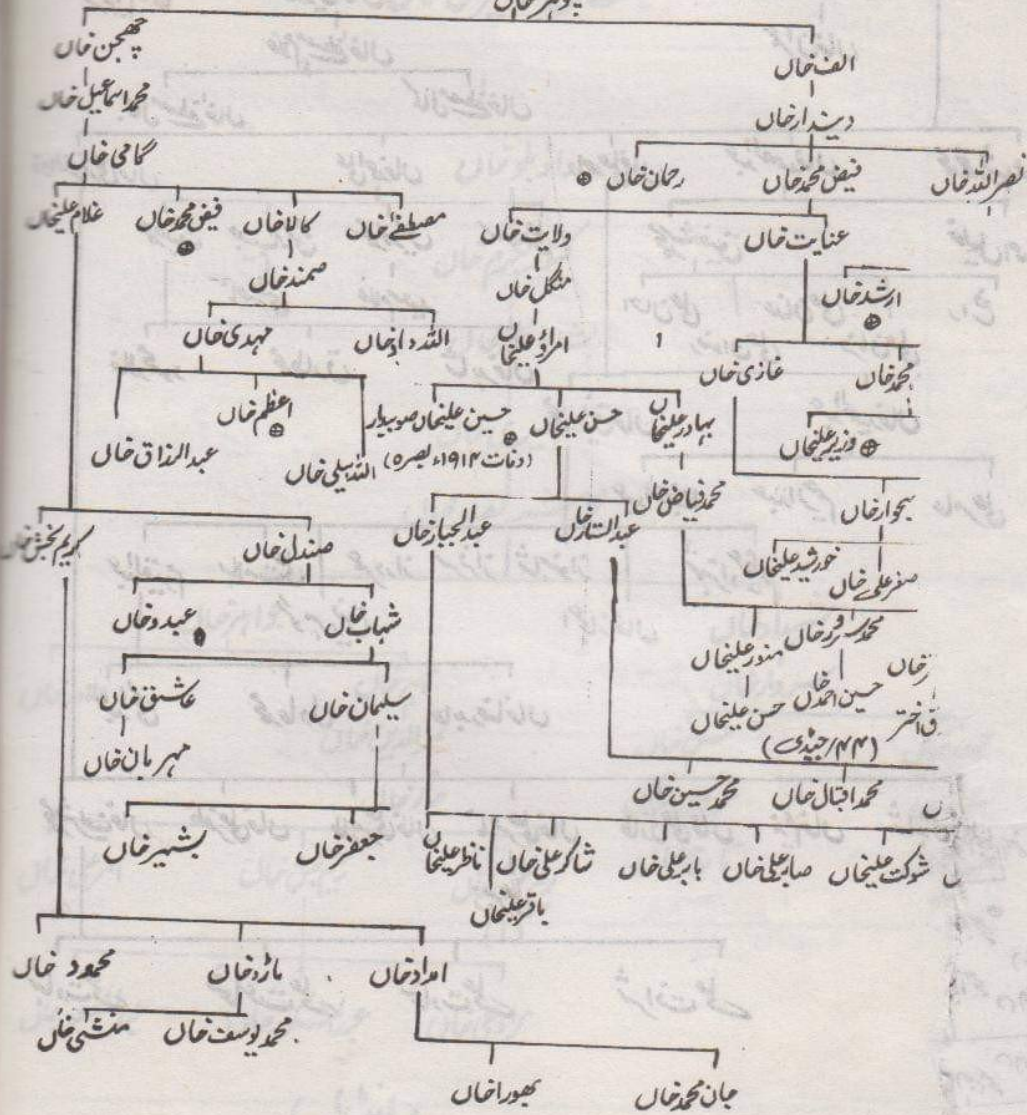
عبدالحی خاں
نیر علی خاں
ڈاکٹر ابراہیم خاں
جمال
ذوالفقار علی خاں
عبدالحی
عبدالحی
محمد شریف خاں
شہادت علی

۲۸۸

شاخ حسن خانی

حسن خاں

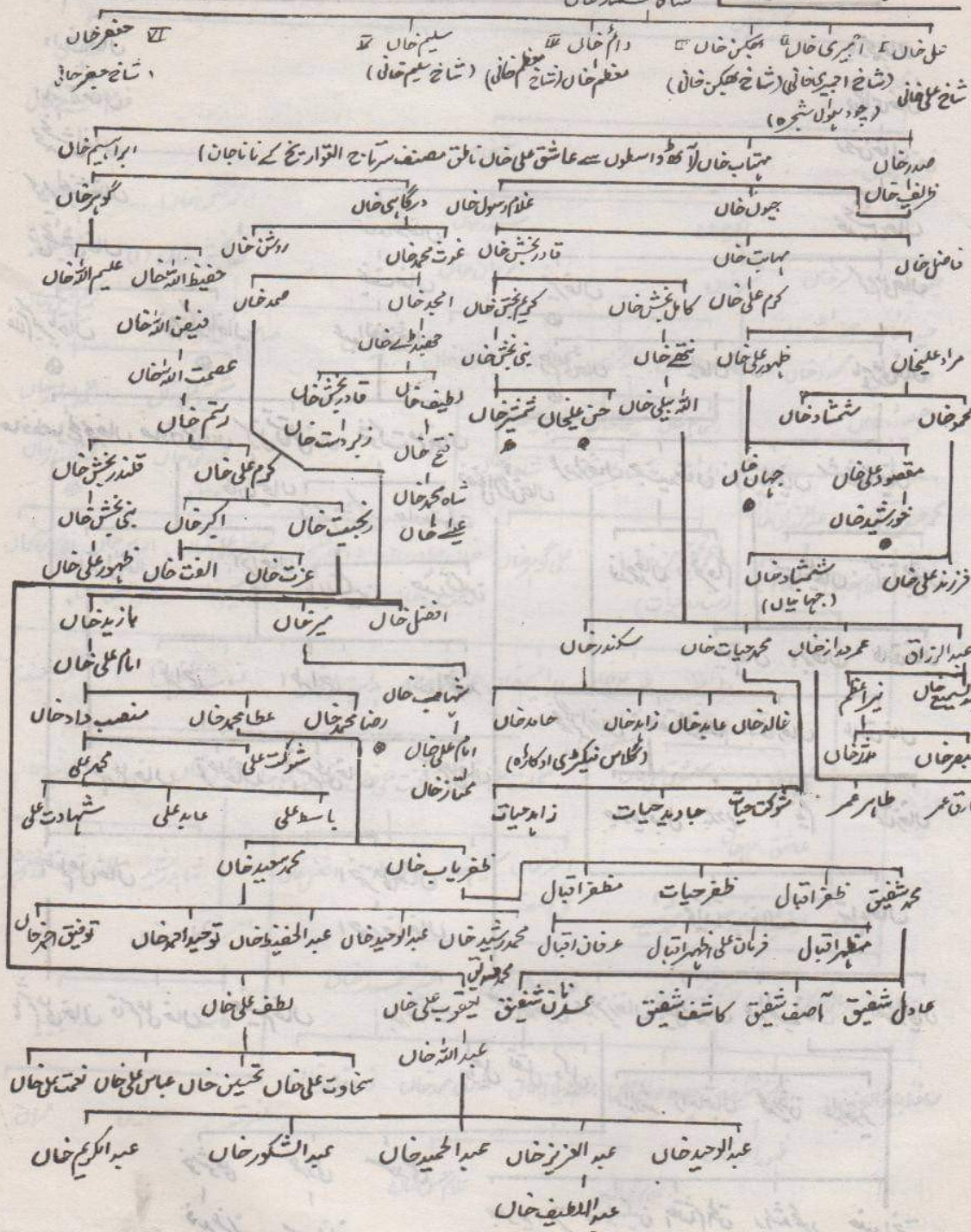
جوہر خاں



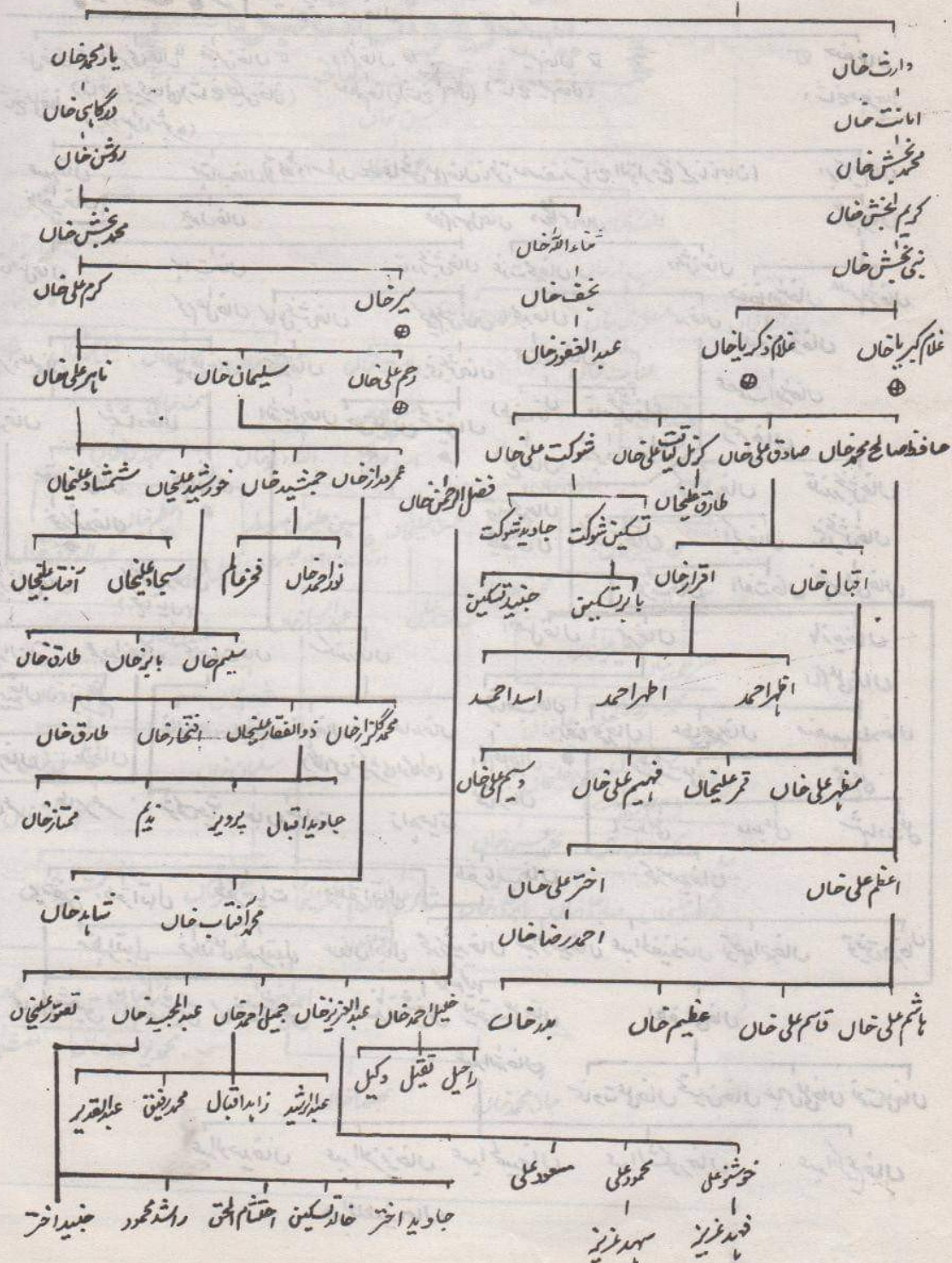
سوالہاں شجرہ

بکرم خاں ولد راؤ میلو خاں (بڑا پانہ) شاخ علی خانی

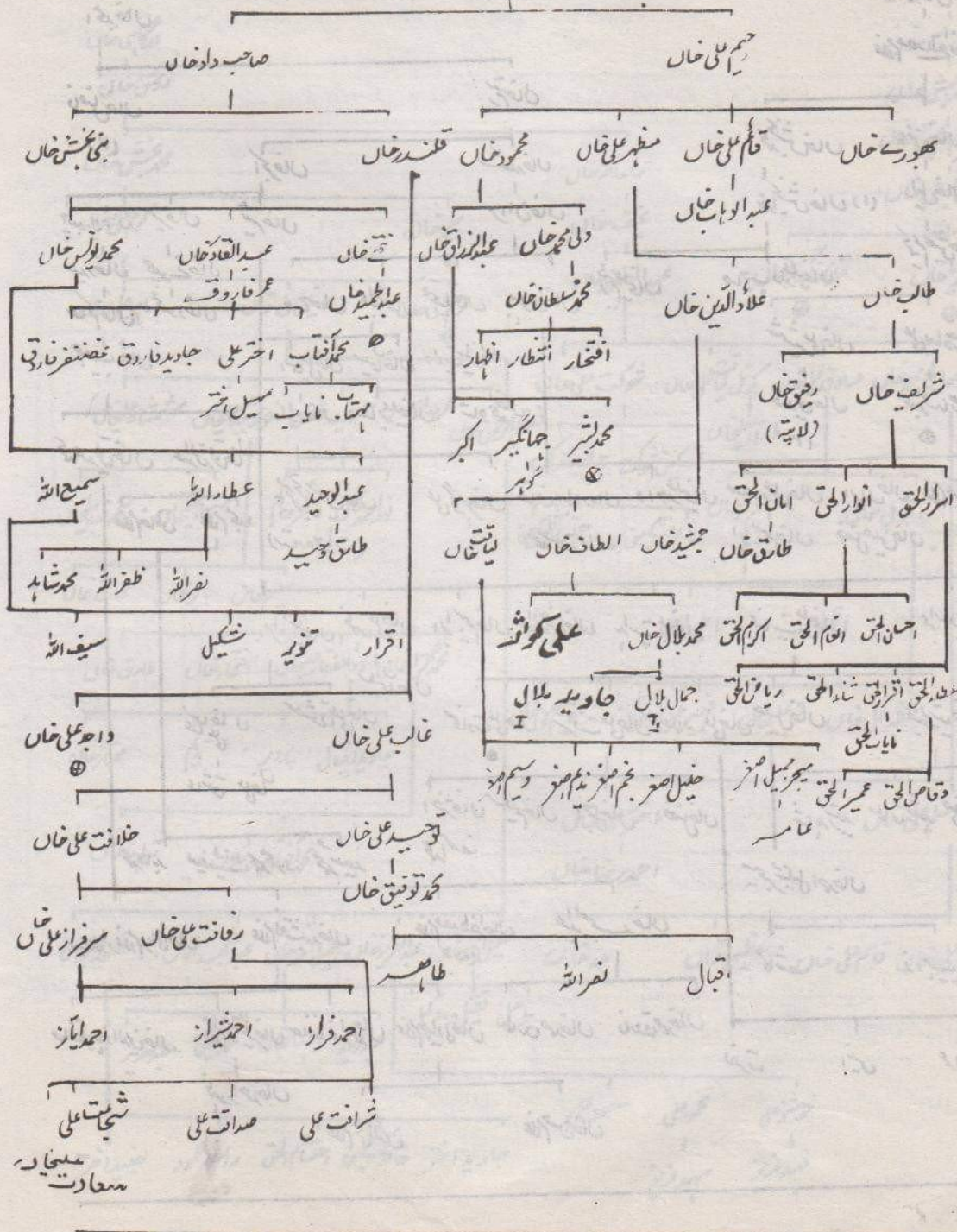
شاہ محمد خاں



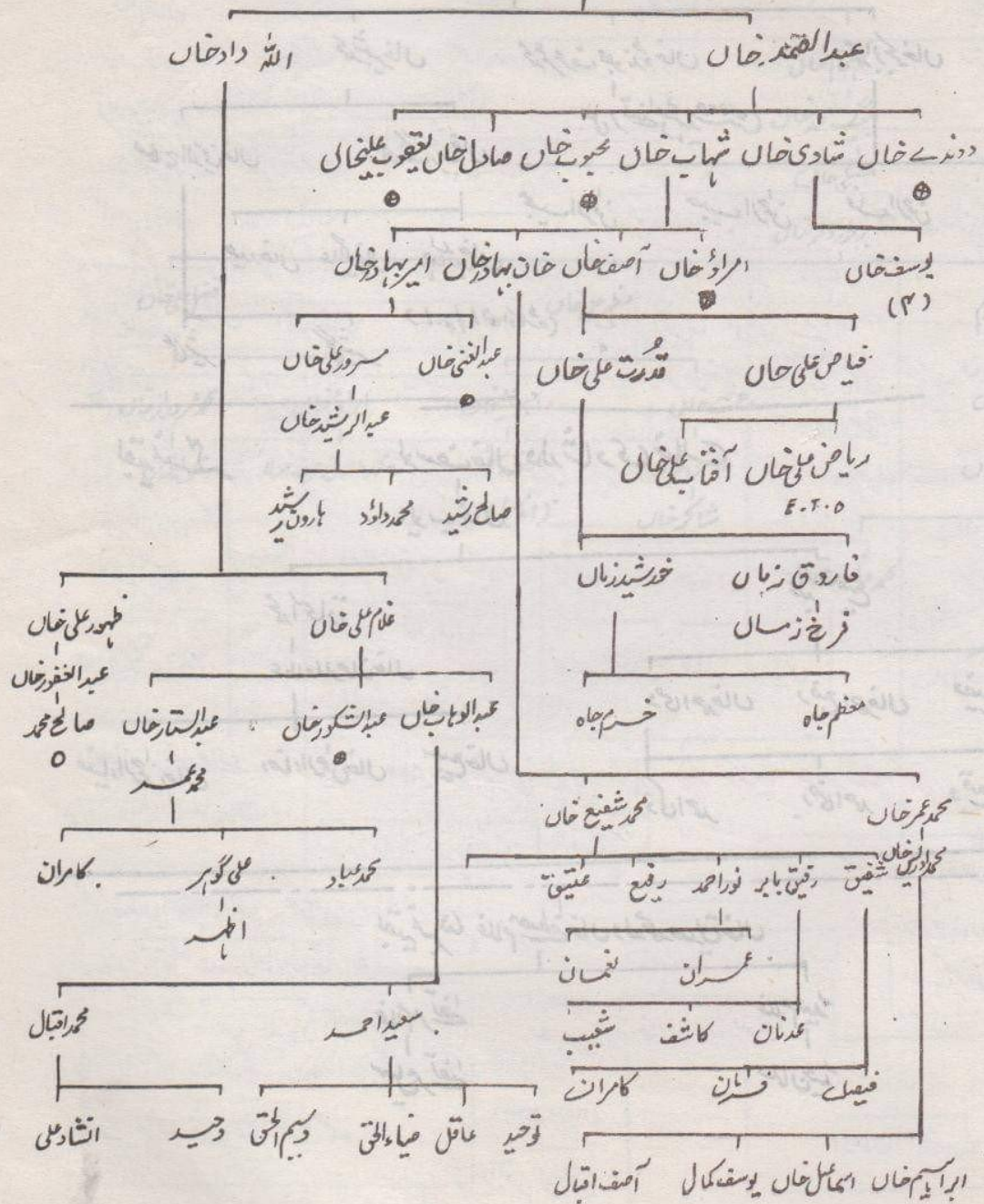
III



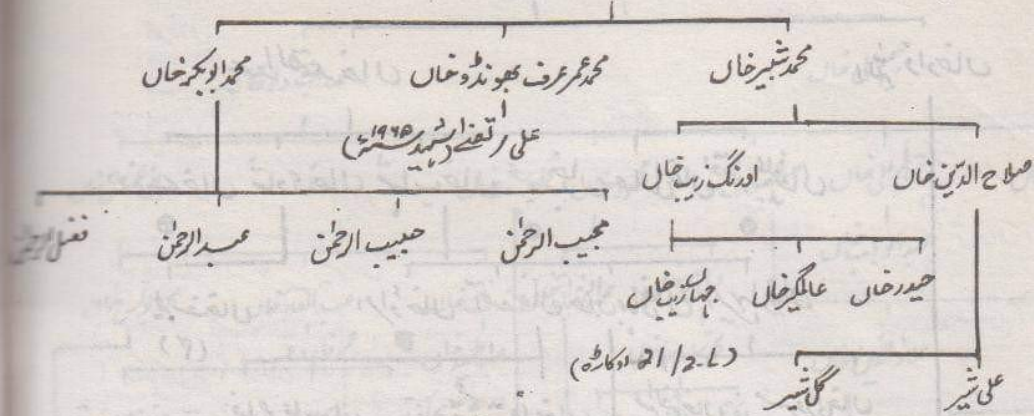
بقیہ نمبر ۱۰۰ خدائے بخش خاں ولد محمد بخش خاں



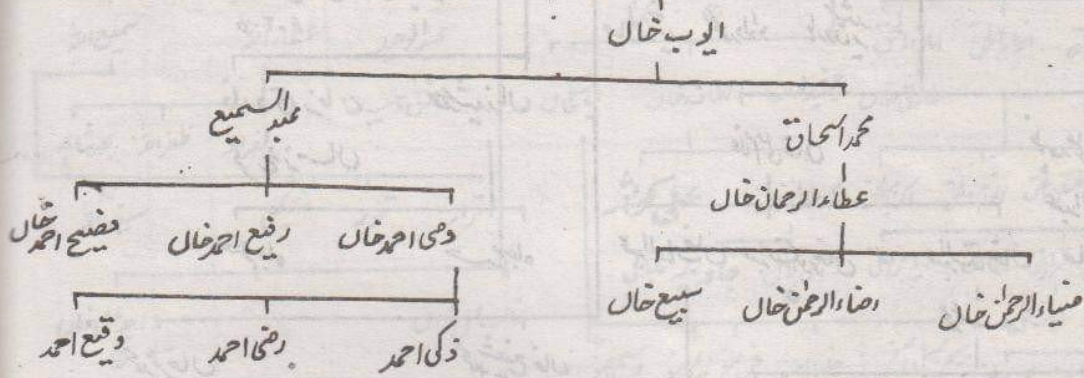
بقیہ نمبر ۲



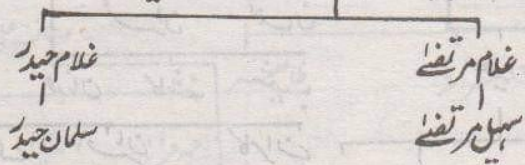
بقیه نمبر ۳ صدیق خاں ولد شمشیر خاں



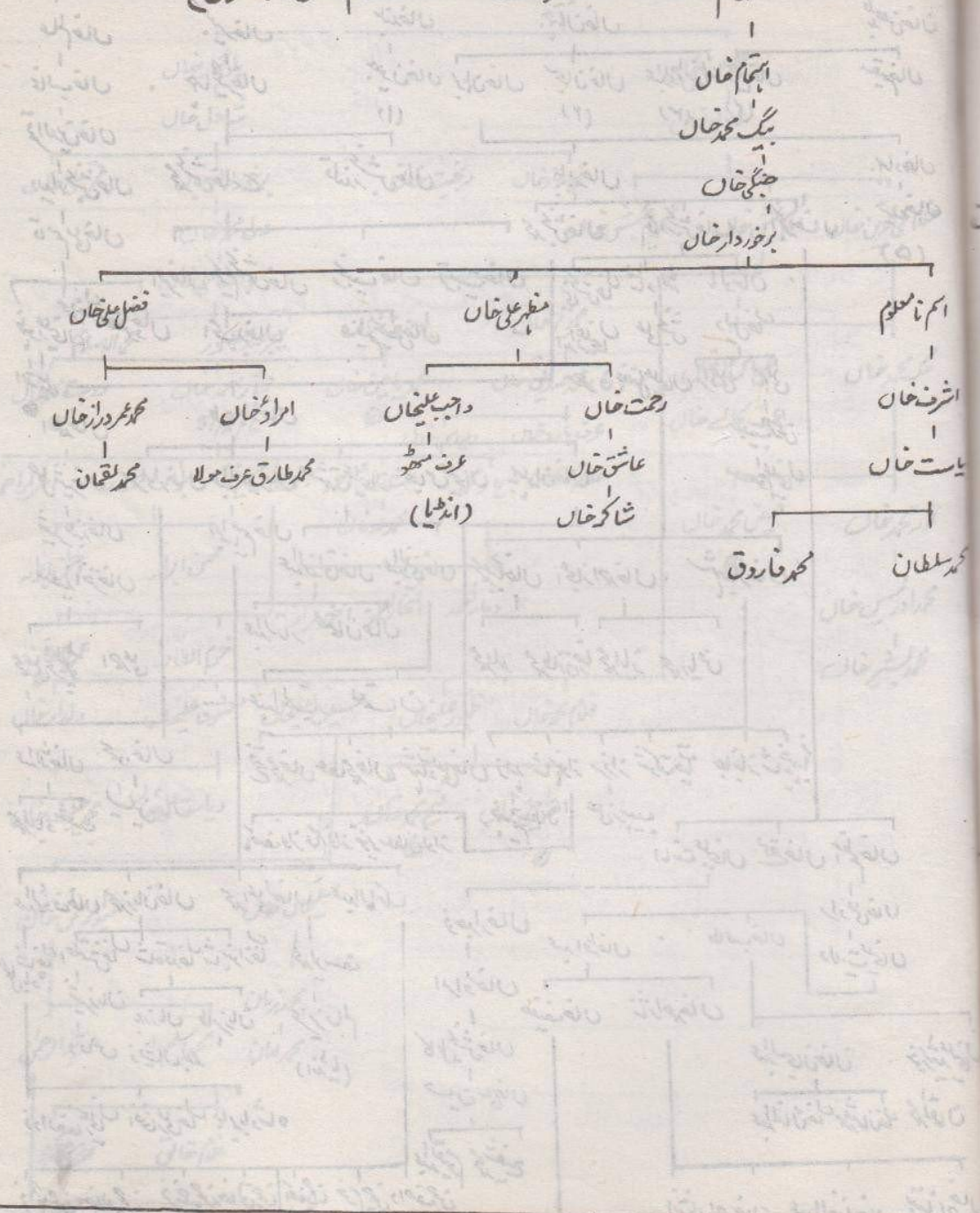
بقیه نمبر ۴ یوسف خاں ولد شادی خاں



بقیه نمبر ۵ غلام مصطفیٰ خاں ولد محمد صدیق خاں



II سلیم خان ولد شاه محمد خان - شاخ سلیم خانی (باکھونی)

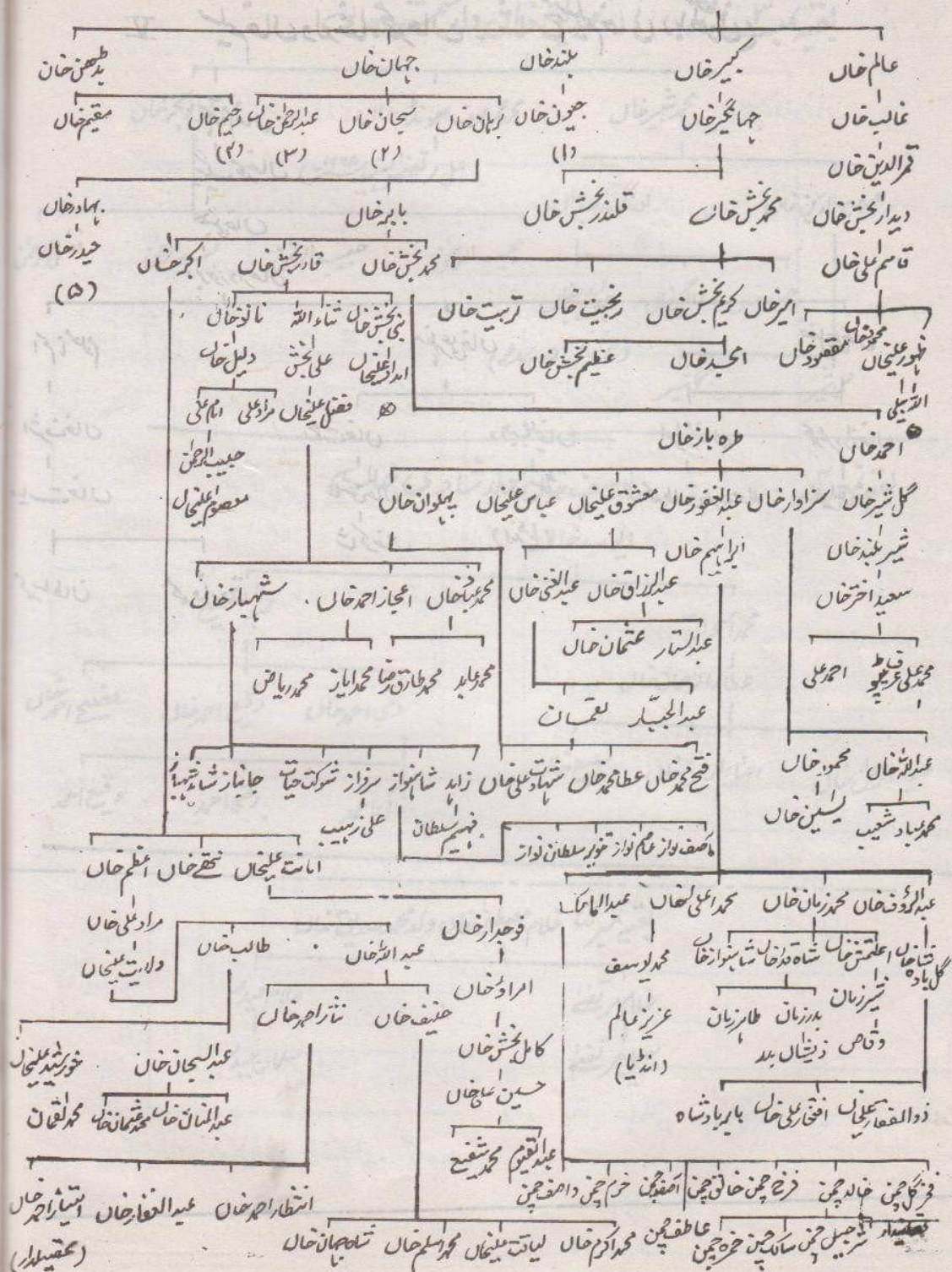


فضل الرحمن

فیض احمد خان

وقع احمد

四



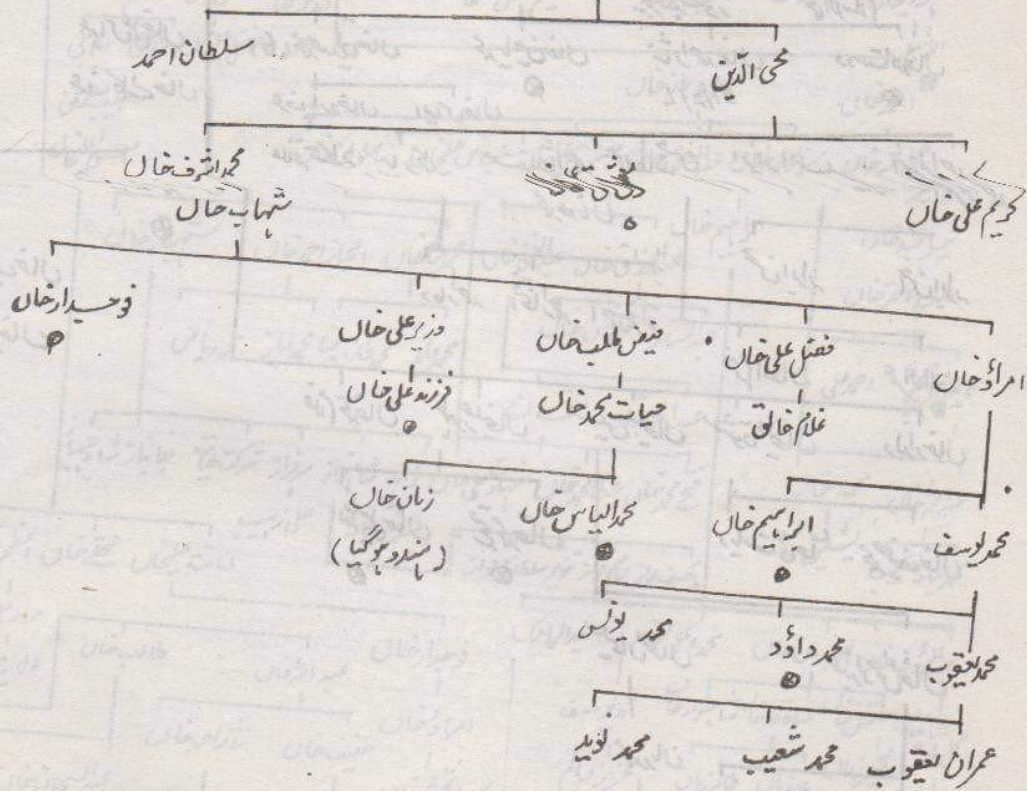
بقیہ نمبر ۲

سیحان خاں ولد جہان خاں

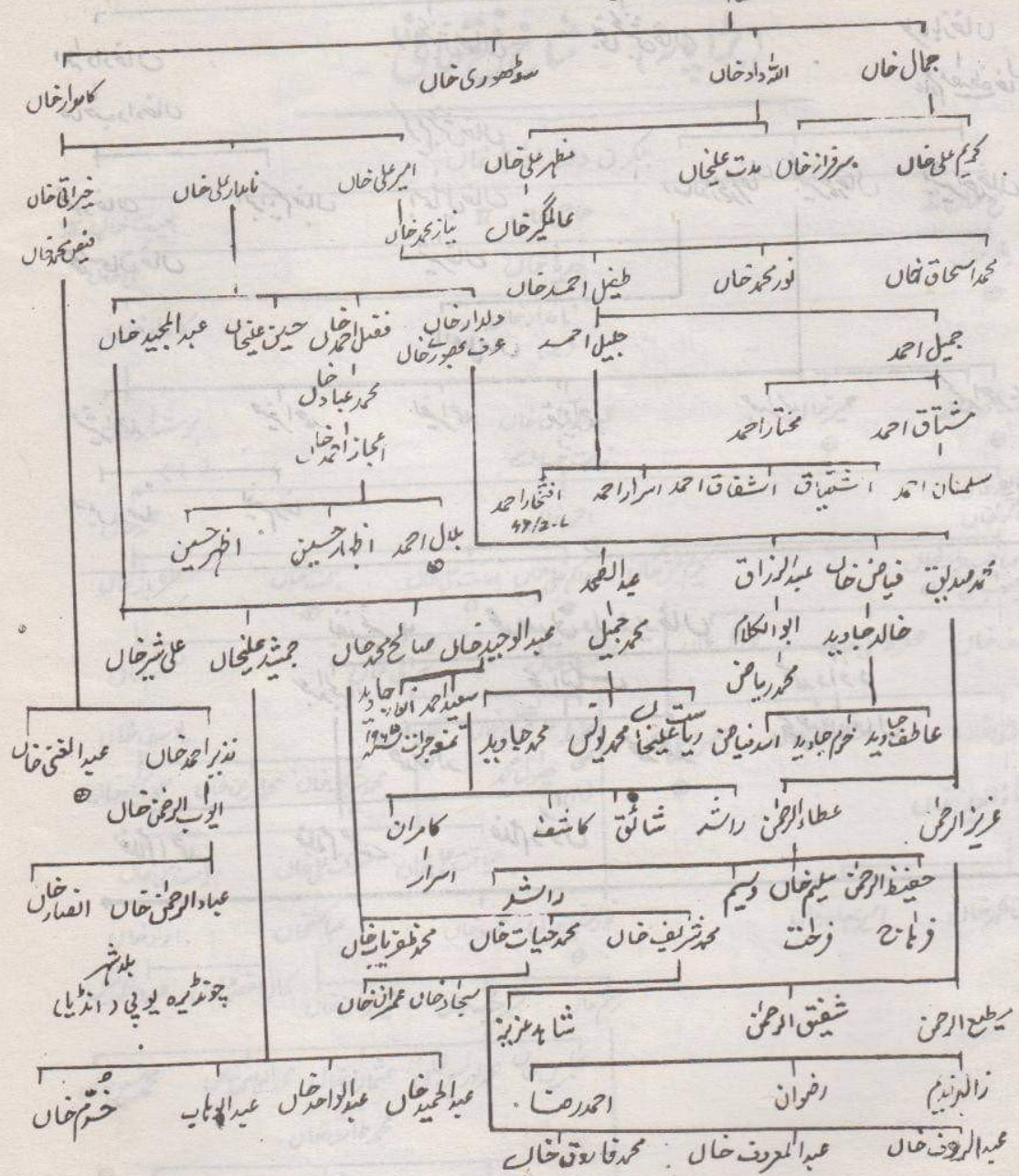
بولی بخش خاں
بیگم خاں
شیر خاں

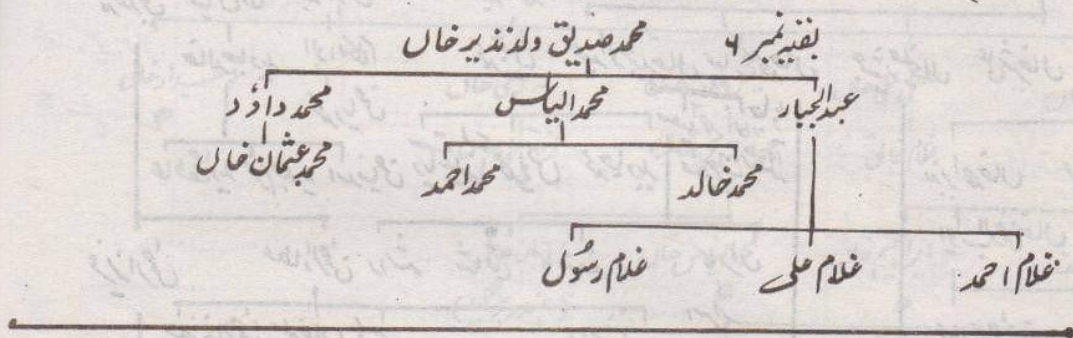
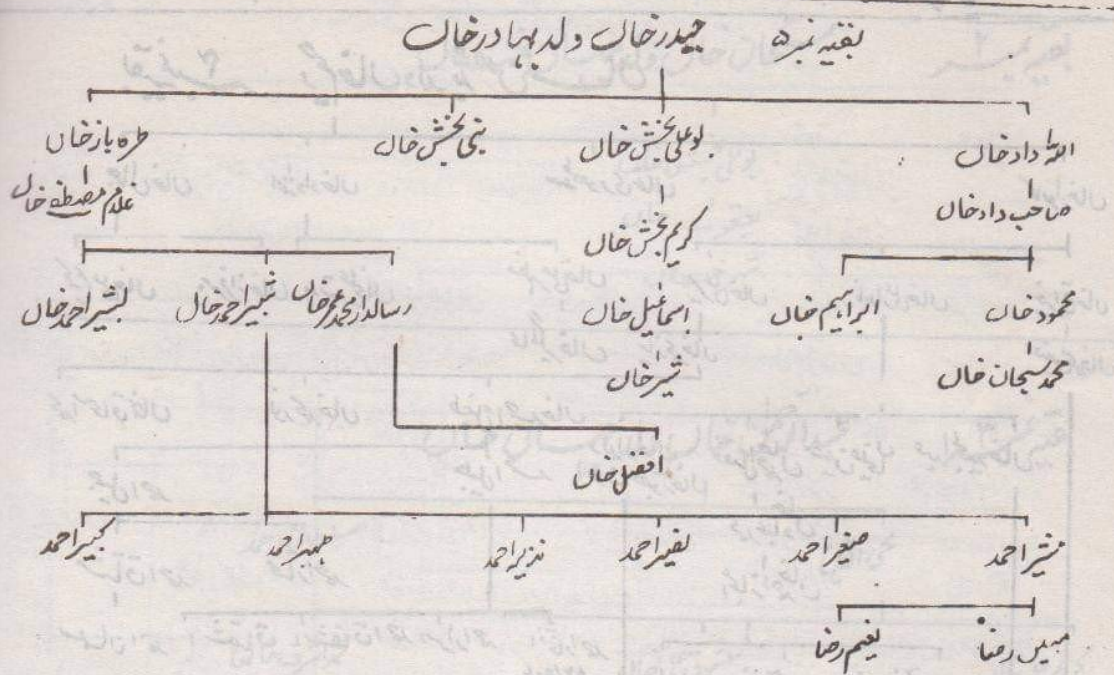
بقیہ نمبر ۳

عبدالرحمن خاں ولد جہان خاں



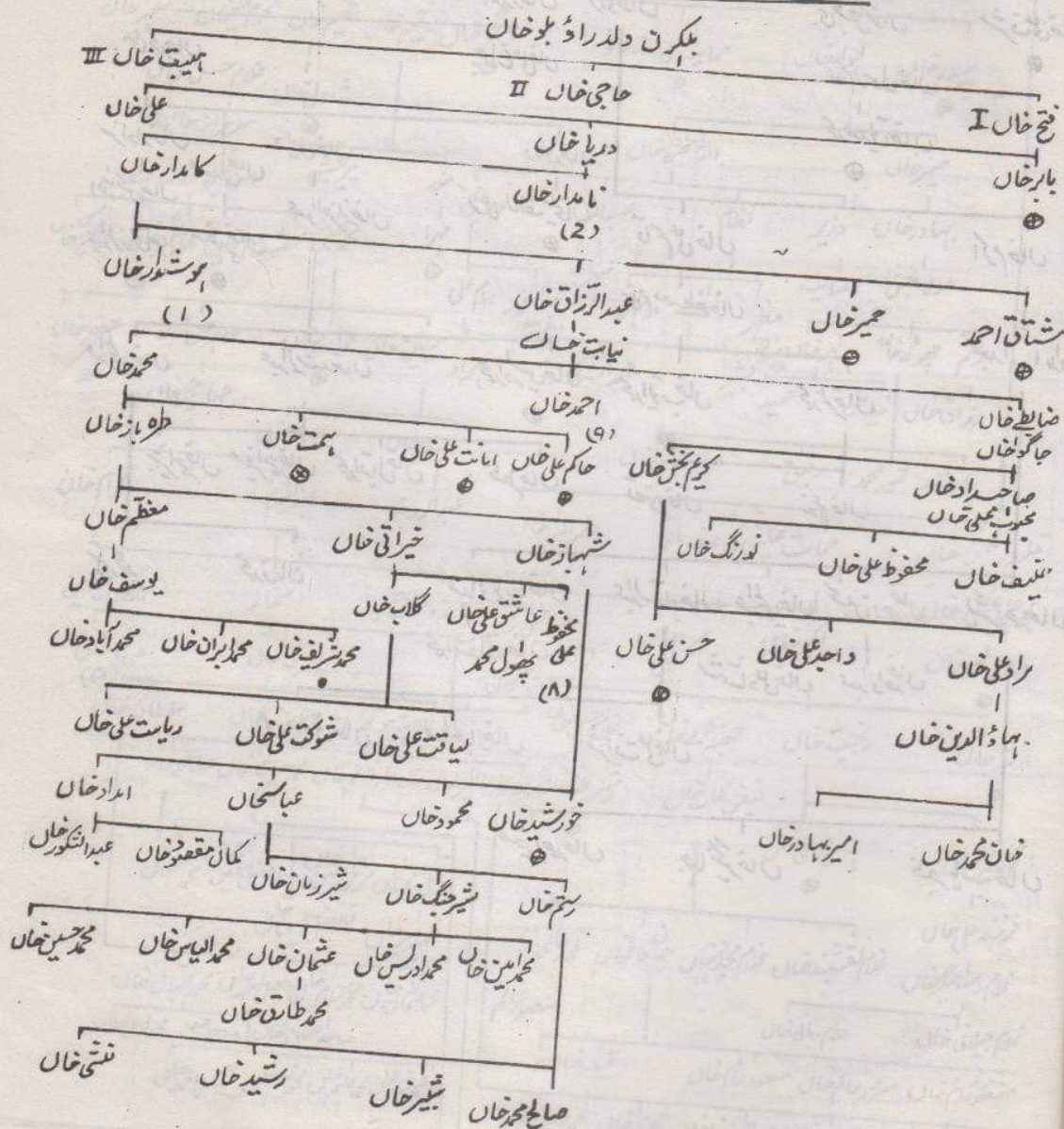
رحیم خاں دلد بدھمن خاں



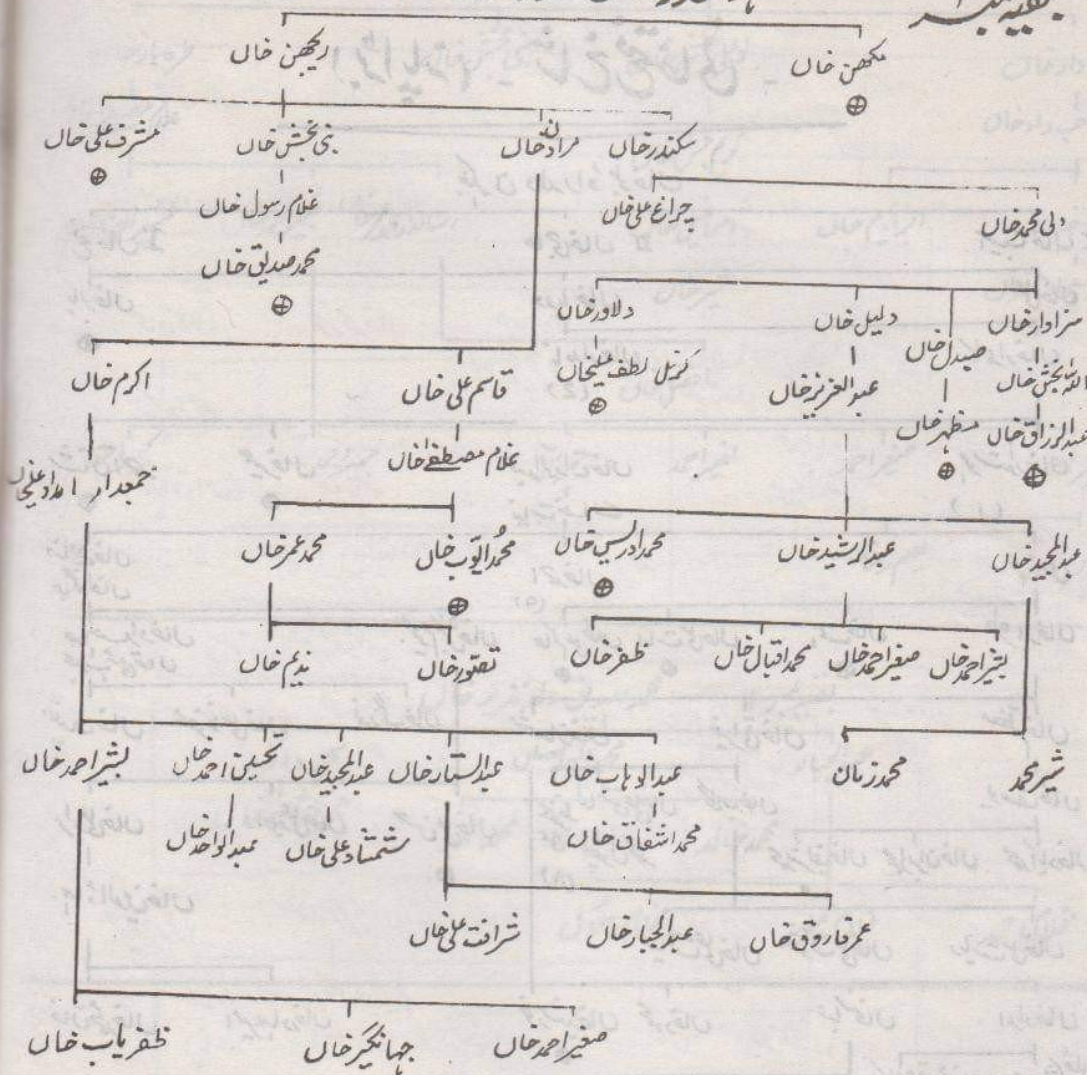


خان محمد خان
بهاؤ الدین
راد علی خان
مکتف خان
محمود بخش خان
صاحب داد خان
جاگو خان
ضابط خان
مشتاق احمد
بار خان
فتح خان I

(بڑا پانہ) - شاخ فتح خانی -

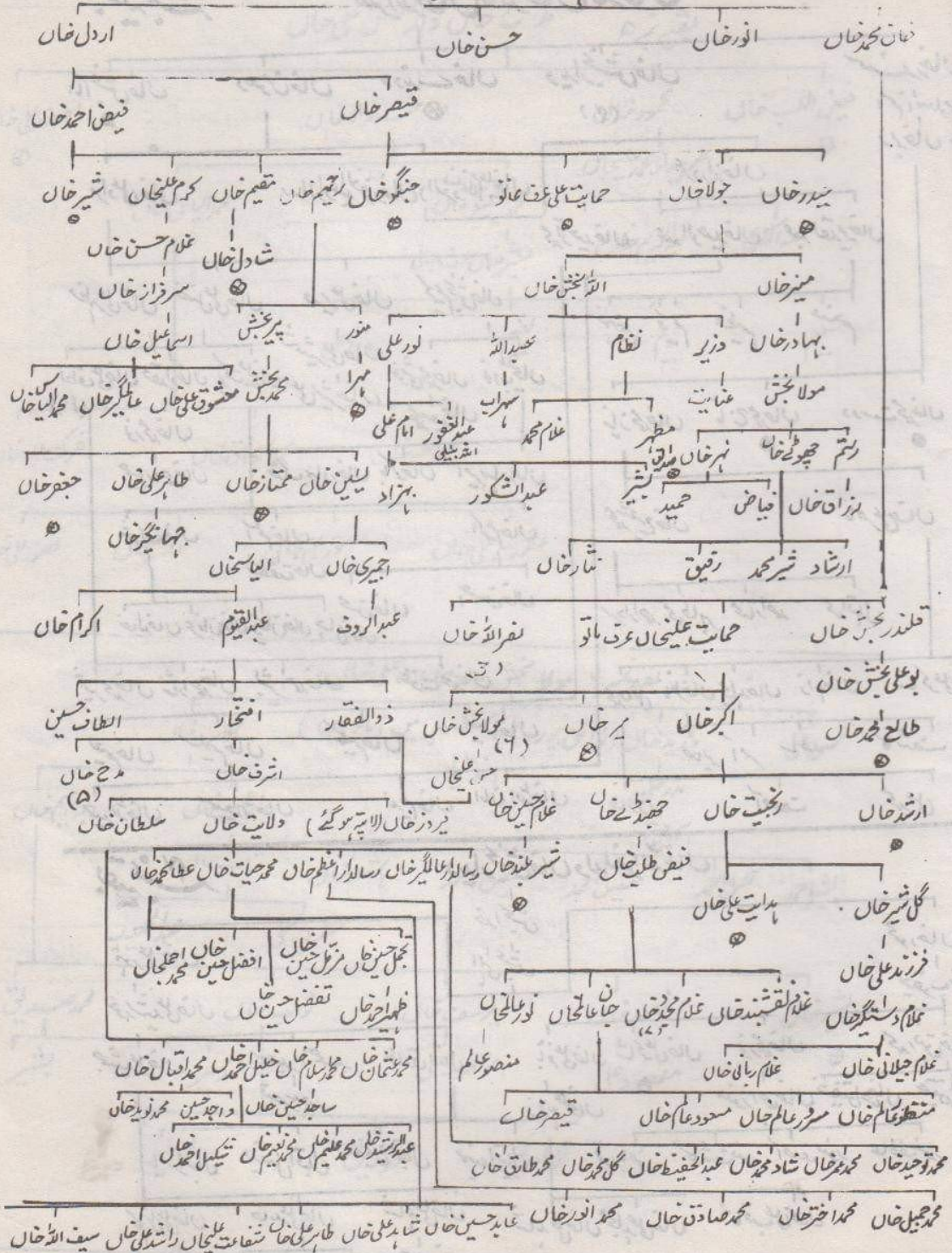


ہوشدار خاں ولد کامدار خاں



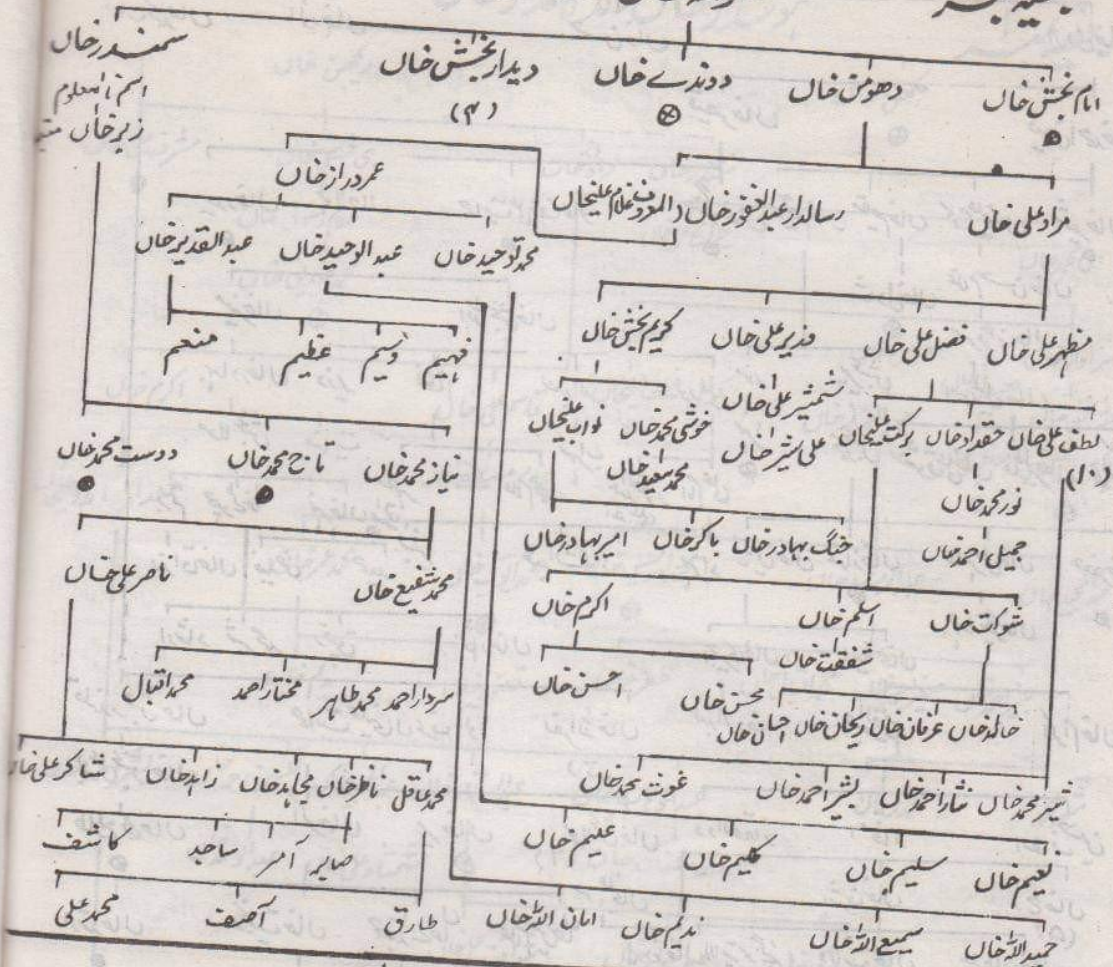
بقیہ نمبر

نامدارخان ولد دریاخان



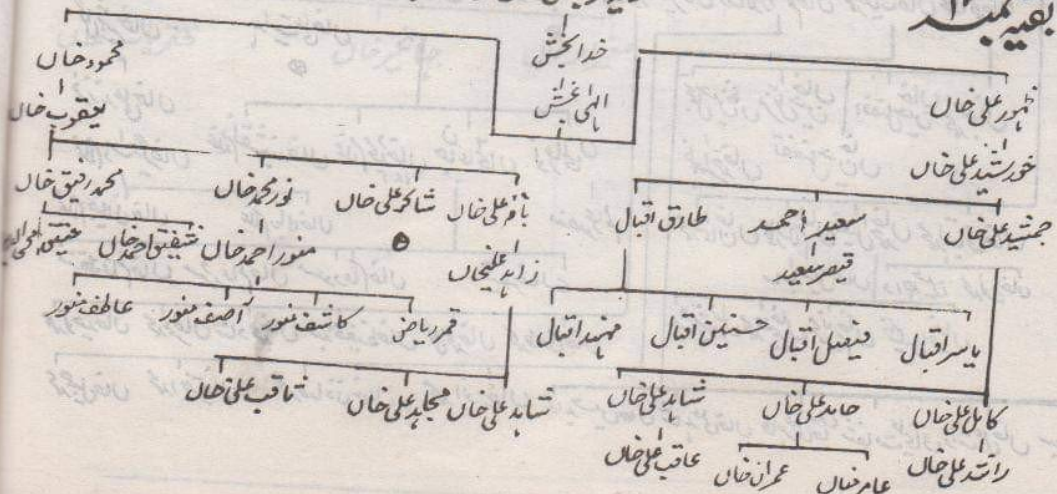
بقیہ نمبر ۳

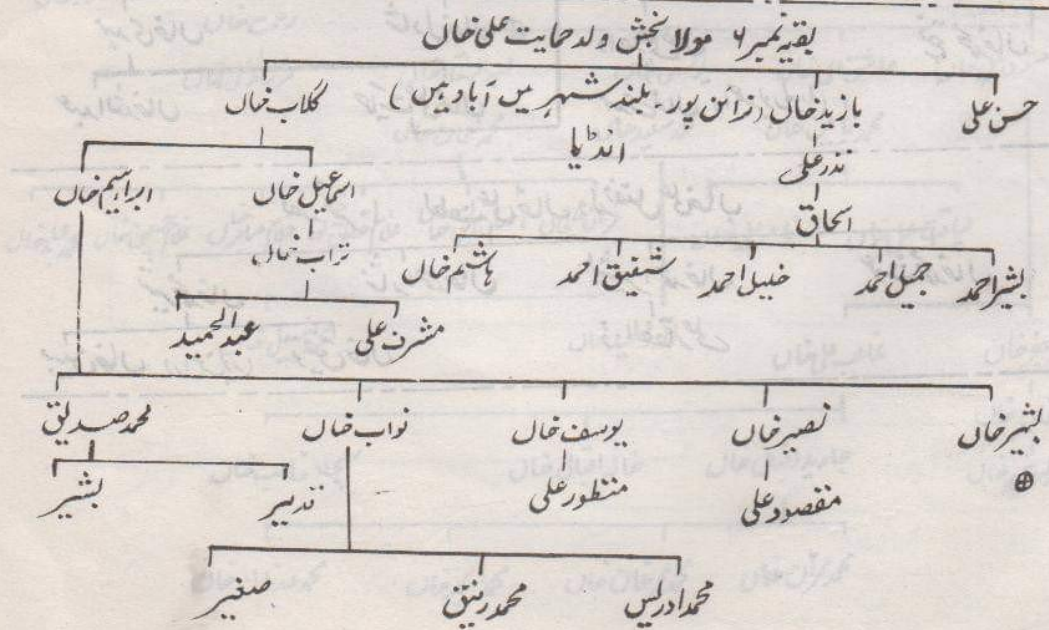
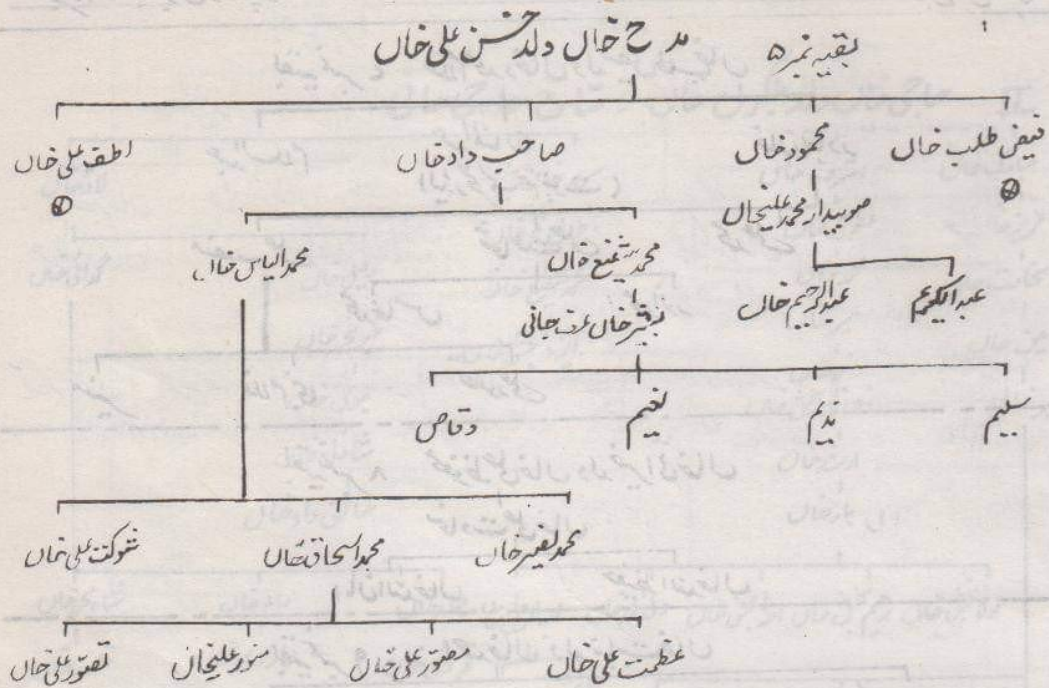
نضر اللہ خاں ولد خان محمد خاں



بقیہ نمبر ۴

دیدار بخش خاں ولد نضر اللہ خاں





سمندر خان
اسم اسلام
زیر خان متی

بقیه نمبر ۷
منعم

دوست محمد خان

ناصر علی خان

محمد اقبال

بخش شاگرد علی خان

کاشف

محمد علی

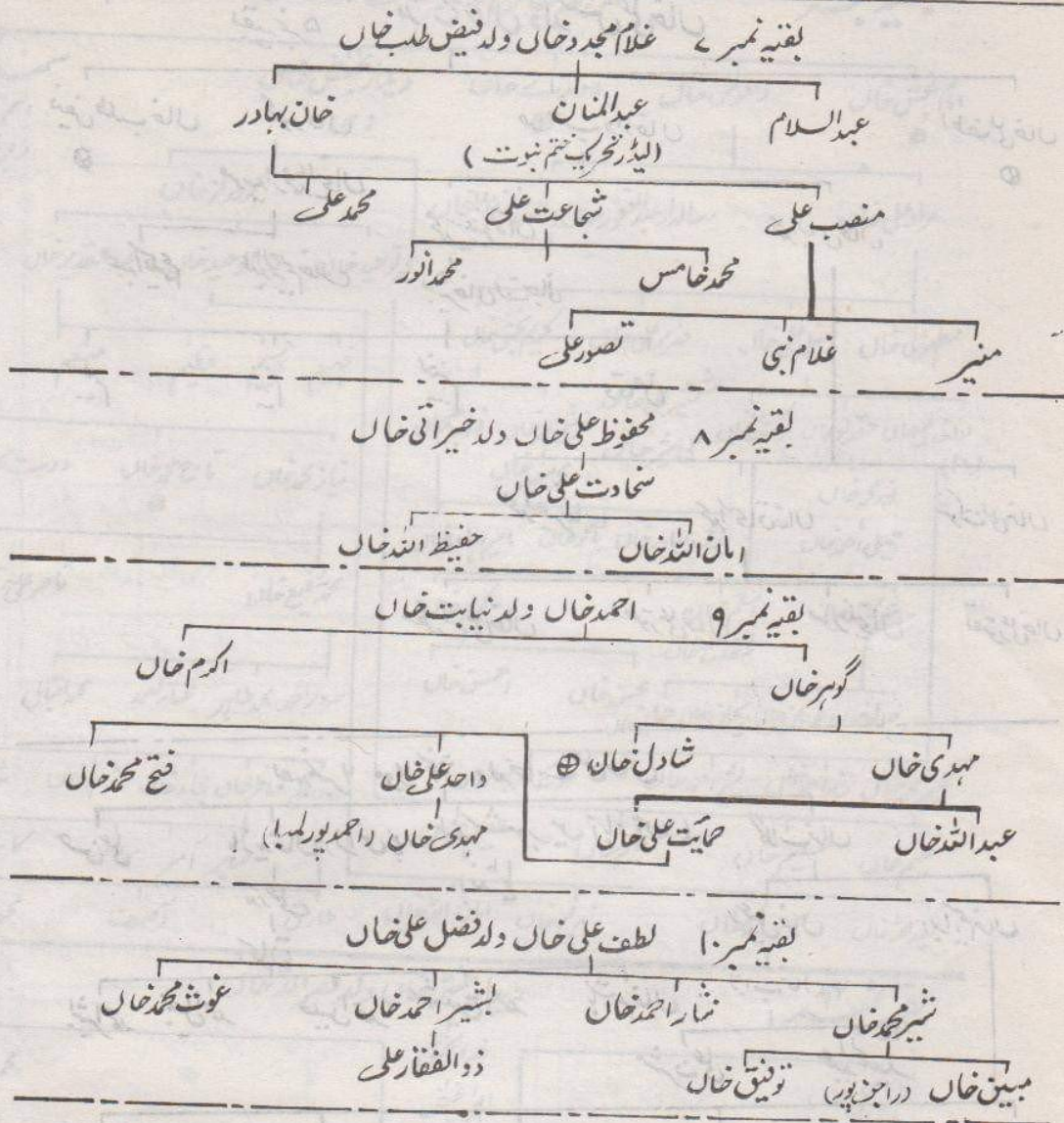
محمود خان

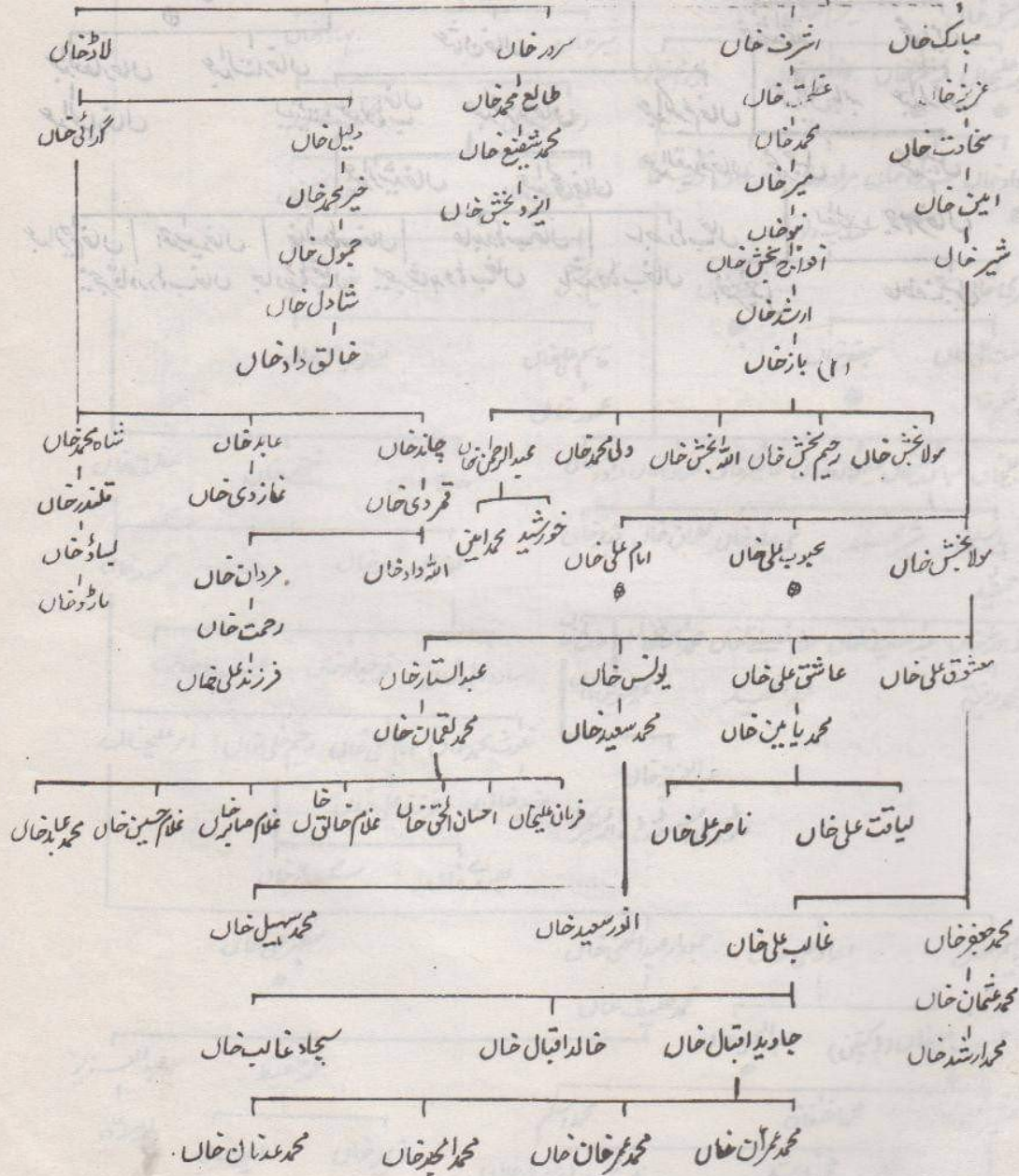
یعقوب خان

محمد رفیق خان

شیخ احمد خان

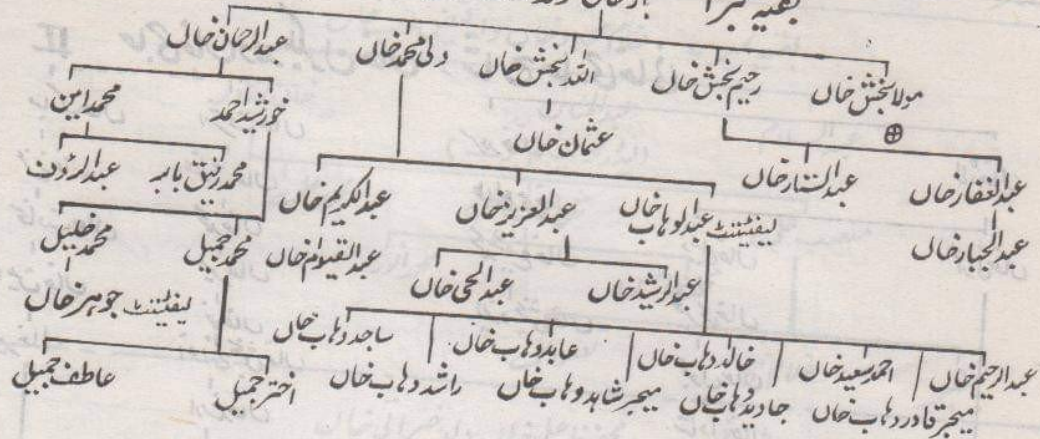
عالمه منصور





بقية نمبر ۱

از خاں ولد ارشد خاں



تشریح انساب

III

معمولی و متوسط

محمد خاں

تاریخ حال

صاحب علی خان

اللَّهُ دَلِيلُكُمْ

تعمیری خاں

ریاست علی خاں

ماشم خاں

یوسف علیچاں عباس

یاسین

محمد

حفظ الله حال

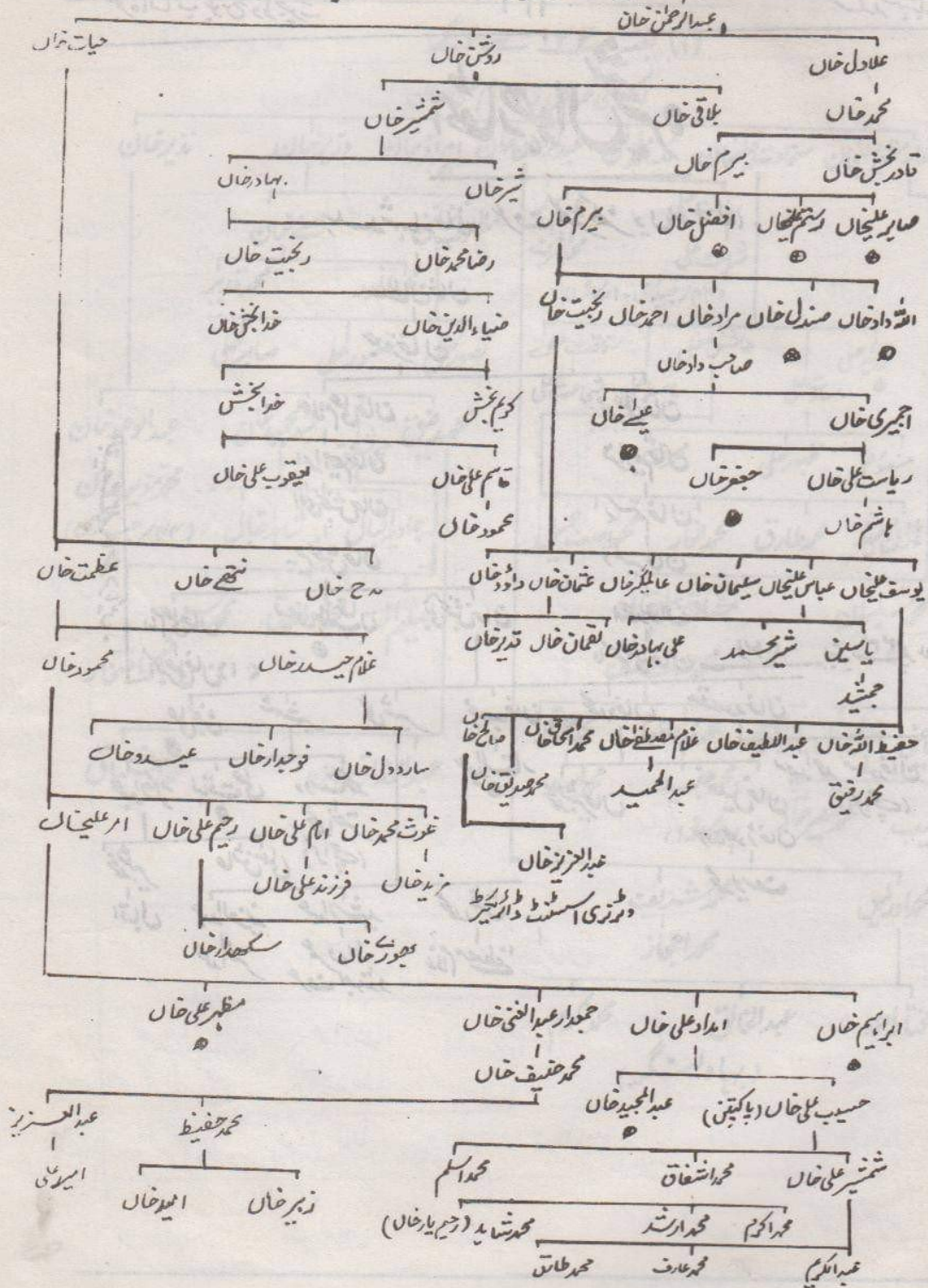
محمد رفیق

ابراہیم خاں

حبيب

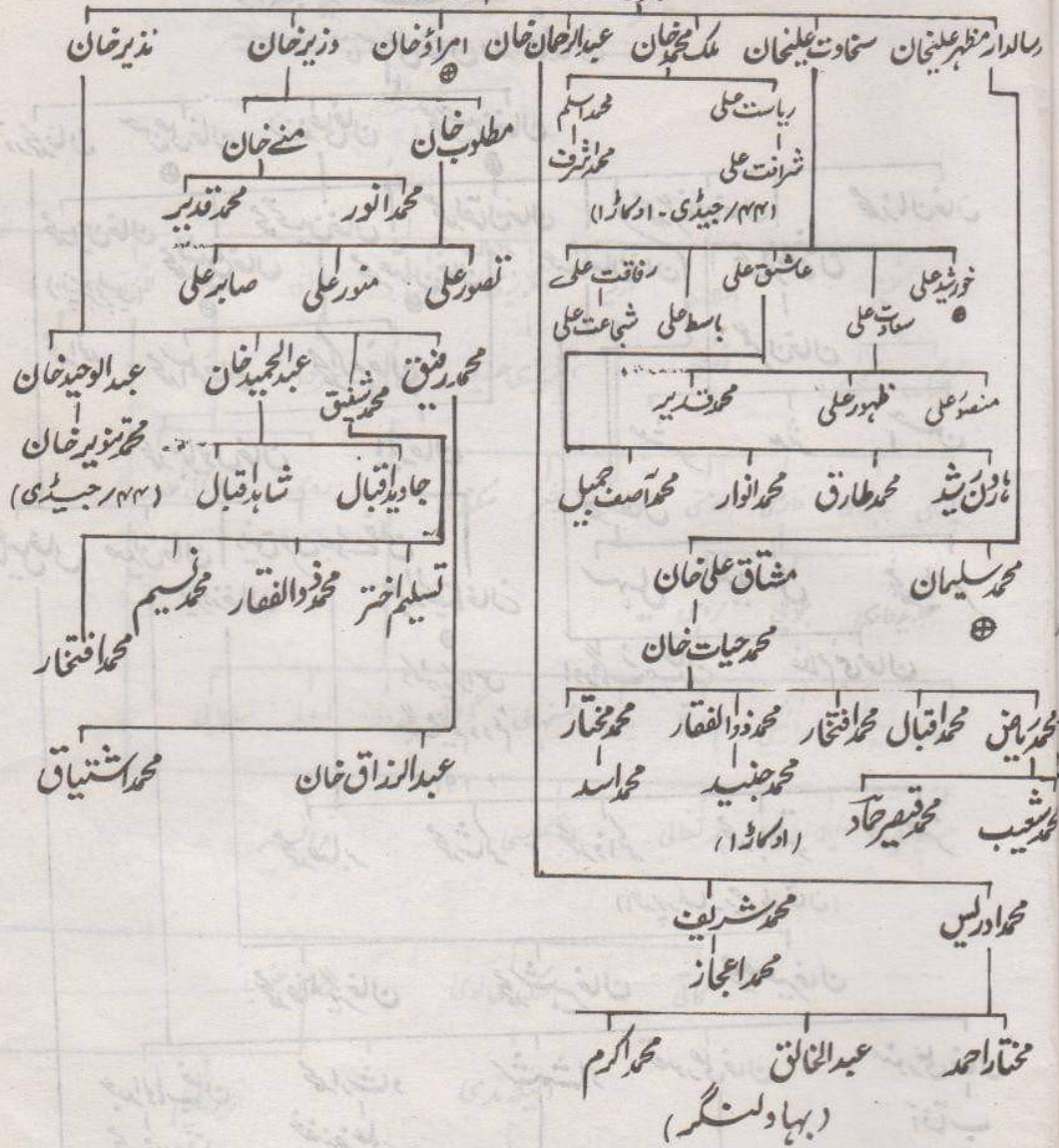
三

1

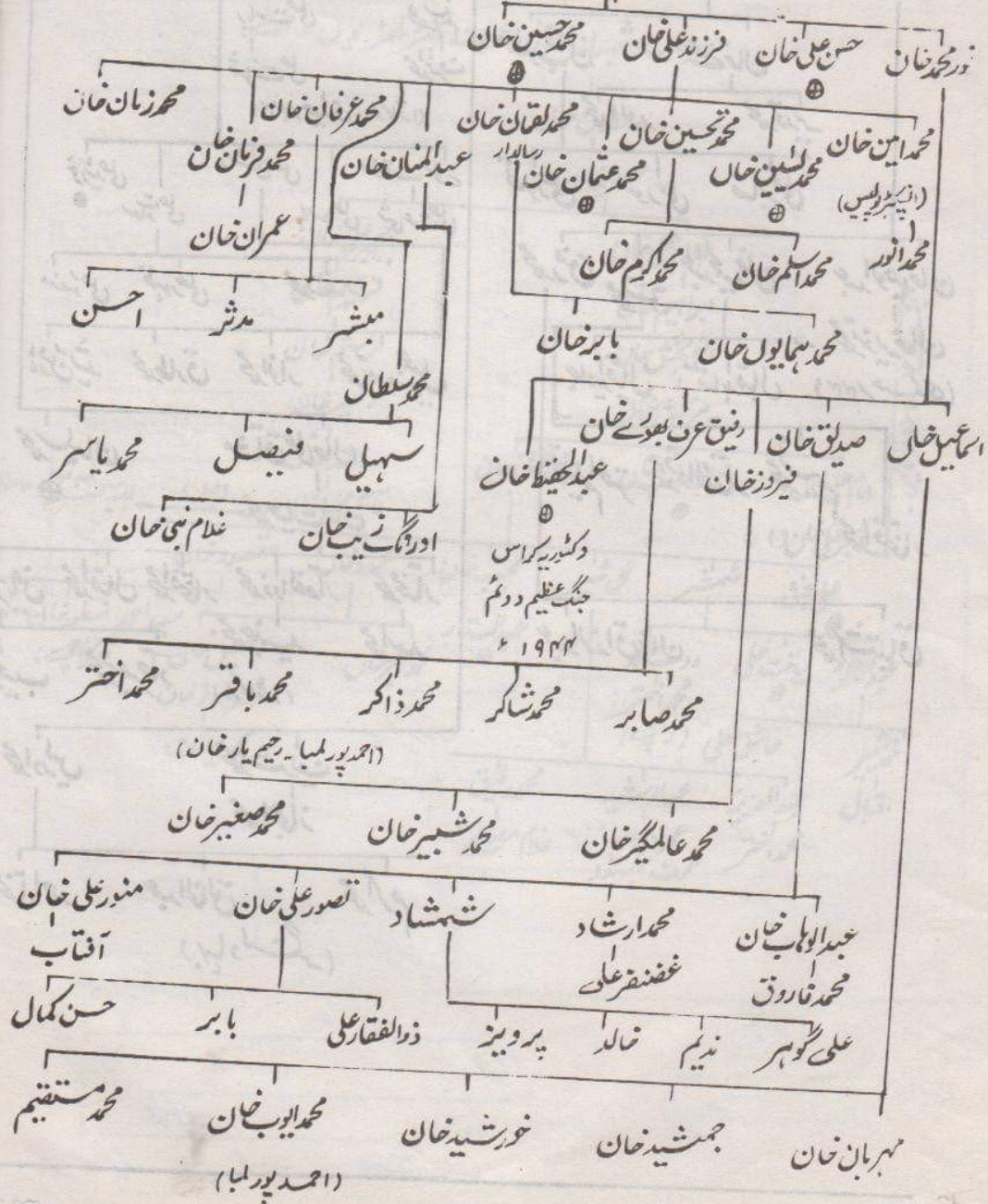


۱۱۹ بقیہ ۱۲۲۵ سے آگے

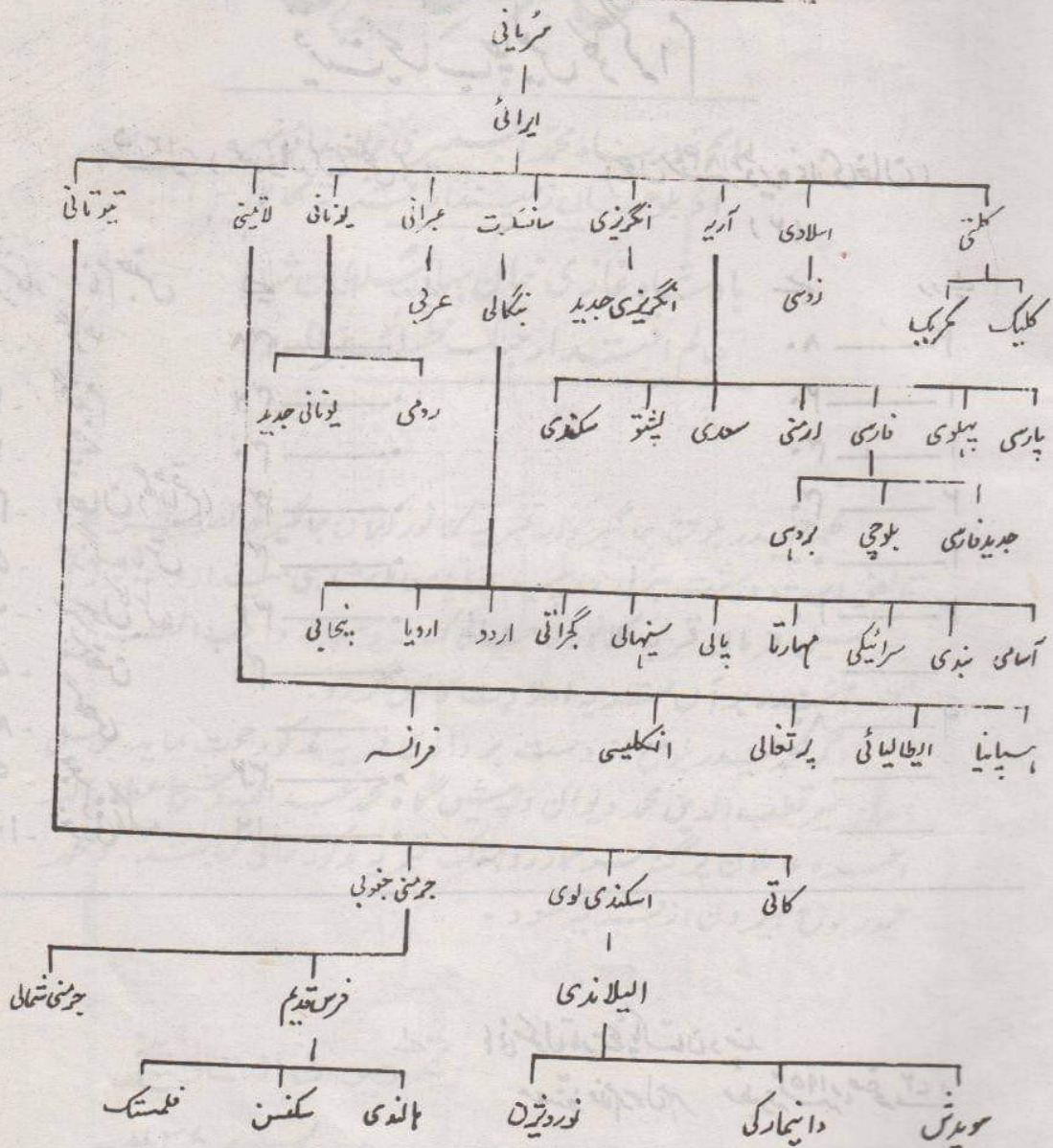
اکبر علی خان ولد امام علی خان



قاسم علی خان ولد احمد خان



شجرہ نسب برائے زبان



شجرہ برائے زرخاںہ اجناس

قیمت بحساب چالیس کلو گرام

۱۳۱۵ھ (عبداللہ بن خلجی)

(جون ۱۸۳۶ء ڈیرہ غازی خان)

(۲)

(۱)

رد پے	پے	رد پے	پے	نمبر شمار	نام جنس
۲	۸۰	۱	۳۸	۱	گوط
۱	۲۰	۰	۳۶	۲	گنیم
۱	۳۰	۰	۳۰	۳	چنے
۲	۳۰	۰	۳۰	۴	دھان گھیا تم
۱	۰۰	۰	۳۰	۵	مونگ باش
۳	۳۰	۰	۳۲	۶	سرسل کانٹل
		۰	۳۰	۷	مکھن
۶	۸۰			۸	گھی
		۰	۳۲	۹	جو
		۰	۱۶	۱۰	خوردنی نمک

۱۔ بانی سکول تاریخ پاکستان دہند

مصنف علامہ رسول مہر مطبوعہ ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۷۲

۲۔ تاریخ ڈیرہ غازی خان (حصہ اول) ۱۹۹۶ء

مصنف عبدالقادر خاں لغاری مطبوعہ ۱۹۸۶ء صفحہ

نقل فرمان شاهی

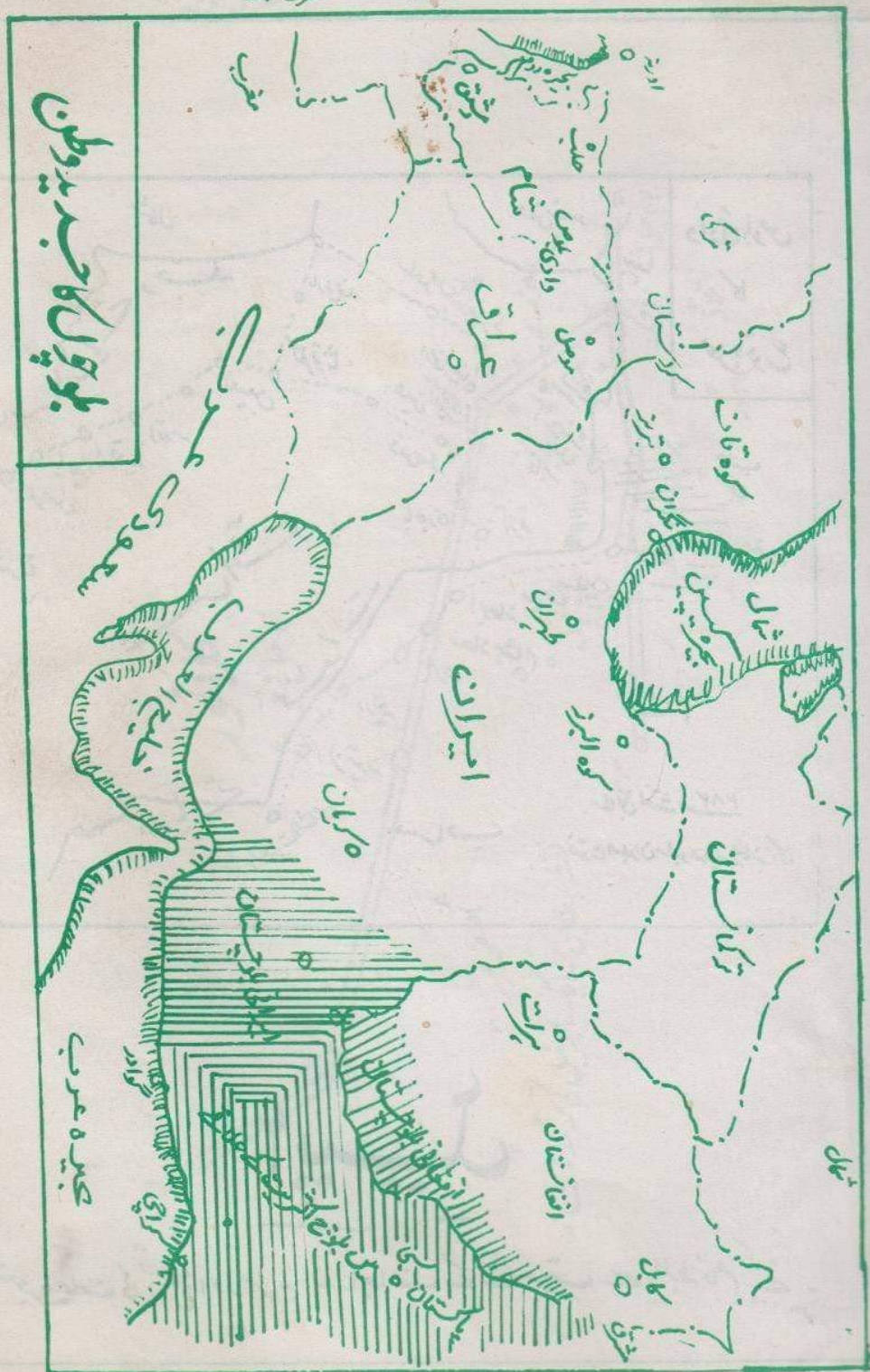
باسم تہور پناہ محمد اجسمیری خاں راڈ نمبرہ
راڈ بلوچستان زمیندار قریہ کلانور

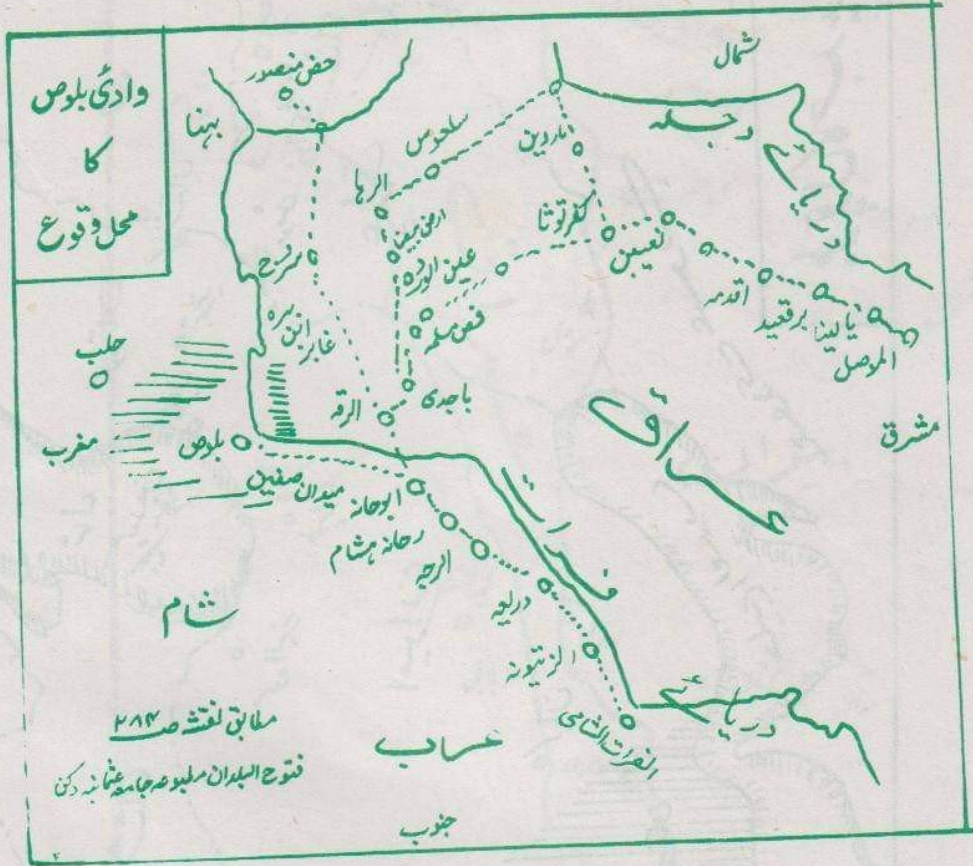
یادشاہ غازی خان بہادر سلطان شاہ
عالم اقتدار جنگ نظر قدر الدولہ

محمد حیدر بلوچ جاگیردار قریہ کلانور کہان جاگیر خالصہ شرعیہ
قابلہ است دہشت ہزار روپیہ بقایا معاملہ شہی میرارد - فوراً
بترسیل فرمان قریہ کلانور را حوالی کند - و معاملہ واجب الطلب ادا
کند - آئندہ بر آں قریہ اولادت قابلہ نہ کر دد -
اگر محمد حیدر بلوچ از دست برداری قریہ مذکور حجت نماید تبوہل
امداد میر قطب الدین محمد دیوان و پیش گاہ محمد عبداللہ و شیخ عطاء اللہ
وغیرہ عاملان پر گنہ سار و دہتک قریہ مذکور خالی کنانند - و محمد
حیدر بلوچ بیرون از قریہ شود -

تحریر فی التاریخ

۲۵ محرم الحرام ۱۱۳۷ھ





اپیل

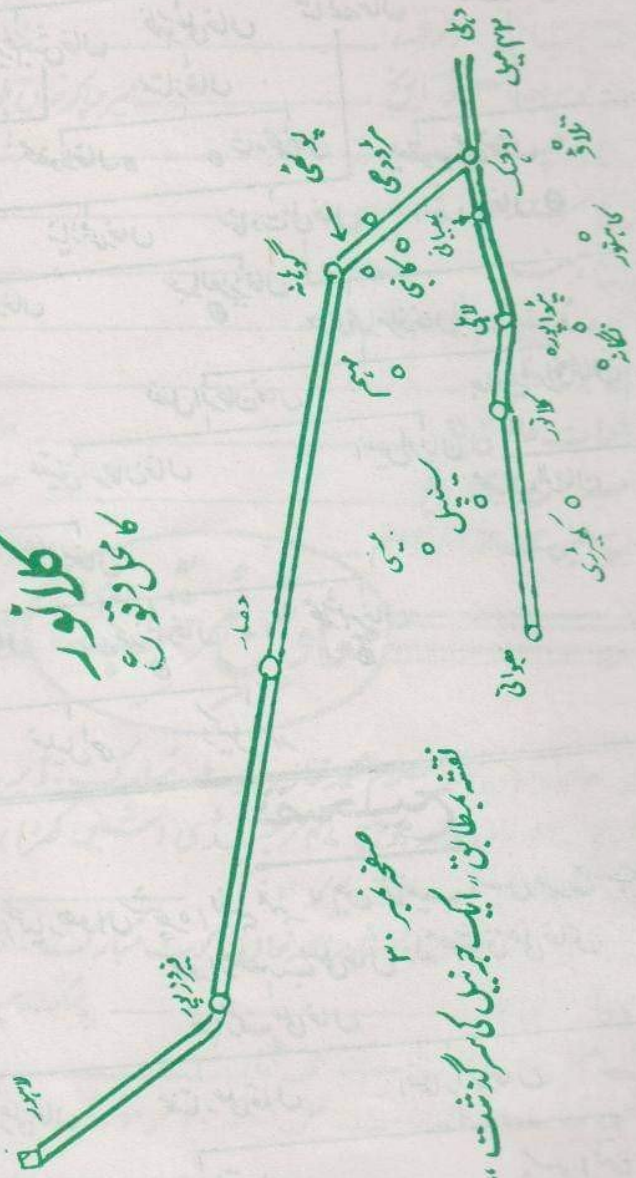
شجرہ جات کی تصحیح اور مزید اندراجات کے لئے مرتب سے رابطہ قائم کیجئے۔

شجرہ انساب بونج دراجپوت

متفرق شجرہ

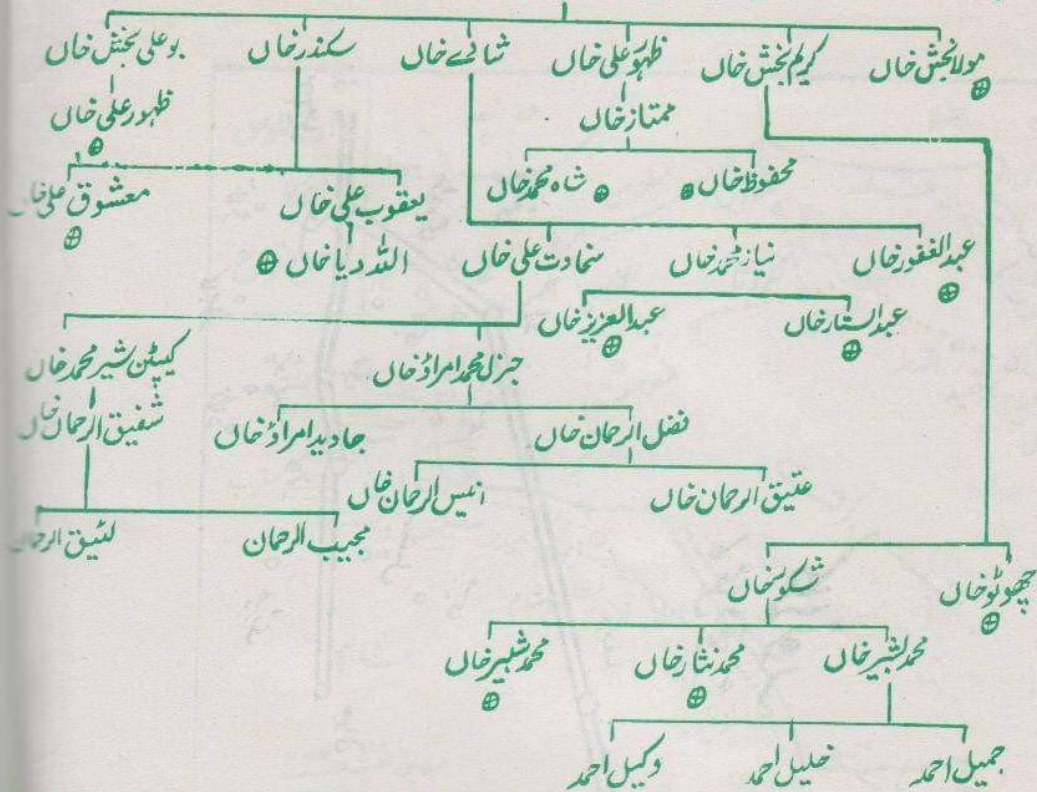
۱۳۱

کھلا نور
کا محل وقوع



نقشہ بمطابق ایک جرنیل کی سرگزشت
صفحہ نمبر ۳۰

بقیہ ص ۹۵ شاخ دولت خانی - میرا میرا بخش خاں ولد اللہ یار خاں

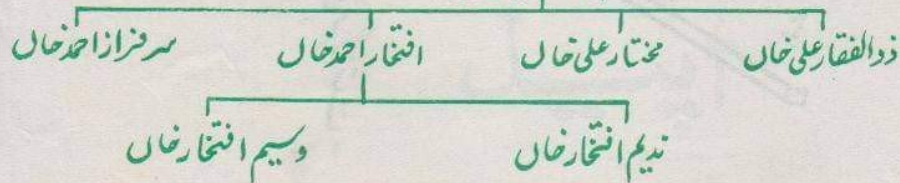


تصحیح

ص ۸۶ (گیارہواں شجرہ) بقیہ نمبر ۶ میں ترتیب اس طرح ہے۔

جمعہ انصیب علی خاں ولد معشوق علی خاں

مبارک علی خاں



کی مختار ندیم کی مختار

کتاب برائے حوالہ جات

۱۔	انساب الاشراف	السبلاذری
۲۔	بلوچ قبائل (ترجمہ)	سید کامل الفتاوری
۳۔	بلوچ قوم اور اس کی تاریخ	میر جاوید بلوچ - ایڈیٹر بلوچی دنیا
۴۔	تاریخ بلوچستان	رائے بہادر بہتور رام
۵۔	تاریخ سندھ	مولانا عبدالحکیم شدر
۶۔	تاریخ ہند	مولوی ذکاء اللہ
۷۔	تذکرہ رؤسائے پنجاب	مسٹر گر لیفن
۸۔	دی بلوچ ریس	مسٹر ایل ڈیمز
۹۔	رقعات عالمگیری	اورنگ زیب عالمگیر
۱۰۔	سرتاج التواریخ	منشی عاشق علی ناطق
۱۱۔	سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ سعید سلیمان ندوی

معاونین مرتب

محمد سعید خاں ولد عسلاام محمد خاں - کوٹ مبارک - ڈیرہ غازی خان
 محمد نواز حسن خان رند بلوچ ۴۴/جیڈی (شہین کھڑا) ادکاڑہ
 راؤ محفوظ علی حسن ۴۰/۳-آر ادکاڑہ
 محمد عبد اللہ خاں دبشیر احمد خاں - کوٹ مبارک - ڈیرہ غازی خان
 ظہور علی خاں - چک بیدیاں - پاک پتن
 محمد اختر خاں ولد ریاست علی خاں ادکاڑہ
 محمد انور حسن ولد حایت علی خاں ۴۰/۳-آر ادکاڑہ

بوعلی بخش خاں

ظہور علی خاں

معشوق علی خاں

کیپٹن شیر محمد خاں

شفیق الرحمان خاں

لئیق الرحمان

از احمد خاں



